22220018

٨٩١ه ط٣٤
م ح

۸۹۱۵۶۳۲ U1785
م ح
مستجاب خاں مشتاق
حاتم علی مہر

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222018
UNIVERSAL
LIBRARY

OUP—880—5-8-74—10,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۹۱.۵ ح ۳۳ م

Accession No. U 1785

Author

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

ما شاء الله لا قوة الا بالله

کتاب مستطاب مشتاق محمود در بیان معاد و معاش اور خلاصہ مضمون تہذیب اخلاق المسمی

حدیقۃ الشرف

معروف بہ

اشتیاقی تہذیب اخلاق

بزبان اردو

مصنفہ جناب محمد مستجاب خان مشتاق اکبرآبادی مدرس فارسی کالج آگرہ تلمیذ جناب مرزا حاتم علی صاحب مہر لکھنوی مرحوم مغفور

در مطبع [illegible] واقع محلہ [illegible] طبع شد

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

کتاب رقعات مشتاق مجموعہ بیان معاد و معاش اور خلاصہ مضمون تہذیب اخلاق المسمی

[illegible]

سنہ ۱۳ ہجری

تصنیف منشی محمد مستجاب خان مشتاق اکبرآبادی و مدرس فارسی اردو تلمیذ جناب مرزا حاتم علی صاحب مہر مرحوم و مغفور

در مطبع [illegible] باہتمام محمد جان طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ اللہ حدیقہ حمد و ثنا کی تخلیہ گلشن کن فکان مین ریاحین الفاظ نے کیا نشو و نما پایا ہے اور روضہ صفات منتہی تقصا و قدرین نہال معانی نے کس کس طرح کا رنگ جمایا ہے کہ نمو سبزہ حروف سے عارض صفحہ قرطاس پر جوبن ہے اور سواد مداد رشک غنچہ سوسن ریشہ کلک زلف سنبل کو پریشان کرتا ہے اور کاغذ بیاض مین اسطور چاندنی کا دم بھرتا ہے زمین شعر مین آبیاری بحور جانفشانی شعراسے نخل بیان سبز و شاداب ہے اور شاخہاے اشجار مضامین ایسے دست و گریبان ہین کہ دیکھنے والون کی طبیعت کو پیچ و تاب عطار بہارستان مدحت خلاق گلزار سخن کی گلہاے فصاحت کا عطر کھینچکر اپنی عروسان نظم و نثر کی پوشاک بساتے ہین اور باغبان چمنستان بلاغت اثمار مضامین سپاس آفریدگار کی خوشنمائی صنایع بدایع جہولیان بھر بھر کے لاتے ہین کوئی خیابان جہان مین احکام شریعت کے پودے لگا رہا ہے۔ اور کوئی اسرار طریقت کی کلیون کا ہار بنا ہے۔ بلبل فکر بوستان خیال مین در پے تلاش مضمون عاشقانہ ہے۔ اور طائر وہم جستجو

گل مرادین دیوانہ اُلاّ گلچینون کی اس دست بُردی پر بھی بہا باغ سوا ہے۔ کہلتا نہین
کہ ماجرا کیا ہے ہزار تلاش لا کہ تگاپو کی دنرات محققان علوم معرفت کی محفل مین گفتگو
سُنی لیکن شاہد مدعا نے نقاب اوہام کو اوٹھا کر چہرہ نہ دکہلایا اصل مرام در کنار
گریبان تشبیہ بہی لباس استعارہ مین ہاتہہ نہ آیا یکایک سروش غیب نے صدا دی کہ آئینہ
دل کو زنگِ وسواس نازیبا کا کیون دہبہ لگاتا ہے اور غنچہ خاطر کو تخیلات ناروا کے کانٹون
مین کسلئے الجہاتا ہے صدقِ دل سے توفیق نیک کا طالب ہو اور صراطِ مستقیم سنت
نبی الکریم صاحبِ لولاک باعثِ آفرینش ارض و افلاک ناخدائے سفینۂ نجاتِ
دارین پیشوائے رہروان عرصاتِ کونین گوہر گوشوارہ نبوت دُرۃ التاج شہریارانِ
اقلیم کرامت مقدمۃ الجیش قافلۂ محشریان پیشروِ لشکرِ امتیان برگزیدۂ
بارگاہِ کبریا خلاصۃ الانبیا زبدۃ الاصفیا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اختیار کر کہ بامدادِ حدودِ اوامر و نواہی نفس دیو نژاد پر غالب ہو
پہر دیکہہ کہ جلوۂ کلام کس کو کہتے ہین مولیٰ کون ہے غلام کس کو کہتے ہین یہان خادم
خدمت سے مخدوم ہوتا ہے اور حاکم نخوت پسند جرمِ دعویٰ کبریائی سے محکوم ہوتا ہے
اگر تحفۂ عجز و نیاز و ہدیۂ انکسار پر اخلاص پاس رکہتا ہے تو رہ ہر دو آ ورنہ یاتین نہ بنا
کہ اس بارگاہِ معلی مین تکلف ناپسند بناوٹ بیکار ہے یہی نکتہ نوازشون کی اوٹ
پہاڑ ہے یہ سُنتے ہی ہاتہہ پیشدستی کے قصور پر تہرتہرایا اور قلم نے خطائے
موشگافی سے سر جہکا بحر ندامت مین غوطہ کہایا اشکِ سیاہ کا مینہہ برسایا
کہ جائے ادب ہے یہان بسر سجدہ ہو کر چلنا چاہیئے نہ کہ گستاخانہ مچلنا چاہیئے وہان تو
غواصانِ دریائے ناپیدا کنار و واقفانِ خاصِ معرفت پروردگار اُنکی معرفت بقصور

ہوئے ہین جب رسالہ محضور ہوئے ہین ہماری تو اصل کیلیے چپ رہنے کی جا ہے

سبب تالیف کتاب

اگرچہ ہیچمیدان محمد مستجاب خان تخلص مشتاق ہمہ تن قاق ساکن خطۂ مینو سواد بہشت نزاد شہر اکبر آباد و شاگرد جناب فیضمآب ہمہ دان یکتائے جہان ہنر فنت جہر سپہر مرزا حاتم علی بیگ مہر لکھنوی مرحوم و مغفور کا ہے اور سلسلہ ملانے والا در کا لیکن ملک سخن کی راہ سے محض نا آشنا اور طریقۂ املا نویسی و انشا پردازی سے سرتاپا معرا۔ محاورہ دانی سے بیخبر اور مجمع اہل کے ٹکسال سے باہر لکتا پڑہنا جانتا ہے نہ بھلے برے کو پہچانتا ہے۔ سفید و سیاہ مین امتیاز نہین اپنے کلام پر کچہ ناز نہین اندنون مین ایکروز بیٹھے بیٹھے یہ خیال آیا اور بعض احباب نے بہی باصرار فرمایا کہ اکثر طلبہ کو جو مضامین خیالیہ اور بعض بعض حالیہ اخلاق آمیز عبارت رنگین اور فقرات دل آویز مین لکھوائے ہین اور بیشتر دوستون کے جواب خط بہی اسی پیرایہ مین رقم کر کر بہیجوائے ہین سب جمع ہو کر ایک کتاب بنجائے تو خوب ہو یقین ہے کہ نو آموزون کو فایدہ دیکہنے والون کو مرغوب ہو کیونکہ آزادی کا بازار گرم ہے پہر شرع مین کیا شرم ہے۔ لیکن آجکل اہل زمانہ حُسن۔ عشق۔ تبسم۔ تمسخر۔ مزاح۔ دل لگی۔ کی طرف طبیعت لگاتے ہین عصمت۔ عفت۔ عزت۔ حرمت۔ آداب۔ اخلاق۔ تہذیب۔ تقوی۔ تحمل۔ استقلال کے ذکر پر ناک بہون چڑہاتے ہین ہو تو یہ رنگ کا بیان ہو سبطرح کا سامان ہو یہ نہین کہ صرف ایک ہی وضع کے لوگ حظ اوٹہائین

دوسرے منھہ دیکھتے رہ جایئن ایسی تو پرانی کتابون بہی کم نہین ہین ہزارون مصنفون نے کہی ہین مینے عرض کیا کہ یہہ تو سب درست ہے آپ کی تقریر نہایت چست ہے لیکن طنز۔ تعریض۔ نکتہ چینی۔ حرف گیری۔ عیب جوئی۔ کا علاج کیا ہے جو درینولا عالم گیر ہو رہا ہے عذر خواہی پر بہی تو مقراض ظرافت سے طائران مضامین کے پر کاٹ کاٹ کے اوڑاتے ہین راہ بے راہ بہی تو میدان تشنیع مین اشارے کنایہ کے گہوڑے دوڑاتے ہین فرمایا کہ تم کیسی کوت الزام اپنے کام سے کام رکہو سنا ہے کہ نہین مصرع کلوخ انداز را پاداشش سنگ ست۔ یہہ سخن دل پر نقش کالحجر ہو گیا اور نخل امید آب آبیاری احیا سے تر اوسی روز سے کار ترتیب شروع تہا۔ آج بفضل ایزدی بخیر و خوبی انجام ہوا حدیقۃ النثر ۱۳۰۳ اس کتاب کا نام ہوا اور یہہ کتاب مشتمل ہے اوپر ایک گلدستہ اور چار حدیقون کے گلدستہ حمد و ثنائے باری عز اسمہ مین حدیقہ اوّل مکتوب درجہ اعلی مین حدیقہ دوم مراسلات درجہ مساوی مین حدیقہ سوم رقعات درجہ ادنی مین حدیقہ چہارم متفرقات مین بطور کشکول۔

التماس

اب ناظرین صداقت کیش اور منشیان نازک خیال دور اندیش کی خدمت مین التماس ہے کہ جو الفاظ غیر مانوس اور بے محاورہ اس کتاب مین کہین نظر آئین پردہ عیب پوشی سے چہپایئن یا قلم اصلاح سے مزین فرمایئن کہ خطا سے بہرا ہے آخر خاک کا پتلا ہے بے عیب ذات باری عز اسمہ ہے جسکی ہر برگ و گل پوتھے پتے مین

رنگ و بو سے زیادہ کیا لکھوں واللہ المستعان وعلیہ التکلان

حقیقت اول درجہ مکتوبات اعلیٰ

عرض حال ما فی الضمیر بحضور پیر دستگیر ادام اللہ فیوضہ

مصقلہ مرآۃ قلوب اشراقین و زنگ زدائے آئینۂ دلہائے عارفان حقیقت بین ستایش اوس آفریدگار کی ہے کہ جو مستغرقان بحر فنا کو ساحل ہستی پر لایا اور صدف سینہ کو گوہر معرفت کا گنجینہ امانت کرکے سالک مسالک طریقت بنایا اور مجلی آئینہ خیالات مشائین مصفی نفوس صوفیان صفوت گزین ستایش اوس کردگار کی ہے کہ جو معتکفان کعبۂ وحدت کو عدم آباد سے لاکر شہرستان شہود دکھلایا اور جواہر رموز عرفان کو معدن خواطر مین ودیعت رکھکر کوچۂ مجاز سے رہبر منزل حقیقت بنایا عجیب جناب کبریا ہے کہ جہان چون وچرا کو بار نہین اور غریب بارگاہ معلی کہ جسمین این وآن کا گذار نہین عاشقان نغمۂ وحدت نے جب سے ترانۂ الست بربکم سنا ہے حالت وجد مین بلی گویان یون مترنم ہو رہے ہین شعر

فنا فی العشق ہو اب ذکر چھوڑو لا و الا کا	مقام ہو تجلی گاہ ہے نور تجلی کا

اور شوریدگان شاہد اسرار حقیقت جب سے روائح روح افزا انا ربکم الاعلیٰ سے تر دماغ ہین ذوق وشوق مین ہمہ اوست خوانان ان نوائے دلکش سے بلغ باغ ہین شعر مقام عشق مین پردہ اوٹھا جب دل سے غفلت کا + نشان وحدت سے کثرت کا ملا کثرت سے وحدت کا + باعث حیات اخوان الصفا نعت خواجۂ کائنات برگزیدۂ انبیا ہے کہ جس نے باشارۂ انگشت نفی لا اللہ مشرکین سے

موحدان اہل یقین کو جدا کرکے بہ رہبری اثبات الا اللہ سیدہا رستہ اہدنا الصراط المستقیم کا دکھلایا اور مائدہ زیست رہروان راہ تسلیم و رضا تذکرہ تجمیل سید الاصفیا ہے کہ بیک ورد محمد الرسول اللہ بلکہ غیر المغضوب علیہم سے بچایا سبحان اللہ کیا مرشد ہے کہ مریدان است کو طریق شرع مبین مین ایصال الی المطلوب ارشاد کیا ہے اور اللہ اللہ کیسا رہنما ہے کہ گم گشتگان بادیہ ضلالت کو شمع ایمان عطا فرماکے جادۂ ہدایت و سبیل رشادت پر چلنے کا حکم دیا ہے **مثنوی**

رہبر عالم محمد آمدہ است	اسم او محمود و احمد آمدہ است
ہرکہ در راہ محمد راہ یافت	سر حق را از دل آگاہ یافت

اما بعد فقیر الفقرا و غریب الغربا بدترین آفاق **مشتاق** بموقف عرض جناب افاضت مآب و افادت ایاب حلال مشکلات دقایق و کشاف مفصلات حقائق اسوۂ علمائے امصار و قدوۂ فضلائے اعصار محیط جواہر تحقیق فلک کواکب تدقیق مرکز دائرۂ ارشاد و محور کرۂ سداد حضرت پیر و مرشد جناب قبلہ و کعبہ مولوی سید قربان علی صاحب لازالت سحب فضلہ ماطرۃ و زہر فیضہ عاطرۃ گذارش پرداز ہے کہ احوال خاکسار ہر حال مین کہ جب کفیل انتظام جزو کل سمیع و بصیر خبیر و قدیر ہے خواہ اطوار شدت مین ہو خواہ اوضاع فراغت مین سزاوار شکر آفرینندۂ لیل و نہار ہے و لایق منت خداوندگار لیکن چونکہ تفرق طبع مقتضائے بشریت ہے کبھی کسیوقت مین اگر کوئی حرف شکایت کسی اسباب جہان کی نسبت لب پر آجائے تو شایان ملامت و اکراہ نہین کیونکہ بنظر غور دیکھئے تو فاعل حقیقی اوسکا ہی کوئی اور ہی ہے کہ جسکی بارگاہ مین خاشاک امکان کو راہ نہین۔ پھر ملامت کیسی چون و چرا کجا حقیقت آگاہ ہار ازہائے جسم و جان قابل بیان نہین زبان پر لانیکے شایان نہین

بیمار ہون اور دارد ی شفا کا طلبگار گو مصروف تدبیر علاج ہون لیکن روز بروز زیادہ
اسیر دام سوئے مزاج شرح اطوار یہہ ہے کہ عالم بدن ظاہری مین علاوہ رنج و مشقت
دشواری و تعب کہ مافوق الطاقت ہے تفکر او تحسر اس امر پر بہی ہے کہ بوجہ ترقی
درجات کہ جسپر حسب تقدیرات ماموہون ایک عالم کے فائدہ مین مصروہون اگرچہ اوس
خدمت کا ادا کرنا اشکال ہے تاہم اتنا خیال ہے کہ اپنے اصلی کار مفوضہ کو اس اسلوب
سے انصرام کو پہونچائے کہ وہ خوشنودی آقائے نامدار کی جو اس مشت خاک پر
مبذول ہے عوام کو دلیل ہو اور کوتہ اندیش و بدبین جو کہتے ہین کہ ایسا نالیاقت سزاوار
منزلت نہین دیکھکر ذلیل ہو بہر حال جو رنج اب اس عالم زندگی مین سہتا ہون کس
سے کہون آسمان کیطرف دیکھکے چپ رہتا ہون اور حال عالم روحانی جو بنفسہ انسانیت
یا خلاصۂ انسانیت ہے ابتر الناس ہین کہ وقت طلوع آفتاب یوم تمیز سے آجتک
کہ شروع شام غفلت و آغاز شب دیجور معصیت ہے کبہی پردہ حیلہ سازی و مکاری سے
اور گاہ تعدی و ستمگاری سے سلطان قوائے غضبی و شہوی نے خرمن خانمان
مظلوم پر بسان برق دست درازی کی اور بہت پردازی کہ جو کسی وقت کنج تنہائی کا
مین نشۂ شراب مستی و خواب غفلت و خود پرستی سے ہوش آجاتا ہے اور ابتداء زمانہ
حال جو فی الجملہ خیر و فلاح سے معمور و فسق و فجور سے دور رہتا اور عالم عالم مشہور
تہا یاد آتا ہے تو رعونت و عجب و خود پسندی دیار تن مین جاگیر ہو جاتا ہے اور نفس
امارہ اور زیادہ سرکش و شریر یہہ فریب اوسکا جو ظاہر مین نوش اور باطن مین
بدتر از سم صورت اپنے ارقم ہے دانہ تہ دام ہے اور شب نامرادی کی شام خلاصہ کلام اصل
مرام یہہ ہے کہ جب اصول اصلیہ اسلاف حسنہ نام کو بہی نہین ہے تو فروع تزئین کی

کہین ہے جو کام بناوٹ کا سراب آسا صحرائی بشریت مین بدیدۂ نفس خود آرا خوب نظر آتا ہے اور غیر کو بھی بوجہ آمیزش آلایش غرض دنیا خوش اسلوب نظر آتا ہے بلکہ گاہ گاہ باطل پر حق کا اشتباہ ہوتا ہے معمورۂ تن اوسکے ہاتھون روز بروز زیادہ تباہ و سیاہ ہوتا ہے اور جب خرابی خیرابۂ باطن کا یہ حال ہے تو اعمال مملکت بدن مین جنکے واسطے احکام شرع عام ہے کیا جائے کلام ہے **شعر**

معدوم کا یان وجود کیا ہے	جب مال نہین تو سود کیا ہے

اے رہنمائے سالکان طریقت و اے پیشوائے رہروان راہ حقیقت بجز دشتے نفس امارہ و تنادر ستیہائے اس ناکارہ کا حال کہانتک حوالہ قلم کرون لازم ہے کہ اسکے مآل کار اور اپنے حال زار پر چشم نم کرون کیونکہ روز اوّل سے یہ اظلم اسی فکر مین ہے کہ کوئی ایسی صورت ہو جاوے کہ جس سے اور تو کیا ہے اپنا عیب اسکو نظر نہ آئے اور جب تک علیل عند الاستعلاج اظہار علت نکرے معالجہ دشوار ہے حکیم علی الاطلاق ہے یا ور و مددگار ہے زیادہ کیا عرض کرون مصدعہ ہون کہ حضور اس مریض کے حال سے توجہ دریغ نفرمادین

بحضور پیر و مرشد بگذارش حال عارضہ وسواس قلب سقیم و استعلاج مرض خیالات فاسد و خیم

حمد محمود حضرت واجب الوجود ہمارے بیان قلم و قلم زبان سے چھوٹا منہ بڑی بات ہے یہان لَا اُحْصِی ثَنَاءً عَلَیْکَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ تکیہ کلام برگزیدگان بارگاہ مجیب الدعوات و مقربان بزم رفیع الدرجات ہے **مثنوی**

اے دل از تو در صفیق علم دین	والہ و سرگشتہ بین الاصبعین
ذات پاکت برتر از کیفیت است	چون کنم از جنس کین خاصیت است
می برد اَحْبَبْتُ آن اَعْرَفْ مرا	ورنہ کو اہلیت آن صف مرا

اور نعت سرور کائنات مفخر موجودات محبوب خدا مطلوب کبریا کہ جسکی زلف معنبر کی صفت مین وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی آیا ہے اور وصف رخسار پرانوار مین وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی حد تحریر واحاطہ تقریر سے باہر ہے لوح محفوظ اوسکی مدح سے مملو ذرہ سے خورشید تک نور سے منور ہے **نظم**

صدر عالم آفتاب شرع و دین	قدر را در اعرش اعظم چون زمین
یس پیادہ در رکابش عقل کل	یک سوار اندر صفش روح الامین
در ازل منشور او فخر البشر	تا ابد طغراش ختم المرسلین
من چہ گویم وصف او جبار گفت	وصف پاکش رحمۃ للعالمین

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **اما بعد** بخدمت فیضدرجت اریکہ آرائے صدق و دیانت و جلوہ افروز مسند شرع و دیانت قدوۂ اصحاب علم و قبلۂ ارباب علم اصل شجرۂ ولایت و فرع ثمرۂ نہایت مخدومی معظمی مرشدی مولائی مقبول بارگاہ لم یزلی جناب سید قربان علی صاحب مدظلہ العالی فقیر ہمہ تن فاق محمد حسن خان مشتاق بعد ادائے رسم عبودیت و طریقہ تحیت عرض پیراستہ کہ یہ بے پروبال اسیر دام مہجوری و درماندۂ دوری اپنے حال زار پر بلسان اشار گریان ہے اور عمر برباد دادہ و طائر جان بے برو برگ مرگ آمادہ پر نوحہ خوان وہ سرمایہ کہ ہنگام ناچاری و وقت ناداری تسلی بخش

دل نالان ہو اور وہ راحلہ کہ جسکے بہرو سے پر مراحل معنوی کا طے کرنا آسان ہو
پاس نہین پہر منزل مقصود تک پہنچنے کی کیا سبیل ہے اور یہہ وہ شب ہے کہ جسکی
صبح دم کوس رحیل ہے کاروانِ عمر پا بر کاب اور درباے نالہٗ نالان پر شور
رہرو لنگ پا راہ ناشناسا منزل دور سلسلے سست قدم خود نامحرم اگرچہ پیش
مدرکۂ اشراقیہ حضور کوائف رنج والم محتاج بیان زبان قلم نہین کیونکہ کونسا
ذرہ ہے جسکے احوال سے مہر محرم نہین الا دل بیقرار کی کہ پابند سلاسل رسم
وعادت ہے اس قسم کی تحریر اور اس نوع کے مقالات کی تقریر مین عین تشنعات
ہے کہ یہہ بہی ایک نحو کا مکالمہ روحانی ہے اور مذاکرہ نفسانی بندہ نواز جب کشش
قلبی اور جذب دلی اس وادی ہولناک سے کہ جہان نفس نفیس مدت سے زندان
تلبیس ابلیس مین گرفتار ہے اور اوسکے سبز باغون کی سیر کا عاشق زار سو
سلک سلوک رہنماے کو آتی ہین تو آے نفسانی کو اوس دیولعین کے جال مکر
مین زیادہ مقید پاتے ہین جب وقت قدم اوٹھانے کا اقدام کیا ہے قدم قدم پر
تعلقات دنیا نے حلقۂ دام کا کام کیا ہے عرصہ سے محاربہ فطرت و طبیعت اور
ہے الا نہ قدرت شکیب ہے نہ قوت گریز و نہ طاقت پرہیز اس مخاصمت سے
سینہ چاک جگر فگار ہے اور دل زار بیقرار علاوہ ازین رات دن عقل
کے ساتہہ نفس معرکہ آرا ہے غالبیت و مغلوبیت ایک کی دوسرے پر معلوم
نمعلوم مشیت ایزدی کیا ہے ناچار اس حدیث دلسوز جانگداز سے گذر کر
کہ مبادا باعث رنج و ملال اور سبب کلفت کلال نشاط آباد خاطر شریف ہو
یہہ ہاہیچمدان نشانہ تیر ملامت و ہدف سہام و قباحت حسب عادت فطری اپنی

نامرادی اور تہیدستی ہے کہ ہنوز بادیۂ ناکامی مین سرگردان ہے اور آوارۂ دشت حرمان بارگاہ معلی مین بیتابانہ بوجہہ زنارت دل اندوہگین کمینگی کہ محض بے مایہ و سرمایہ ہے نالان ہے اور اپنے عارضہ عارض کے لئے طالب درمان آئے حقیقت شناس طریقت پناہ اوّل وہ امر کہ باتفاق عارفان معرفت مواطن و اہل اللہ صاحب باطن بتحقیق تصدیق ہوچکا ہے کہ عمدہ مطالب و خلاصہ مآرب رہروان راہ محبت و سالکان مسالک معرفت دریافت نایافت حقیقت معبود برحق ہے جو مصدر ہر شئ ہے صفات حادثہ کو اوس سے منسوب نکرنا چاہیئے اور بفحوائے اشارہ بیان بے دہان و زبان واجب الاذعان تَخَلَّقُوا بِاَخْلَاقِ اللّٰہ بقدر تاب و توان اوسکی صفتون کی موافق خود مہذب الاخلاق بالعبادی بننا چاہیئے دوسرے شرح حقیقت انسانی کا حسب ارشاد پیغمبر الٰہی صلعم اَللّٰهُمَّ اَرِنَا حَقَائِقَ الْاَشْيَاءِ كَمَا هِيَ کہ جسمین مجردان راہ حقیقت و مفردان اقلیم طریقت کی یہی گفتار ہے کہ وہ ایک لطیفہ الہیہ ہے اور شریفہ نامتناہیہ اور متکلمین اوسکو حقایق اشیاء و حکماء متقدمین مادہ کہتے ہین اور فی الواقع وہ اس ترکیب عنصری اور مجموعۂ ہیولانی سے جدا ہے جو قوائے کثیف بہیمی سے مترکب ہے اور خود واجب التشکیک دریافت کرنا سخت دشوار ہے اور اوسی پر خاتمہ کا دارومدار سواد اوس شاہراہ سے کہ جسکی منزل گاہ خوشنودی باری ہے طبع انسانی کو باغوائے جنود شیطانی گریز ہے اور برخلاف مقصود سلوک کے تقویت و تربیت خلاف طریقۂ آدمیت مین حیلہ و چالاک اور تیسر حصول لذات

با دہواسے مثل خوراک و پوشاک و مال و منال اسباب و سامان ملک و مکان تک
میلان خاطر ہے اور نیز جملہ لذائذ و حظوظ انسانی کے گرد ساری و سائر اور
اس شئے ناچیز کی تلاش میں رنج و غم کلفت اہم کی برداشت کرکے بدراحت
و آرام اور بادۂ نشاط کا جام سمجھ لیا ہے اور کام لازم الوقت و فرض حال کو
چھوڑ دیا ہے اس بیماری لا دوا کا علاج حضور کی توجہ پر موقوف ہے کہ مرشد
نادار و بہ پرہیز اور دوا کمیاب و تیمار دار بیوقوف ہے بعض وقت حالت
افاقہ میں یہہ حد سے فہم ناقص میں دقیق ہو کہ امر اول جو با اتفاق جملہ
ملت و مذہب دشوار ہے بلکہ نا آشنا کو دریائے ناپیدا کنار اگر اپنی ہی
ہمت ذاتی سے توجہ رہنمائے کامل جلوہ نما نہ یا رشک رہا ہو تو ہے نصیب
ورنہ حالت تنہائی میں اپنے عیوب نفس پر کہ غور کرے اور یہہ نہو سکے تو اغیار نیکو کا
کے اخلاق حمیدہ و افعال پسندیدہ کے ساتھ اعتقاد درست کرکے ویسا ہی
اپنا بھی طور کرے سو سبب اول تو محتاج توجہ خاص حضور ہے اور ثانی آپکے
احاطہ قوت ضبط سے دور ثالث کا بہم پہنچانا دشوار ہے پس احتمال ہے کہ ممکن
ہو جائے کیونکہ یہہ گروہ اکثر غربائے بے سروپا برہنہ پا بیابان ابتلا میں
جو اہل نظر کی آنکھ میں لائق اعتبار نہیں ہوتا ہے اور ستران عزت و
احترام میں کامل العیار نہیں ہوتا عند التلاش کبھی دستیاب ہو جاتا ہے
بقول مولوی معنوی مصرع ہر کہ جوئندہ ست یابندہ بود + اور اُنکی
امداد باطنی سے طالب کامیاب ہو سو وہ بھی اس قصبہ بہادر پور سے کہ بمقتضائے
آب و دانہ بالفعل حقیر کا مقام قیام ہے کوسوں دور ہے کہ نہ یہاں شارع

عام ہے نہ جادۂ صحرائے مرام اور زندگانی کا یہہ حال ہے کہ مثل موج بحر عمان روان ہے اور مشابہ ریگ بیابان رہگذار فنا مین دوان فرصت قلیل اور اوقات عمر کی یہہ سبیل قرب بارگاہ حضور سے دور اور تہیدستی مانع احضار حضور مدعا حاصل ہونی سے ناکامی کا حاصل ہونا اپنی قسمت کا رونا ہے یہہ زیست چند روزہ جو بموجب تقدیر کچھہ باقی ہے بزم بے بادہ و ساقی ہے اگر از راہ کرم کریمانہ و نوازش بزرگانہ گاہے گاہے تازیانہ تحریر نصایح سے اس توسن نفس سرکش و بے لگام کو تنبیہ فرماتے رہیگا تو یقین ہے کہ رہ براہ آئے اور یہہ مور ضعیف بھی مقصد دلی پائے ترصد کہ مہر پروری ذرہ نوازی و شفقت گستری اس سے دریغ نفرمائی جاوے **شعر**

تم مہر آسمان ہو مین ہون ذرۂ زمین	قسمت چمک اٹھے جو نظر مہر کی دیکھ لیں

اظہار خیالات اسعد و بہتر بخدمت محمد حبیب اللہ خان صاحب ڈاکٹر سانبھر

شعر

خیال حوصلۂ بحر مے پزد ہیہات	چہ است در سر این قطرۂ محال اندیش

جلوۂ عروس افکار مضامین وہی خوشنما ہے جو بنایش سخن آفرین مین حجلۂ خیال سخن پیرا آراستہ بواسطہ قلم چمنستان قرطاس پر رونق فزا ہو اور نظارۂ شاہد کلام ہوش ربا وہی زیبا ہے جو وصف نوشاہ بزم نشاتین مین بطون صدف سینۂ کلیمان خوش نوا سے سلک گوہر نظم کا ہار پہنکر بزم ارباب سخن مین انجمن آرا ہو عبارت دلفریب وہی خوب ہے کہ دیدہ در دیکھکر

شکل آئینہ نقش بدیوار ہو جائین اور مضمون ادا بندی ہی مرغوب ہے کہ شایقین شوق لقائے جمال خطِ دلکش مین سیماب وار بیقرار کیا اچھا شغل ہے کہ جبین مقربان بارگاہِ احدیت جو بڑے دوربین خرد وربین سب سے زیادہ شوریدہ سر ہین اور جو شوریدگانِ کوچۂ ملامت، نشۂ بادۂ الست کے روز ازل سے ہوشیارانہ مست ہین ولولۂ محبت کے ہاتھون رہرو راہ بلند و پست اللہ اللہ کیا بیان ہے کہ جسکے ذکر سے ناکامون کی زبان بہی شیرین ہین رشک شاخ نبات ہے اور سبحان اللہ کیا ذکر ہے کہ جسکے بیان سے کامیاب کائنات کے کائنات مضمون پیچیدہ مین اور معانی صاف سنجیدہ مطلبِ عشق ہے اور عبارتِ اوق یہی وجہہ ہے کہ اکثر باعث جذبِ دلِ شوریدگان کلام حمیدہ ہے اور بیشتر سببِ محویت شیفتگانِ جمالِ یار احوال چشم دیدہ سیر بینان باغ تجلی یار نے گونگے کا گوڑ کہایا ہے اور سامعین قصہ اوصاف گلبن آستانے نہالِ سخن کا پودا گلزار خیال مین لگا کر اپنا رنگ جمایا ہے جسجگہہ برگزیدگان بارگاہ معرفت معترف بکلام ما عرفناک ہین پہر ہم کیا ہین صرف ایک مشتِ خاک یا قطرۂ آب ناپاک ہین چاہیئے کہ وہ بات یا دہوائی زبان سے نہ نکالین جو موجب اشتعال آتشِ خشمِ خصم ہو اور اوس فعل ناسزا کے فاعل نہ بنین جو باعث انفعال ہو اور خلاف عادت و رسم اگرچہ اس بزمِ خیالی مین شمع دل سوختگان آتش عشق پر ہزارون مضمون عاشقانہ کا شکل پروانہ ہجوم ہے اور اوراق خیال پر عبارت شوق دفتر دفتر مرقوم الا اظہار اشتیاق مین تامل مجبور ہے پاس ہے با دور سے ہے انجام اسکا عمر بہر کے ساتھ ہے یا وہ کوئی اس معاملہ مین چلا ہے

چپ رہنے کی بات ہے جلباب خیالات نے آبروے اولاد آدم خاک مین ملایا ہے
یہی وجہ ہے جو خاکی نام پایا ہے چنانچہ حالت طفولیت مین خیال رہتا ہے کہ جوانی
نصیب ہو اور شباب مین اول تمنا سے دولت بعدہٗ آرزو ہے کہ میسر کوئی
حبیب ہو اوسکی دستیابی پر اولاد کے طلبگار رہتے ہین اور اولاد ملے
تو اوسکی تعلیم و تربیت کی کوشش مین ہزار اسرار اہین تصورات مین عمر
رایگان مفت برباد جاتی ہے مصنوعات کی دیکھا بھالی مین صانع حقیقی کی
کب یاد آتی ہے علی ہذا اسی خیال مین یہہ شکستہ بال بھی گرفتار ہے جب غور
سے چپ و راست دیکھتا ہے تو کوئی یار ہے نہ مددگار ہے بارہا سوچ ہوا کہ
بیگانون کو یگانہ بنانا چاہیے اور یگانون سے ارتباط بڑہانا چاہیے الا انقلاب
زمانہ نے اور تقدیر کے کارخانہ نے آس اسباب بے سر و سامان کہا اور جان بوجھ
حرف مطلب سے انجان آپ اس عمر چہل و پنجسالہ مین رسالۂ غم کو دیار تن ناتوان پر
ایسا مسلط کیا ہے کہ پیغام شادمانی کان تک نہین آتا اور پیک طرب بھی خوشی
کے ارکان نہین لاتا عمر رفتہ کے افسوس اور باقیماندہ کی فکر نے بیان گل سینہ
فگار کر دیا اور دست ظلم چرخ نے شکل عندلیب زار اس پیرانہ سالی مین اب
یہہ سوجھی ہے کہ حضرت جناب اخ مکرم برادر معظم مولوی محمد منیر صاحب سلمہ اللہ القدیر
نے حضور سے تجدید رشتہ کر کے یہہ کام کیا کہ رشتہ یگانگت کو از سر نو
استحکام دیا حقیر بھی خواستگار ہے کہ اپنے ارمان سے جو بواسطہ یا بیواسطہ
ہین اتحاد بڑہائے اور نہال رسم دنیوی سے پہل کہائے علی الخصوص خلاصۂ
دودمان سلالۂ خاندان شفیق رفیق فیض بخش فیضرسان برادر مہربان جناب

محمد حبیب اللہ خانصاحب سلمہ الرحمان جو بواسطہ جناب بہائیصاحب مکرم مسبوق الذکر ایک نوع کی قرابت
ہم دامانی بے ازدیاد تودد ہوتا کہ رفع تردد ہو لہذا یہ تدبیر بمشورہ جناب خیشدامن صاحب مکرمہ سلمہا جو ذی تمولا
دارہ بہادرپور ہین خیال مین گذری کہ اگر حضور قرۃ العین احقر کو اپنی فرزندی
مین منظور فرمائین اور عزیزی نورچشمی خود کے دیدار سے اس ناکام کو سرور
تو تعین عنایت ہے اور حکم خدا و رسول کی بہی اطاعت بدین نظر عریضہ ہذا ابلاغ
خدمت کرکے مترصد ہون کہ جواب باصواب سے مطلع فرمایا جاؤن زیادہ آداب

رقیمہ کو عطیہ خان بہادرخان عبد الرحیم خان
صاحب بہادر تحفۂ غازی رباعی

ان تلخ مزاجون کی محبت پہ نجا	وعدہ ہے میٹھا زہرگریا انکا
ملنا منظور ہے تو تنبا کو نمط	جلکر ہو بزم یار مین کہد و تنبا

الحمد للہ لرب الودود کہ تنبا کوئی دو ہار تلخ رو شیرین کار عطیۂ حضور سے
کہ جسکا دہوان کشتان کشور حسن کے زلف عنبر بار کو بسان سنبل پریشان کرتا
ہے اور گل باغ ریحان اوس ریحانی کے گل کا دم بہرتا ہے گرمجوشی اوسکی لایق
نظارہ ہے کہ معشوق لب بلب ہونے کے محفل خواستگار ہین اور وہ دہوان سنگر
آوارہ ہے فلک حقہ باز کو اوسکی دلبری پر بیکلی ہے اور خم گردون کو سرگوشی پر
گلگرکی مانند کہل ملی مستان مجلس سرور کا سرور افزا ہے اور تلخ مزاجان شیرین
ادا کو تلخی اوسکی گوارا جو اوسکے لئے شیرینی درکار ہو تو گوڑ گوڑ ہی ہے قند
ناپسند ہو مصری تلخکام ٹہیرے فرہاد شیرین سے اس بات مین نبات کر سکے

ایسا وم بند موجب آتشکدہ جلم مین وہ رشک عنبرین سارا اپنا جسم جلاتا ہے
اودم شکر لبون کے لب سے لب ملاتا ہے اس سیہ بختی پر سبز رنگون کو اشتیاق
مرغوب ہے کہ جسکا طالب ہر مطلوب ہے اس متمنی ملاقات کو جل جلا کر شاد کیا اور آپ نے
بہی یاد کیا تو یون یاد کیا کہ دیکہین دود آہ بہی نکلتا ہے یا یون ہی سلگ سلگ کر
جی جلتا ہے انشاء اللہ الور مین آپ تشریف لائین اور احقر کو یاد بہی نفرمائین شعر

وعدے جہوٹے تیرے اکثر ٹہیرے
ہائے کیونکر دل مضطر ٹہیرے

ہم تو اب تک ہمدمی پر دم دیتے ہین یہہ معلوم تہا کہ آپ ہی ہمین دم دیتے ہین
وعدۂ رونق افروزی بہادر پور سے حاضری سے مجبور کیا ورنہ الور کتنی دور
تہا اب یہہ فرمائیے کہ ملاقات کی کیا تدبیر کیجائے آپ ہی الور مین آئیے گا
یا بندہ آپکو تم تک پہونچائے کیونکہ اب رشک منقل بان آتش فراق سے سینہ
ہوگیا ہے دشوار جینا ہوگیا ہے افسرنی تہانہ غازی کا جب سے سر پیچ وان ہے
سر ہے اوسی دن سے دود آہ کا سائبان ہے نالہ ہر دم سر ہے پیچ ہے کہ ہستی
مرکوب تو سیل فانی کی نشانی ہے تلخ زندگانی ہے اگرچہ ضامن رزق بمضمون
آیہ وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا رازق مطلق ہے الا تلاش اسباب
و جستجوئے سامان مین دیکہو کہ سینہ قلم تک شق ہے اے جناب خالصاحب محتشمی و
مفخمی زہ زہ کہ یہی خیال ہے رنج پر رنج ملال پہ ملال ہے کہ کیا حقیر و اگلی پرچہ
کاغذ کا بہی سزاوار نہ تہا جو یون محروم رکہا اور اپنا تو ہنوز وہی احوال پر اختلال
ہے کہ غم و الم سے ممقرین ہون نشاط خواب خیال ہے بار دام کشش دام سے زیادہ
سر گران ہے بندہ ان دنون مین اس قول مرزا رفیع السودا کا شایان ہے شعر

یان فلک بعیت ہے وہان دمدمۂ حشر	آسودگی حقیقت یہان ہے نہ وہان ہے

پیچ پیچ پڑتا جاتا ہے اور قسم اضطراب تعلقات مین دمبدم زیادہ گڑتا جاتا ہے
چھٹکارا اس سے دشوار ہے ہان اگر کشتی اجل ہاتھ لگجائے تو اس بحر آلام دنیا سے
بیڑا پار ہے اظہار بیان پریشانی بحر طویل ہے حادثات جہان روبکار ہین حال مفصل
لکھنے کی کونسی سبیل ہے علاوہ اسکے قانون اسلام مین حرف شکایت زبان پر
لانا آپکو ہدف طعن بنانا ہے کہ بغور دیکھئے تو اسمین فاعل حقیقی کا گلہ ہے نازک
معاملہ ہے لازم ہے کہ چپ رہے دم نہ مارے جادۂ تسلیم و رضا سے باہر قدم
نہ مارے اوضاع انقلاب گردون پر بشاش رہے اور رضائے الٰہی کے درپے
تلاش حالت اضطرار مین جو کبھی کوئی حرف لب پر آجاتا ہے تو بشریت ہے ورنہ خلاف
آدمیت اس عہد نامہ مین جو کچھ حوالۂ قلم ہوا ہے معاف فرمائیے ہمارے مقدمۂ
مغایبت اور اپنی بے اعتنائی کا منصفانہ انصاف فرمائیے دیگر یہہ کہ اندنون مین
وبائے وارد قصبہ ہذا نے زمانہ چنگیز و ہلاکو کو بہلا دیا ایسا طوفان اوٹھایا کہ جہان
زیست تندرستان کو منجدھار مین ڈوبا دیا نوجوان اس بے پیر کے ہاتھون سلفہ
بنگئے اور پس ماندون کے سینۂ غم سے بسان غربال چھن گئے صحیح المزاج کو اس
ہیبت نے مارا ہے اور سقیم الحال تو غریب و بیچارے ہے بازار مرگ مین ملک الموت زندون کا
خریدار ہے اور نہ سے مردون کے باربردار کیا سخت گھڑی ہے کہ ادھر طبیب نبض
دیکھ رہا ہے اودھر اجل سرہانے تاک مین کھڑی ہے غیر سن سن کے سن ہوئے جاتے
ہین اور اپنون کو دیکھ دیکھ کر غش پر غش چلے آتے ہین ہجوم غم و الم یاس و ماتم کا
رسالہ بنگیا ہر حباب بحر حسرت آہ آتش افشان و نالۂ گرم فغان سے تبخالہ بنگیا

بجملہ اونکے دو حادثے غم افزا جان فرسا ہوئے ایک میر حسن علی بادیکرہ والیکار رسالہ دوسرے مشفقی فیروز خان صاحب کے والد بزرگوار کا انتقال ایکروز مین واقعہ ہوئے دونون شخص اللہ بخشے اپنی اپنی وضع مین انتخاب تھے یہ سلامت روی مین اور وہ زہد عبادت مین لاجواب تھے فرط تحیر سے آئینہ آسا حیران ہون بجز انا للہ و انا الیہ راجعون کیا کہون حکیم علی الاطلاق اس بلائے عظیم و عارضہ الیم کو بحق رسول مقبول دعائی دیتون دور کرے دلون کو مسرور کرے آمین ثم آمین - زیادہ آداب +

اشتیاق نامہ آرزوے ملاقات مین و نیز ترسیل نسخہ جات مین

شعر

برنگ رسم پردازان تکلف ہم بھی کہتے ہین	وگرنہ معنی الفت عبارت سے زیادہ ہے

باعث کثرت شوق مشتاق وعدۂ ملاقات رفیق صادق الوفا نہاکہ جسکی ولولۂ اشتیاق نے کہان کہان پہرایا آخر کار گردش دور دوار کی بدولت جیکر اپنے ہی مدار پر صورت پرکار پہر آیا واللہ اعلم منعم افضال نے بوجہ عطائے خاص کے توقف کو کس قسم کے اکرام مین شامل کیاہے کہ جب تک بیاض چشم انتظار مضمون آبریزی اشک سے سیاہ نہو مردم دیدہ کی زبان مژہ سے بلند صدائے واہ واہ نہوتا وقتیکہ عارضہ حرارت قلب سے نقاب رنگ عارض رخسار نہو ہوائے تبرید وصال صحت بخش عارضہ عارض نہو مگر اس صورت مین بہی قدردانی انعام منعم خداوند قدرت ہے کہ جو درحقیقت ایک نعمت اور بالائے لاحق

نعمت ہے اور مضاعف کرنیوالی غنیمت دانی حصول مقاصد وافیہ ہے جو
بالائے غنایم اتفاقیہ ہے اور سبب مقدمہ اس عنوان پر مرتب ہوا تو

مضمون اِس رباعی کا رباعی — کام اپنا نہ سعی و التجا سے ہوگا
بیگانہ سے اور نہ آشنا سے ہوگا — مشتاق اوسی پہ تم بھروسا رکھو
جو ہوگا وہ افضالِ خدا سے ہوگا — اپنے حسبِ حال صادق اب ہوا

اتنا موجب تاخیر ترسیل تسلیم نامہ ہنگامۂ فراق وتصور ملاقات تہا اور چشم پرآب سے ہنگامِ گرما غیرت برسات مریضِ مرضِ مفارقت اگر حسرت دیدار کو عصائے مردمِ چشمِ بیمار نہ بناتا تو حیران انجمن تحیر کارگاہ بیکاری مین جہت تماشا باغ جہان کب اوس بن آتا بوجہ خیال سجدۂ حضوری کہ رشک بالین جمعیت پذیر ہے بہ پرندہ عالم بیہودگی بالائی مین عجز آرام گیر ہے حسبِ ایمائے سامی سحوابہ امراؤ کو جانب حضور خود بتحریک عدیدہ آمادہ کیا تہا اور اوس نے بہی آپکا ارادہ کیا تہا مگر آدردن کی آتش بیانی انفساخ ارادہ کے بانی ہوئے بلکہ کشتی مقصود کو بادِ مخالف اور طوفان تنور کا پانی کیا معلوم تہا کہ شیرین کلام اس کام مین تلخکام ہونگے اور آرزومند نا کام اب اگر حضور بفحوائے اَلْکَرِیْمُ اِذَا وَعَدَہٗ وَفَا وقت معینہ پر رونق افروز بہادرپور ہوئے تو یقین ہے کہ حقیر آزاد آور حضور بہی بامراد ہونگے سو انشاء اللہ العزیز اگر زیست منظور خدا ہے تو کیا بعید ہے کہ انجامِ مقال ہماری عید ہے آج افلاطون زمان و ارسطوئے دوران حکیم سید ارشاد علی صاحب سلمہ الولی سے ملاقی ہوکر سب حال عرض کیا جو نسخہ جناب موصوف الذکر نے تحریر فرمائے ملفوف ضراعت نامہ ہذا ابلاغ خدمت ہین۔ زیادہ آداب

بحث اثبات تشبیہ و استعارات مین اور مثال مستحکم ان مقالات مین

شیر بیشۂ سخنوری رشک خاقانی و انوری جناب فیضمآب مخدومی معظمی اوستادی
مرزا حاتم علی بیگ صاحب مہر سلمہ اللہ من آفات الدہر کل کے روز بعد نماز جمعہ
جناب مولوی صاحب نے وعظ مین فرمایا کہ ایکروز آنحضرت ختم رسالت مع اصحاب ثلثہ
جناب مرتضیٰ اسد کبریا کی دولت سرا مین تشریف فرما ہوئے امیر نحل ایک طشت شہد
بھر کر کہ اوسوقت کا وہی ماحضر تہا روبرو لائے جناب سید المرسلین باعث ایجاد
زمان و زمین سنے نگاہ دقایق آگاہ سے اوس عسل مصفا مین ایک بال دیکھا
حاضرین مجلس سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ اس طاش و عسل و بال کی تشبیہات بتاؤ
مناسب و لائق استعارات بیان کرو **اول** صاحب تحقیق ابوبکر صدیق نے عرض کیا
کہ طشت مرد مسلمان ہے اور شہد اوسکا ایمان اور جو ایمان ہمراہ لیجائیگا وہ باریکتر
از مو ہے اپنی تو یہہ گفتگو ہے **دوسرے** معدلت مآب عمر ابن الخطاب نے
التماس کیا کہ طاش مملکت اور عسل حکومت اور انصاف بال سے باریک سوا ہے
یہ فہم مین آیا ہے **تیسرے** جامع قرآن عثمان ابن عفان گذارش پرداز
ہوئے کہ لگن علم ہے اور پڑھنا عسل ہے اور بال سے باریکتر اوسپر عمل **چوتھے**
اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب ملتمس ہوئے کہ ظرف مہمان کی صورت ہے
اور عسل اوسکی خدمت اور رضامندی اوسکی اشکال ہے جیسے باریک بال **پانچوین**
حضرت خیر النسا جناب فاطمہ زہرا یون لب کشا ہوئین کہ برتن زن پارسا ہے اور
عسل حیا اور پردہ نامحرم باریکی مین بال سے ہی کم ہے **من بعد** تاجدار کونین برگزیدہ
دارین آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا کہ طاش معرفت خداے عز و جل ہے اور

استماع کلام معرفت عسل دل مین اسکا چھپانا بال سے باریکتر ہے یہ خبر ہے اسی اثنا مین حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور بعد استجازت کہنے لگے کہ لیاق راہِ خدائے بزرگ و برتر ہے اور چلنا اوسپر عسل خوشگوارتر اور رہنمائے باری عزّ اسمہ باریکتر از مو۔ بندہ نواز جو کہ شعرا مدام اسی جستجو مین رہتے ہین کہ کہین سے کوئی مضمون تازہ لائیے نئی بات بنائیے اور علما اونکی مذمت مین مبتلا ہین استعارات نو بنو اور تشبیہات جدیدہ و عدیدہ کو برا کہتے ہین یہ روایت اثبات تشبیہات کیواسطے خوب جواب دندان شکن ہے اور رفع اشتباہ عدم جواز استعارات کو حجت روشن پس بنزدیک حقیر خیالات نیک نیک ہین اور بد بد وہ لوگ جو نفس شعر و سخن تشبیہات و استعارات کو خوب نہین جانتے ہو تو حسن کلام کا اسلوب جانتے قرآن مجید فصاحت و بلاغت سے مملو ہے اور مولانا فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی یہ گفتگو ہے

شعر

شاعرے جز دے از پیغمبری	جاہلان شِرکش خواندند از خری

البتہ ممدوح و معشوق جاندار کی مدح و تعریف مین حد سے زیادہ نہ بڑھے جو دیدہ و دانستہ تیغ طاعنان کے مونہہ چڑھے ہے اگرچہ اہل کلام نے بحوالہ حدیث نبوی اوسکا نام بہی مبالغہ رکھا ہے کہ آنحضرت نے طلحہ کے بادیا کو دریا فرمایا ہے دریٔنولا ایک مسدس نعتیہ لکھا ہے وہ جہت ملاحظہ ارسال خدمت عالی ہے تصدکہ براہ بندہ نوازی درست فرما کر مرحمت فرمایئے

قیل و قال در باب طلب استمزاج ترسیل قصیدہ بحضور والی بہوپال

شعر

اے بر سریر شرع و دین مالک الرقاب	فائق بر اہلِ علم چو بر انجم آفتاب

واقف اسرار فروع واصول ماہر دقائق معقول ومنقول خبیر از نکات کاشف
رموز جزئیات وکلیات محدث کامل مفسر بے بدل جناب مستطاب مفخم ومحتشم
معظم ومکرم مخدومی واستادی مولانا بفضل اولانا مولوی محمد بشیر سلمہ اللہ
رب القدیر۔ فقیر حقیر ہمہ تن اشتیاق مشتاق۔ بعد رونمائی گلدستہ سلام بطریق
سنت نبی خیر الانام مدعا نگار ہے الحمد للہ کہ تا دم تحریر یہ صحیفہ بنا جامہ حیات
چاک ممات سے بری ہے اور شاخ نہال زیست ہنوز شاداب اور ہری ہے
لیکن زندگانی یعنی عبادت حقانی جس سے مراد ہے بوجہ تفکرات معاش وتردد
تعلقات برباد ہے دس برس سے آوارہ دشت ادبار ہوں دل چاک چاک
ہر متنفس کی نظر میں ذلیل وخوار ہوں

شعر

اشک حسرت داغ فرقت نالہ گرم واہ سرد	ساتھ یہ اسباب ہے اب عالم اسباب ہے

اگرچہ کچھ ناخن بندی ہوگئی ہے سو وہ کفیل صرف نہیں طبیعت اس درد
کشتی سے صاف نہیں ایک جگہ پر مامور ہوا ہوں بوجہ اس قلیل البضاعت کے قریبوں
سے دور ہوں جبکہ حضور کی قدمبوسی کا خیال آتا ہے دل برگ خزانی ہو کر اڑا جاتا
ہے غنچہ خاطر صحبت غیر جنس سے پژمردہ رہتا ہے آلام مفارقت احباب شب وروز
یہ دل زار سہتا ہے ارادہ نظم کرنے کتاب شوکت الاسلام کا تھا کہ بظاہر یہ شغل
کام کا تھا لیکن عسرت اور تعلقات کی کثرت کارمانع ہوئے یہ بات بھی فلک
کج رفتار کو ناگوار ہوئی بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ اپنے قبلہ مقاصدات وکعبہ مرادات
سے رجوع کیجیے کوئی صلاح نیک لیجیے وہ یہ ہے کہ میں نے ایک قصیدہ مدح جناب
نواب صاحب بہادر دام فیوضہم میں لکھا ہے مگر اسکے پہونچانے کی کچھ سبیل نہیں

سوائے حضور کے کوئی مددگار و کفیل نہین اگرچہ صلاح دولت ہو تو خدمت مین روانہ کردون کوئی موقع مناسب سمجھکر معہ کیفیت مختصر کے پیش کر دیجیے کیا عجب ہے کہ حضور کی سعی و رجناب نواب صاحب کی قدردانی اور قسمت کی یاوری سے کوئی صورت نکل آوے امید کہ جواب سے مطلع فرمایا جاؤن زیادہ حد ادب

تحریر مکرر بعدم وصول جواب عریضہ سابقہ پر شعر

فریاد سنکے دین تو برا یا بہلا جواب | سنتے نہین سوال وہ پہر اسکا کیا جواب

شہریار اے اقلیم کلام جلوہ افروز بزم شرح کلام مالک العلام نخل چمنستان معانی آرایش آرائے بازار سخندانی چراغ راہ طریق نبوی مہر آسمان شریعت مصطفوی حامی دین متین ماحی بدعت ضالین کلید گنجینۂ نکات کاشف رموز حدیث و آیات قاموس علوم شریفہ بحر جواہر فنون نفیسہ رشک ماہ منیر جناب مخدومی استادی مولوی محمد بشیر صاحب سلمہ اللہ رب القدیر نامہ نگار ضعیف البنیان بعد ادائے رسم سلام خامہ فرسا ہے کہ زین قبل بتاریخ انتیس ۲۹ جمادی الاول عریضہ بگذارش حال با اختلال ارسال حضور پرنور ہوا تہا جواب کا خواستگار ہوا تہا آج سولہ ۱۶ روز ہوئے کہ ہنوز منتظر ہون مجبور بصد غم بیٹہا ہون کہ جواب نیاز نامہ سے شاد فرمایئے دور افتادون کو بہی یاد فرمایئے اعادہ بیان لایعنی دردسری کی نشانی ہے کہ ایک قصہ طولانی ہے مگر بوجہ جنون لا تکلف برحسب سابق مکرر بیان کرنا ضرور ہوا بقول مثل الغرض بجنون مجبور ہوا واضح یاد کہ دربیدا اسعلی گریبان گیر ہے فقیر تہیدستی کا نخچیر ہے زیست اگر

اور دل زار اجل کا طلبگار چند روز سے خیال آیا کہ کوئی تدبیر نکلے رنج کو اس
ڈھب سے ٹالے چنانچہ ایک قصیدہ مدح جناب نواب صاحب دام حشمتہم میں تحریر
کیا ہے مضمون رنگین پابزنجیر کیا ہے لیکن اوسکے پہنچانے کا کوئی طور نہیں وہ
مددگار بجز ذات سامی اور نہیں بدین نظر بذریعہ عرضداشت سابق امتزاج
طلب کیا تہا اوسکے جواب سے بہی محروم رہا لہذا بار دیگر بکلف خدمت ہوں کہ
جو اجازت پاؤں تو وہ قصیدہ بہیجدون

ارسال قطعہ تاریخ وفات معہ دیگر حالات نظم

زہے عنایت کلکت معانی آرائے	کہ کردہ دیدہ ما را بنور جان روشن
بنامہ قابل فیض کرامتم افزود	سواد سستی اقبال بیدلان روشن

پس از ادائے سجدات لوازم عبودیت سجدہ شکر ضرور ہے کہ یاد
دل ناشاد کی قرین گوشۂ خاطر ہے اور اسی تسلسل سے امید قوی ہے کہ
مثل ہزار داستان زبان سے وہ بات نکالے کہ جسکے سننے سے کوئی شخص
ناخوش ہو نہ جبین پیشانی پر بل ڈالے

رباعی

از جرأت اگرچہ منفعل گردیدم	وز شوخی اظہار خجل گردیدم
صد شکر کہ بر نامہ ام رنگ قبول	بیدل بودم ہزار دل گردیدم

شعر

بیت و غزل ہمہ گل باغ ثنائے تست	موزونی کلام دو عالم دعائے تست

ظاہر ہے کہ میں لائق اسکا نہیں جو کوئی مجھکو یاد کرے میرے اشعار جنسے طبیعت خوش ہو اشعار گری نالائق مشہور
باآفاق ہوں بے ہنری فن میں طاق ہوں حضور سے قدردانی کی قدردانی ہے جو میرے

کلام کو پسند فرمایا سخن سنجون سے داد کا ملنا نتیجہ شاعری ہے سو مینے پھر پایا
ایسی باتون سے بجز سمع خراشی کچھ حصول نہین مین خود جانتا ہون کہ میرے
اشعار نزدیک اہل معانی قابل قبول نہین لیکن ارشاد عالی کی تعمیل ضرور تہی
بات نہ ماننا ادبیت سے دور ہے مخمس غزل خاقانی منسوب بہ شیطانی علیحدہ
ایک بند کاغذ صاف کرکے بہیجتا ہون مگر تشویش مین ہون بجز اسکے اور کیا
لکہون کہ مجھکو آرزو سے صلہ نہین کوئی صاحب واہ واہ نکرین تو نکرین مگر طنز
و تشنیع سے تو باز رہین دنیا مین کون بشر خطا سے خالی ہے بے عیب ذات
خداوند عالی متعالی ہے دونون مصرع تاریخ وفات سیدہ سردار دولت کے
بیمثال ہین مصنف اوسکے حقیقت مین صاحب کمال ہین **مصرع**
رشک جہان یاد سردار دولت + کے بارہ سو چہیاسی (١٢٨٦) ہوتے ہین یہہ بجا ہے یاد
صحیح ہے جو آپنے اوس مصرع کے نیچے ہندسہ بارہ سو ستاسی (١٢٨٧) لکہا ہے اگر آپ کی
تحریر درست ہے تو کیا تعمیہ تخرجہ ہے یا اور کوئی قاعدہ ایسا مورخ نے رکہا ہے
غور سے معلوم ہوا کہ ہمزہ کا ایک لیا ہے ایسے بڑے مورخ نے یہہ کیا کیا ہے سب پر
ظاہر ہے کہ ہمزہ قاعدہ تاریخ سے باہر ہے یا تا بدین غلط سمجہا ہون جو واہیات
بک رہا ہون سوچون گا اگر کوئی مثال یاد آگئی تو نیچے لکھ بہی دونگا اور جو آپ
اسکا حال جانتے ہون تو مطلع فرمایئے صرف میری تحریر لاطائل پر نہ جایئے
علاوہ اسکے مجہسا شخص جو نظم کی تقطیع سے محض ناواقف نثر مین سجع و ترجیع سے
عاری اصول شاعری کی ٹکسال سے باہر محاورہ دانی سے دور مثل بازاری تاریخ
تاریخ کیا کہتا لازم تہا کہ چپ رہتا مگر کیا کہون سنکر خاموش نہین رہا جاتا ہے ہر بات

جواب جس سے جیسا بنتا ہے دیا جاتا ہے اور سچ تو یہہ ہے کہ وسعت میدان سخن بے انتہا ہے جو او سطرن گیا ہے محروم نہین پہرا ہے شہباز فکر جیسا اپنی بلند پروازی دکھلاتا ہے کوئی نہ کوئی مرغ مضامین تازہ باندہ لاتا ہے یہہ تو ہم نہین کہین گے کہ اس وادی مین یکسان سوار و پیادہ ہے بمقتضاے فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ایک سے ایک زیادہ ہے اپنے اپنے حوصلہ کے موافق تعلّی کی سبد لیتے ہین حتّی الوسع بات کو ہاتہہ سے جانے نہین دیتے ہین چنانچہ دیدار حسن صاحب نے فرمایا ہے کہ مین فکر کرکے تاریخ ضرور کہون گا داد شاعران سخن فہم سے لون گا مولوی محمد نیاز علی صاحب جونپور مین آج کل تشریف رکھتے ہین اس سبب سے ہم نہ اون تک پہنچ سکتے ہین نہ آپکا پیغام کہہ سکتے ہین اور جناب مرزا صاحب اپنے تشریف لیگئے ہین اور رنجور ہین بالفعل وہ بہی اس کام سے مجبور ہین یا صرف مین اپنے خزف ریزہ پیش کرتا ہون امید وار اس بات کا ہون کہ سب صاحبون کے نزدیک مقبول ہو تا کہ میری محنت دہ چندانی حصول ہو مصرعہ گر قبول افتد زہے عز و شرف

قطعہ تاریخ وفات جسکے چارون مصرعون سے چار سن ہجری و عیسوی وغیرہ نکلتے ہین

رونق جنت ہوئے سردار دولت آج تھے
کیا ہر ایک مصرع مین ہے مشتاق اک سال

۱۲۷۰ ف ۱۹۲۷ سمت

جان پاس آل عبا کے ہو تو کیسا حشر ہو
اے الہی فاطمہ کے ساتھ اوسکا حشر ہو

۱۲۷۸ ف ۱۲۸۴ ہجری

ہر چند کہ بڑے منشی صاحب کی خدمت مین نیاز حاصل نہین مگر ملازمت کی امید ہے صرف حسن اخلاق غایبانہ سنکر مشتاق و مشتاق قدمبوسی مثل ذرہ کے طالب

خورشید ہے میرا آداب دست بستہ عرض کردیجیے اللہ نہ کہنے کے سبب یہہ بار اپنے دوش پر نہ لیجیے۔ شیخ نادر علی و منشی کریم بخش و امید علی و عابد علی و افضل علی و اکبر بیگ و وزیر خان و غفور خان و دیدار حسن و سید علی اصغر و مرزا گھری ساز سب صاحب دونوں صاحبوں کی خدمت میں سلام علیک عرض کرتے ہیں فقط اللہ بس باقی ہوس۔ تازہ یہہ ہے کہ دیدار حسن صاحب کا حال لاابالی روز بروز زیادہ ہے کم نہیں فکر تاریخ آجتک نہیں کی ایسے شخص سے امید بیفائدہ ہے جسکو کچھ غم نہیں کل روز یکشنبہ صبح سے بارش ہورہی ہے سردی ایسی ہے کہ جوانمردوں کے ہوش کھو رہی ہے اسوقت تک خورشید کی شکل صورت عنقا معلوم نہیں کہ مشیت ایزدی کیا ہے مہاوٹ برسات کا عالم دکھا رہی ہے گھڑی میں کشمیر کی کیفیت آرہی ہے جاڑے کے مارے رضائی سے ہاتھ باہر نہیں نکلتا ہے۔ ہاتھہ کی لغزش کے سبب قلم بار بار پسلتا ہے نادر علیصاحب گھر جانیکے واسطے سواری کی فکر کر رہے ہیں ہم یاد بخیر آپکا ذکر کر رہے ہیں بندوبست گارد خزانہ کا بدستور قایم ہے آیندہ آداب عرض کرتا ہے اسکے سوا اور کیا لکھے شعر شال ہمزہ متروک کا فاعدہ تاریخ ہیں شعر

گفت تاریخ وفاتش ناسخ	گوئیا قائمۂ عرش افتاد

فقرات چند تاریخ ولادت برادرزادہ حکیم سید ارشاد علی صاحب کھیہ تلوی

وہو صراط النعیم بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب حکیم امیر ارشاد علی صاحب زاد لطفہم ۱۳۰۴

آو ایسا قبول بندگان حضور ہو۔ اور نوید مقدم اقبال برادر زادہ والا زاد باد نور
اول خورشید سپہر سخن آگاہ ہے ۱۳۰۴ ۔ دوییم جام شادمانی انبساط شہنشاہی ۱۳۰۴
یا اللہ بیہ تمیز نہال کامرانی با کام ۱۳۰۴ ۔ اور حدیقہائے اطرد بہ جدید شادابِ علی الدوام رہے ۱۳۰۴
شادی تولد مولود ابدا باد بازیب عز وجاہ مبارک باد ۱۳۰۴ ۔ بہ تصدق اشرف الزمان طفیل
نبی کون ومکان وآلِ الامجاد ۱۳۰۴ ۔ راقم الکلام مشتاق بہ ہدیہ ترتیب کتاب حبیب پیش نیستی تحریر ۱۳۰۴

رنج دنیا پر ملال نچاہیے اور الام عارضی کا خیال نچاہیے

تقدیر خلاق لوح وقلم نے صفحۂ قضا وقدر پر روز ازل اسطرح قلم چلایا ہے اور واقفان رموز اسرار حقیقی وناقلان اخبار تحقیقی سے یون سننے مین آیا کہ ہر ایک نے بادہ کشان انجمن قرب حضرت احدیت سے بقدر قوت ذائقہ ام جامِ بلاومصائب کا مزا چکھا ہے اور رہروان بادیہ شوق واشتیاق نے حسب درجات مقامات ہمیشہ طریق صعب المسالک گوناگون مین قدم رکھا ہے تاکہ مینائے شراب مہلک سے جرعہ نوشی آسان ہو اور چشم سالکان طریقت مین صعوبات بلندی وپستی منزل مقصود یکسان سید انبیا اشرف اصفیا محمد مصطفی نے کہ باعث ایجاد ممکنات ہین اور مختار کائنات اس دار دنیا مین اہل قریش کا کیا کیا ظلم وستم نہ سہا ابو جہل وابو سفیان نے در پردہ در کنار بر رو کیا کیا نکیا تا زیست دستِ کفار ومنافقین یثرب وبطحا سے رنج پر رنج اوٹھائے مگر شکایت زبان سے نہ نکالی بجز شکر شکوہ لب پر نہ لائے آخر کار مغموم ہوکر اس عاریت سرا سے کوس رحیل بجایا جنت الفردوس کو قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرمایا

بعدازان اسد اللہ الغالب علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کو کہ مظہر رحمت رحیم و مربی کار کریم
تہے شروع شباب سے حالت متابعت شریعت مین لاکہون بلائین پیش
آئین ہزار معاندین نے بے ادبانہ باتین سنائین الا ضبط کیا دامن رضاے
الہی کو ہاتہہ سے ندیا پس اگر کسی نے خط مستقیم سے نکلکر اور جادۂ اعتدال سے
چلکر دست درازی کی تو کیا عجب ہے مشیت ایزدی کا سبب ہے فرمان احکم الحاکمین کو
تسلیم کرو کسی کو الزام ندو بندون کو زیبندہ نہین کہ چون وچرا کرین بلکہ لازم
یون ہے کہ خاموش رہو اور مین حرف ناپسند کسی کے حق مین اپنے مونہہ سے ہرگز نہ نکالو
غصہ کو کہ فی الحقیقت ایک دیوزاد ہے حتی المقدور سامنے سے ٹالنا
ورنہ پشیمانی اوٹھاؤگے پچتاؤگے والسلام

بجواب عنایت نامہ و نیز دیگر حالات زمانہ

جناب مولوی محمد منیر صاحب تسلیم مزاج شریف شاباش تین خطون کے
جواب مین آپ کا ایک خط آیا اور اوس مین بہی لکہا تو کیا لکہا کہ مدت سے تمہارا مکاتبہ
نہین آیا بہی مین سمجہ گیا یہہ فقرہ تمنے نہین بتلایا ہو گا کاتب نے اپنی طرف سے
دخل در معقول دیا ہے اسواسطے اپنا حال آپ لکہنا اچہا ہوتا ہے کیا کہون
آپنے ایسی کاہلی کی کہ جسکا انجام یہہ ہوا ورنہ یہہ نوبت کاہیکو ہوتی کہ ہر ایک سے
ذرا ذرا سی بات کیواسطے خوشامد کرنی پڑتی جو سمجہو تو اب بہی کچہہ نہین بگڑا ہے
چند روز مین خط کتابت کی مہارت حاصل ہوسکتی ہے دیکہو تمہارے ساتہہ والے
محمد اسمعیل مولوی محمد بشیر صاحب کے سالے مولوی ہوگئے مین شاعر ہوگیا تم بہی

اگر محنت کرتے تو کچھہ نہ کچھہ ہو جاتے اب اپنے لڑکون کے پڑھانے مین تامل نکرنا
کہ وہ بیچارے بھی کہین یون ہی نہ رہ جاوین محمد ظہور کے برابر ایک لڑکے نے
اسکول مین فارسی و انگریزی و تاریخ و حساب و جغرافیہ وغیرہ مین اوّل درجہ کا
امتحان دیا حکام نے اوسکی تنخواہ کردی سال آیندہ کے امتحان مین یقین ہے کہ
کوئی نوکری معقول اوسکو ملجاویگی خوشدامن صاحبہ کا آنا اور اس عرصہ تک جسقدر
تمہارے پاس رہی ہین ممکن نہین ہے ہم بھی مستحق خدمت ہین اور تم اندور کو
تنہا جاوگے یا معہ اہل و عیال کے اور حالات بیان کے کیا لکھون ایک سانحہ
تو یہہ ہے خان کے گھر پڑا ایسا ہوا کہ قابل تحریر نہین معلوم کس کی بددعا پڑی کہ اوسکی
بہن اور بی بی تھوڑے سے دنون مین چٹ پٹ ہوگئین واحد خان بیکار بیٹھا ہوا
ہے غفورن کے سینہ مین ناسور ہو گیا ہے ننھی بیوہ ہو کر معہ ایک بچہ یتیم کے
زندگی کے دم بھرتی ہے بیشک اوسکی جوانی پر افسوس کا مقام ہے کہ چند روز مین
کیاسے کیا ہو گیا اللہ اوسپر رحم کرے اور اوسکے لڑکی کی عمر مین برکت دے
شیخ سندو کی موئی مٹی کی ایک یہی نشانی باقی رہ گئی ہے آدمی قضا و قدرت لاچار
ہے کون جانتا تہا کہ ایسا ہو جائیگا سندو کی نزع کے وقت کو خیال کرنا چاہیئے
کہ کیا گذرا ہوگا بڑے بڑے ارمان دنیا سے دل مین لیگیا حقیقت مین دنیا
عبرت کا مقام ہے اسپر گھمنڈ نا فہمون کا کام ہے تمہارے ساتھہ آغاز ملاقات
مین کیا کیا کر گیا انجام اوسکا یہہ ہوا کہ داغ حسرت لیکر مر گیا آدمی کو چاہیئے کہ
اگر کوئی کام اچھا نہ بن سکے تو کسی سے بگاڑ بھی نکرے بقول مشتاق مصرعہ
بات وہ کر کہ جس سے بات رہے - ورنہ بعد مرنیکے کوئی یاد بھی نہین کرتا

کہ کون تہا کہان گیا چند روز مین نشان گو رنک نہین ملتا کہ کہان تھا کیا ہوا ہم اپنے جلسون کو یاد کرتے ہین تو خواب و خیال معلوم ہوتے ہین دنیا عالم طلسم ہے یا گلشن بے ثبات کہ کبہی آمد فصل گل سنکر مثل بلبل ہنستے ہین گاہ خبر خزان مین بسانِ شبنم روتے ہین سچ ہے مصرعہ کون سا گل ہے جسمین خار نہین ۔ ایک ہمارے یہا ئیصاحب کو بہی ہم سے ایک امر واقعی مین چشمک ہو گئی تھی چند روز کے بعد بلا ملاقات وہ ملک جاودانی کو چلے گئے اب تک کچھہ خبر نہین کہ کہان ہین اتنا معلوم ہے کہ شہر خموشان مین اونہون نے سکونت اختیار کی ہے سو وہان کوئی توسل رسل رسائل نہین جو خبر ہیجین اگر ہم کبھی وہان جائینگے تو صورت نہ دکھلائینگے کیونکہ وہ غبار جب یہان دل سے نہ گیا تو وہان کیا خاک صاف ہو دینگے مگر تم یار پاک طینت آدمی ہو جب ملتے ہو خوب ملتے ہو کچھہ اگرہ آنیکا ہی قصد ہے اگر آج کل آؤ تو اچہا ہے حیات الرحمان کو اوسکے نانی بہت بہت پیار اور دعا کہتی ہین اور سب لڑکونکو دعا والسلام خیر الکلام

روزہ دارون کی کیفیت تشنگی کی شدت

بندہ نواز سلامت شعر

اضطرابی آج ویسی ہی ہماری دل مین ہے
جو تڑپ جو بیقراری طائر بسمل مین ہے
شدتِ گرمی و آتش [illegible] ہر رگ مین ہے

رشکِ بالِ سمندر ہے اور تابِ آفتابِ وحدت یا دسموم سے ہر ذرہ غار کے غیرت اخگر اسوقت مین رمضان شریف آئے ہین کس جاہ و تجمل سے تشریف لائے ہین کہ چھوٹے چھوٹے بچے ہدایائے روزہ ہاتھون پر رکھے ہوئے استقبال [illegible]

واسطے گہرون سے دوڑے چلے آتے ہین اور بزرگ لوگ بوجہہ ضعف و ناتوانی
لڑکہڑاے جاتے ہین اور جو جوانان صف شکن ہین آب چاہ مین چاہ سے غوطہ زن ہین
سہ پہر کے وقت رنگ روفق ہوتا ہے جانب سپہر دیکہہ دیکھکر ہر ایک منتظر
شفق ہوتا ہے جسطرح سرما مین سوے افق روے خورشید کے دیکہنے کا انتظار
رہتا ہے ویسے ہی آج کل اوسکے نہ چہپنے سے جی بیقرار رہتا ہے یہہ شکایت تعب
نہین ہے بلکہ اثناے اداے ارکان اسلام مین کثرت رنج باعث ازدیاد گنج ہی
بعض وہ ہین کہ تمام روز مشقت شاقہ اوٹھا کر شام کو آب تازہ و نان شبینہ
پر قناعت کر کے شکر گذار انعام پروردگار ہین اور بیشتر بحالت حصول خستگی
و برف آب عذر لنگ ظاہر کر کے روزہ خوار الحمد للہ کہ حضور کے نواسے ہشت سالہ کو
یہہ شوق روزہ داری ہے کہ ایک روز واسطے سحری کے نہ اوٹھایا تہا تمام دن
رو رو کے جان کہوئی باقی بہمہ وجوہ خیریت ہے زیادہ آداب

ارسال کتاب وصفۃ المحبین تو ایجاد تصنیف ابن عماد

بموقف عرض جناب قبلہ و کعبہ مخدومی و مکرمی اوستادی مدظلہ العالی عرض پیرا ہے
کہ فی الحقیقت یہہ سفر قندہار سفر آخرت کا نمونہ تہا بلکہ اوس سے بہی شدت تکالیف میں
دونا لیکن وہان کے بعض اکابران ملت و اعیان ریاست کی ملاقات اور تلطف
و مدارات نے رنج راہ کو یک لخت دل سے بہلا دیا اور سیر دریا و گلگشت چمن و
تفرج مرغزار نے باغ ارم کا نقشہ آنکہون سے اسی دنیا مین دکہلا دیا علی الخصوص
آقا میر سید حسین قندہاری رضوی کی حظ صحبت مقتضی اس بات کی ہے کہ حضور کو

بہی اونسے ملنے کی تکلیف دون زیادہ کیا عرض کرون علاوہ اسکے ایک جلد
روضۃ المحبین تصنیف ابن عماد بخط ولایتی مطلا جو سید صاحب موصوف
نے عنایت کی ہے واسطے ملاحظہ اقدس کے ارسال خدمت ہے اگر ممکن ہو
تو مثنوی شعاع مہر بسبیل ڈاک روانہ فرمایئے حقیر سے اوسکا تذکرہ سنکر
نہایت مشتاق ہین اور مخمس غزل خاقانی سے بہت خوش ہوئے یہہ سب
فیض حضور کا ہے حسب الارشاد عالی تلاش فیروزہ سے غافل نہین ہون جس وقت
کوئی خوشرنگ نیشاپوری دستیاب ہوگا روانہ کیا جائیگا زیادہ آداب

سلسلہ جنبانی سے بیان مین اور ذکر معاملہ شادی برخورداران مین

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی جَعَلَ بَشَراً فَجَعَلَہٗ نَسَباً وَّصِھراً وَّکَانَ رَبُّکَ قَدِیراً ۔ زیب عنوان
حمد خلاق الانام ہے اور زینت بیان نعت رسول کرام علیہ الصلوۃ والسلام
آرایش کلام توصیف آفرینندہ مہر و ماہ ہے اور زیبایش عروس سخن تعریف
رسالت پناہ لیکن ابتدا آفرینش سے آجتک اوسکی انتہا کسی نے نہین پائی
ہے جب قلم کو اوٹہایا ہے تو عاجزی سے گردن جہکائی ہے ناچار حرف اعتراف
قصور زبان پر لاکر سرے مدعائے ضروری آتا ہون حرف مطلب زبان پر لاتا
ہون واضح ہو کہ عالم ارواح مین بروز ازل جس سے جسکو تعارف تہا وہ اس دار
ناپایدار مین بہی کسی نہ کسی بہانہ سے ملا مصداق مقال ماجرائے ملاقات حضور
لامع النور و حقیر خستہ حال ہے ورنہ کجا اکبرآباد مسکن احقر اور کجا ساکنان شہر

امرت سر کہان بہادر پور مین بمقتضائے آب و دانہ اس نالایق زمانہ کا آنا اور کہان جناب کی قدمبوسی سے مشرف ہو جانا جو کہ اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ اس بات پر مجبور رکہتے ہین کہ قدم مبارک سے ایک لمحہ دور نہون مگر بند تعلقات سے مجبور ہون لہذا مکلف خدمت ہون کہ شعر

اب ملاقات ہوئی ہے تو ملاقات رہے	نہ ملاقات تہی جب تک کہ ملاقات نہتی

لیکن پہر سوچتا ہون کہ تا کجے البتہ ایک صورت ذہن مین گذری ہے بشرطیکہ عز قبول سے مشرف ہو تفکر طبع ہر طرف ہوا ور وہ یہہ ہے کہ عزیز از جان عبدالوہاب محمد مستطاب کو اپنی غلامی مین آپ قبول فرمائین در ست شاد ہون ہم اپنا مدعائے دلی پائین اعتبار کو تصدیق اتحاد ہو عزیزون کا گہر آباد ہو تو ترصہ کہ جواب سے فرراز فرمایا جاؤن نامہ مقصد کو چومون آنکہون سے لگاؤن اگرچہ یہہ درخواست چہوٹا منہہ بڑی بات ہے الا یہہ طریقہ یون ہی عہد آدم علیہ السلام سے اسدم تک جاری دن رات سے زیادہ والسلام۔

تحریک معاملہ شادی اطفال مین اور طومار طویل یکراحوال مین شعر

میرا سوال ہی ہے بقول اونکے لاجواب	میرے سوال کا نہ کسی نے دیا جواب

جناب من پہلے اس سے عریضہ بدست بہورا روانہ خدمت شریف ہوا تہا کہ جسکے جواب تحریری کا ہنوز منتظر ہون مجبور مصدعہ خدمت پہر ہون کہ درخواست سابق نیاز کیش کو قبول کیجئے اجازت فرمائیے کہ سامان رسوم نسبت مرسول کیجے

اگرچہ قاصد کا کلام زبانی بہی تسکین فرما ہے کہ گوشۂ خاطر اقدس مین احقر کی جا ہے لیکن تحریر خواہ تقریر صاف صاف خوب ہے کہ اہل حقایق کو بہی اسلوب مرغوب ہے اور جو ایک بندہ زادے کو آپ رکہا چاہتے ہین ہما جو ہمکو ہمین بہی صحیح عدول ہو بشرطیکہ اسیطرح طریقہ تعلیم علوم مبذول ہو تاکہ ہماری امید برآئے اور تمہاری بہی آرزو حصول ہو جائے اور جو تفتیش حال خاندان مدنظر ہے تو اوسکی یہہ خبر ہے کہ اگرچہ ہم لوگ ملقب بہ خان ہین اور بزرگ ساکن قدیم شہر ترکستان مگر آیۂ اکرمکم عند اللہ اتقاکم کے مضمون پر عاشق ہزار جان نیک چلنی کی پابندی ملحوظ خاطر ہے اور اسیکی جستجو ہے ورنہ یہہ بات موجود کو بکو ہے اول خاص اپنے خاندان مین دوم تمام شہر ہندوستان مین چنانچہ ابہی ایک خط مقام اٹاوہ سے کفایت اللہ دارو غہ جیل خانہ اٹاوہ کا کہ اونکی پوتی موجود ہے جسکا باپ تہانہ دار اٹاوہ ہے اور دوسرا اکبرآباد سے کہ وہ ایک ریلوے ملازم تین سو روپیہ ماہوار کے ہین اونکی دو لڑکیان ہین مگر بوجہ تحریک سامی اونکا جواب تو ملتوی ہوا حضور کے چال چلن کو سب نے سراہا اسواسطے مکرر ملتجی ہوا اگر یہہ بات ہون ہار ہے تو اوسکی قبولیت مین کیا انکار ہے اجازت دیجئے کہ حسب رواج خاندان خود مین سامان رسم روانہ کرون زیادہ کیا لکہون طول طومار ہے فقیر خط کا امیدوار ہے ترصد کہ براہ عنایت جلد عطا فرمایئے اور باستماع احوال ناسازی طبیعت ملال نہایت ہے شافع الامراض مرض جسمانی سے حضور کو دور رکہے آبدآباد تک ہر بلا محفوظ اور ہر طرح مسرور رکہے آمین ثم آمین گہر مین سلام کہدیجے اور لڑکیون کو دعا

سرنامہ

تقریر رافع اشتباہ بخدمت غلام محی الدین صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت مقبول شاہ

شعر

بنامحرم نشاید گفت اسرار نہانی را	بہ پیچم چون قلم در نامہ پیغام زبانی را

فقیر مشتاق جناب برگزیدۂ آفاق سے بحالت کسلمندی الور سے کیبل ہو آیا تہا عارضہ خیال تکدر طبع عالی سے نہایت رنجور رہا اور حسب الاقرار جب بروز یکشنبہ پہر وہان پہونچکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ کوٹ کو لوٹ گئے عدم حصول ملازمت سے تاسف ہوا ناچار واپس آیا اللہ تبارک و تعالی جلد اپنے فضل و کرم سے شفاء کلی عطا فرمائے اور فقیر کو شرف ملازمت سے کامیاب اور دعائے قلبی مستجاب متلقین احقر کو ہمراز سامی سے ملنے کا شوق کمال ہے الا عذر لا دفعہ سد راہ و مانع وصال ہے وعدۂ گرامی جو بعد عید تھا اسکو گذرے عرصہ بعید ہو گیا اور ہنوز روز اول ہے حالانکہ منہاج السلوک مین ایفائے عہد فرمان مستحق تنگ شکوک کا آئینہ قلب سے دور ہونا بجز صیقل انوار افضال قدسیہ الہیہ محال ہے کہ بیشتر وہ طریقہ جو موجد ادبار ابنائے روزگار ہوتا ہے یہی شیوۂ ناقدردانی ہے اور زیردستون بلند ہمت پر بھی ایذارسانی کہ کثرت مجموعۂ اوہام سے اپنے تصورات ہیچ و ناتوان کو توانا و فربہ سمجھنا انکا موٹون مین الجھنا ہے عجب و نخوت انکا مال ہے لاطایل خیال ہے اول شبہہ بد مذہبی جو ذہن نشین ہے لاریب فیہ فدیۂ ابلیس لعین ہے کیونکہ بندہ زمرۂ اہل سنت والجماعت سے مشہور ہے اور طریقت مین قادری نقشبندی بواسطہ جناب قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سید قربان علی صاحب

ادام اللہ فیوضہ ممبر اجلاس کونسل راج ہوئے جیپور اسکی صداقت منظور ہے تو اکبرآباد کتنی دور ہے دوم تحقیق حقیقت رشتہ داری جسکو خود زبانی جامع مسجد الور مین عرض کرچکا ہون حقا کہ وہ رہت ہے اور اگر اسپر بہی وہ قابل قبول نہین تو خیر اس شک پر وہی قول صادق آویگا کہ گلشن دہر مین بے خار تو گلاب کا بہی پہول نہین سیوم یہہ اندیشہ کہ بلا دریافت حسب ونسب ذات والاصفات لڑکا دینے کو آمادہ ہو جانا کوئی نباشا خشانہ ہو جاشا وکلا بلکہ اس نظر سے کہ دو مرتبہ بہادر پور مین مستفیض ملاقات ہوا اور ایکبار کوٹہ مین جا کر دیکہا لوگون سے سنا کہ بہت نیک بخت پاک طینت اہل طریقت ہین بمصداق آیہ کریمہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ونیز بقول شیخ علیہ الرحمہ شعر

ہر کرا جامہ پارسا بینی	پارساوان ونیک مرد انگار

معلوم ہو گیا کہ بہت اچھی آدمی ہین فقط اگرچہ وہ تحریر کہ جس سے اقرار مفہوم ہو اور وہ مدارات عند الملاقات کے جو ادائے رسوم ہو سکن التہاب قلب و مقوی خیالات دماغ ہین اور گرامی نامجات سامی اس راہ مین ہمارے چشم و چراغ مگر جبتک صاف صاف اعلان نہو کیونکر اطمینان ہو لہذا مصدع خدمت شریف ہون کہ جو امورات دریافت طلب لایق طمانینت دریافت ہو چکے ہین تو پہر ادائے رسوم مین کیا دیر ہے اور اگر ہنوز کوئی بات باقی ہے تو اجازت دیجیے کہ بندہ حاضر خدمت ہو سُنہہ درمُنہہ پوچھ لو اور یون تو لیت ولعل خوب نہین خوبون کا یہ اسلوب نہین کہ طول امل کو اہل حقیقت اچھا نہین کہتے ہین وہ تو اور ہی تفکرات مین رہتے ہین پہر آپ سا حامی دین متین وماحی ملل ضالین اس طریقہ خلاف اہل اللہ کو پسند کرے

تو تعجب کا مقام ہے حضور کی تو شہرت نیکنامی عام ہے اور جو رضائے اشرف بعد قبول سوئے انحراف مائل ہے تو بندہ اسکا کب قائل ہے وہ وقت کیا تہا جو ہدیہ پیام حقیر منظور ہوا اور آب سنا وا لغفور آجتک منتظر آمد رسوم رہکر مجبور ضرغت نامہ ہذا مرقوم کیا امید دار ہون کہ جواب باصواب سے بلا دریغ نفرمائیے زیادہ آداب اور آنجانب والدہ عبدالوہاب بی سکینہ بیگم کو بعد سلام واضح ہو کہ تمنے تو کنج تنہائی سکونت اختیار کرکے زمانہ سے انوکہے طور پسند کیے ہین کہ

شعر

ایک ہی بات کو ثبات نہین	ایک آن ہے تو پانچ سات نہین

پہر سجان دنیا کے کارخانہ مین حضرت آدم علیہ السلام سے تا ایندم بادشاہ سے فقیر تک کسی کی بیٹی ہمیشہ ماں باپ کے پاس نہین رہی ہے اور عزت دار کے گہر مین تو لڑکی سیانی ہر وقت رنج کا سامان خفت کی نشانی ہے کیا تم نہین جانتے ہو کہ خدا و رسول کا حکم بہی یہی ہے کہ بٹہا نرکہو شادی کردو پہر تم کس سوچ مین ہو جو کوئی پسند نہین آتا ہمارے کلیجہ کو دیکہو کہ تمہاری خوبو دیکہے بغیر لڑکا دینے کا اقرار کر لیا اسپر بہی تمہارا دماغ آسمان پر چڑہا جاتا ہے غمزہ کے مارے پاؤن زمین پر نہین دہرتے ہو مانا کہ حسن مین پری ہو عیب سے خالی خوبی سے بہری ہو

شعر

تم کہتے ہو ہمسا کوئی اچہا نہ ملیگا	ہمسا ہی تمہین چاہنے والا نہ ملیگا

کوئی آسمان سے تو اترنے ہی سے رہا آنہین ہمجنسون مین شادی کرنا پڑے گی پہر کیا حیلے حوالے ہین تمہارے بہروسے مین تو ہمارے کہنے کی دو لڑکیون کی نسبت ہو گئی اور تمہاری طرف سے آجتک جواب لایق اطمینان حاصل نہین ہوا خدا کی قسم اگر مین آنے کی قابل ہوتی تو ضرور آکر تمسے بالمواجہ گفتگو کرتی مجبور ہون ہان انشاء اللہ

ارادہ ہے خدا پورا ہی کر دیگا اب یہہ کہو کہ تمکو یہ بات منظور ہے یا نہین اگر منظور
ہے تو اسکا جواب صاف لکہہ بہیجو کہ اندنون ہمارے ہان ہماری جناب والدہ صاحبہ بہی تشریف
رکہتے ہین اونکو اور لڑکون کی دادی صاحبہ کو رسم کرنیکو بہیجدون اور تمہارے
میان مولوی تو ہین مگر ان معاملات سے ابہی خبردار نہین یہہ کیا بات ہتی کہ برس
ڈیڑہ برس ہونیکو آیا اور ہان نہین کا کچہہ جواب نہین جو خط آتا ہے گول مول آتا
ہے اب تمہین میرے سر کی قسم ہے کہ جو تمہارے دل مین بسی ہوئی ہے صفا لکہو
بہیجو لڑکیون کو دعا ۔

واقعات اہل عالم پر افسوس و اظہار تمنای پابوس

جناب قبلہ و کعبہ حضرت ولینعمی مد ظلہ العالی ۔ کیفیت اوضاع ابنائے روزگار
دیکہہ دیکہکر آنکہین کہلتی جاتی ہین وہ باتین جو کانون سے سنتا ہون اور
وہ حالتین جو آنکہون سے دیکہہ رہا ہون ضبط تحریر مین نہین آتی تعجب ہے کہ باوجود
ترقی علم اخلاق کج خلقی کی کثرت کیون ہے اور تہذیب سیکہہ کر بداطواری کی شدت
کیون اگر زمانہ کی شکایت زبان پہ لایئے تو ناروا ہے اور اہل زمانہ کا گلہ کیجئے تو داخل
غیبت جو اشد من الزنا ہے پس مناسب تو یون ہے کہ خاموشی بہتر ہے اور صبر خوبتر
تاہم باوجود اس ضبط و استقلال کے کبہی کوئی نہ کوئی حرف زبان سے نکل ہی جاتا
ہے حق الامر منہہ سے کہا جاتا ہے معاملہ جناب سنگین خان صاحب و لالہ دیبی داس
خزانچی جس سے تمام شہر خبردار تہا اور صلاح و تقوی بہی خان موصوف کا قابل تعریف
و اعتبار اوس مقدمہ کی شہادت ادا کرنے پر ناحق ہدف تیر طعن و ملامت ہدف
اور مورد اکراہ و نفرت یہہ خبر بہ نظر اطلاع گذارش ہے اور دست بستہ خواستگار

سفارش کہ عند الملاقات اون سے فرمائے کہ عذر جسارت وعفو انحراف شرارت چاہیے نہ کہ دوسرے کے درپے تحقیر حقارت زیادہ آداب

مکتوب ایسال سلاح نادرۂ روزگار وطلب کتب اخلاق وسیر اخبار ابرار

ستظہر مستمندان سلامت ـ مفاخرت نامہ حضور جواہر نصایح سے معمور بدست محمد ظہور آیا سر پہ رکہا آنکہون سے لگایا قبل ارشاد عالی کے مجھے معلومہ کے چال چلن کی دیکھا بہالی کا خیال ہے اسوقت تک کوئی امر مذموم لایق غرض حال نہین آیندہ زیادہ تر احتیاط رکہون گا جو بات قابل التماس ہوگی عرض کرون گا بالفعل ایک کٹار فولادی جوہر دار اور ایک قبضہ شمشیر جہازی آبدار جہت نذر سامی مرسول ہین امید کہ قبول فرمائے جاوین ـ اور کتاب بحر العلوم شرح مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ مطبوع مطبع منشی نول کشور ملجاوے تو بسبیل ڈاک مرحمت فرمائے حسب تحریر عالی قیمت اوسکی روانہ کیجائے گی نفحات الانس مولانا جامی علیہ الرحمہ کیا نادر کتاب ہے کہ سبحان اللہ اوسکے دیکہنے سے کمال تحظظ حاصل ہوا نہایت بشاشت دل مضمحل ہوا آجکل بوجہ کثرت بارش باران والان دولت خانہ عالیہ آب ریز ہے اور سمت دیوار شرقی صحن خانہ کے چلانیکو ہر قطرۂ آب ہمیشہ تمام مردمان خانہ پا برکاب ہین کہ خدا نخواستہ اسکے قدم اوکھڑے تو ہمارا قیام غیر ممکن ہے تدبیر سر ہی مین اگرچہ دوا دوش خوب کی مگر مفید نہ پڑی بنظر اطلاع ملتمس ہو کر مستدعی ہون کہ اگر اجازت ہو تو سبکو بسواری ریل اوسطرف روانہ

کردون یا کوئی مکان برائے چیت کے بہین سے لون تر صدکہ جواب سے مطلع فرمائے

زیادہ آداب +

تازہ رقم جواب نامہ مدلل بدلائل متکلم

رباعی

جب بر سر مہر حسب رخ دوار ہوا		وہ ماہ لقا سامنے مین دوچار ہوا
تکرار سوال وصل پر آخر کار		انکار کے پیرایہ مین اقرار ہوا

الملتہ ینہ کہ نامہ نامی وصحیفہ گرامی مودت آگین تود در قرین ہرکارہ ڈاک لایا معزز وممتاز کیا ممنون فرمایا ارشاد عالی ہر طرح بجا اور درست ہے جو فقرہ ہے مدلل وچست ہے لیکن کارکردنی کو کرنا ہے چاہیئے جیسا کہ قول سید الانبیا ہے کہ اے علی دیر نکر تجہیز وتکفین موتے مین اور نکاح اناث واد لے فریضہ مین اور یہہ امر نہ خاص جہت فوائد خود رقم ہے بلکہ حق دوستی حوالہ قلم ہے کیونکہ جو سال و ماہ شام وبیگاہ گذر گیا اور گذر رہا ہے حصّہ زیست مقررہ سے کم ہوتا ہے کہ یہہ عمر عزیز مثل برق رہگذار ہے اور اوقات زندگانی بسان موج بحار ناپایدار وقت گذشتہ کا ہاتھ آنا حد امکان سے دور ہے اور باقیماندہ بھی پردہ غیب مین مخفی ومستور درمیان ماضی ومستقبل ایک وقت ہے کہ جسکو حال کہتے ہین آدمی اپنی عمر خیال کرکے جو کام کرنا ہے کرنا چاہیئے دیدہ ودانستہ غفلت پر الزام نہ دہرنا چاہیئے

شعر

جو فرصت ہے غنیمت ہے جان فرصت کو		کہ نقد وقت فرصت ہو کے کیون لینا غفلت کو

اور جو وشاورہم فی الامر کے پابند ہو تو المتشار موتمن کو بہی پسند کرو کہ مصداق مقال ایک عالم باعمل کا حال ہے جسنے نکاح دختر کے معاملہ مین ایک کافر سے

مشورہ کیا تہا اور اوسنے بعد عذر بر خلاف طریق کیا خوب جواب دیا کہ ازدواج مشروط بکفارت ہے کہ جسکا پابند ہر ایک اہل مذہب و ملت ہے اہل اسلام دین و مذہب کو کفارت جانتے ہین اور اہل روزگار مال و ملکت کو ہمارا اصل و نسب پر دار مدار ہے یہ مشورہ کا مآل کار ہے اب اگر اتباع دین اسلام منظور ہے تو دین و ملت کو اختیار کرو اور جو سنت اسلاف درکار ہے تو اصل و نسب کا اعتبار اور اگر عادت اہل روزگار مرغوب ہے تو تلاش جاہ و مال خوب ہے یہ بات اوس حق شناس کو بہت اچھی معلوم ہوئی اور دین کو سب پر غالب سمجھکر اپنے غلام مبارک نام سے جو مرد ہوشیار تہا اور متقی و پرہیزگار نکاح دختر کر دیا جس سے عبد اللہ مبارک امام اہل اسلام زاہد زمانہ و عارف یگانہ پیدا ہوئے پس بدانست احقر اور بقول شاعر مصرعہ در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست علاوہ اسکے اطوار چال چلن سو وہ اہل حقایق سے محجوب کب ہین اس بات پر متفق سب ہین کہ اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ واقفان رموز معرفت و دانایان اسرار طریقت نے بواسطہ تزکیہ نفس و تصفیہ قلب حجاب قلب کو چشم بصیرت سے اوٹھا کر نور یقین سے دیدۂ بینا کو منور کیا ہے جسکے ذریعہ سے بفراست حقیقی مہم دریافت حال نامعلوم کو سر کیا ہے۔

شعر

بلکہ گر از دور نامت بشنوند	؞	بر ہمہ حالات تو واقف شوند

پہر تعجب ہے کہ آپ سا شناور بحر شریعت و آشنائے دریائے طریقت ایسا حرف زبان پر لائیں جسکے سننے سے آئینہ تحیر روبرو آکر منہ دکہلائے اور مزید احتیاط اسکا خیال ہے تو کیا مضائقہ ہے اس انتظار مین بھی ایک قسم کا ذائقہ ہے اور احقر تو

سیطرح مطیّن ہے کیونکہ نہ مجھکو جنون ہے نہ میرے سر جن ہے جو بیہودہ موہوم کا الزام لگاؤن اچھے کو برا بناؤن بقول عارف مستند حضرت مولانا عبدالصمد رحمۃ اللہ علیہ

شعر

مرد حقانی کی پیشانی کا نور	کب چھپا رہتا ہے پیش ذی شعور

ایضاح اہل طریقہ وارثانِ اطفال ہے زیادہ بیجا قیل و قال ہے بمقولۂ مضمون کل شئے یرجع الی اصلہٖ خلاصہ کلام اصل مرام یہہ ہے کہ جواب صاف سے مطلع فرمائیے لیت و لعل درمیان نہ لائیے ایسا نہو کہ بقول شاعر سندی نژاد وُبدا مین دونون گئے مایا ملی نہ رام دوسری جگہہ سے جو اونکے پیغام آرہے ہین ناکام رہون اور خدانخواستہ آپکی جانب سے بھی بے نیل مرام مشورہ واقعی کا طے ہونا کیا مشکل ہے جو مقام ہے وہی منزل ہے چال چلن کو اہل بہادر پور سے پوچھہ لو سوائے اسکے جو کچھہ اور دریافت کرنا ہو مجھے دریافت کرو اور یون تو عمر نوح چاہیئے اور حیات خضر آپ کی زندگی ہی تمام ہو جائیگی اور یہان بھی صبح کی شام اس عجلت مین مضمون طویل کو مختصر کرتا ہون اور دست بسر زیادہ داب جہت رفع دوران سر نسخہ علیحدہ تحریر ہو کر ملفوف ضراعت نامہ ہذا ابلاغ خدمت ہے حسب ترکیب مسطورہ استعمال فرمائیے انشاء اللہ شافی مطلق شفا عطا فرمائیگا گھر مین سلام کہدیا اور لڑکیون کو دعا۔

تازہ عبارت اظہار فراست

حکمت مآب فطانت آیاب حق شناس حقایق اساس خبردار نکات معاملات

ومعانی سالک ومسالک دیو رہنی وکاردانی پردہ کشاے غوامض حکمت الہیہ
نکتہ دان رموز سفیدی وسیاہی عالم اسرار نامتناہیہ برگزیدہ افاضل
انام خلاصہ اکابر کرام جالینوس زمان فلاطون دوران جناب حکیم محمد یار خان صاحب
بسلمہ اللہ رب النور والظل واضح ہو کہ فی الواقع احکام شارع علیہ السلام
مبنی بحکمت بالغہ ہین اور منبع خیر وصلاحیت کاملہ اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر
بنور اللہ کہ حدیث سے در دنیا و دین ہے کلیہ اجزاء علوم حکماء متقدمین
سے ہے جو بات اون لوگون نے کمال جستجو اور انتہا درجہ کے غور و تامل سے
پیدا کی تہی وہ اس طریقہ صادقہ کے صاحبدلون کے ضمایر خورشید ماثر پر آئینہ
نمط ہویدا ہے امیر سید علی ہمدانی نے جو کتاب ذخیرۃ الملوک مین اونکے اقوال نقل
کیئے ہین کہ بہت سفید رنگ اور سبز چشم بے شرمی و سخت روئی فسق و بدخوئی ضعف
عقل و بد دیانتی سستی رائے و بیمروتی کی دلیل ہے اور اسیطرح تہوڑی اور
کہوسا اور تیز نظر اور چوڑی پیشانی اور سر کے گہنے بال ہونا اشرار و اضرار کی
سبیل قول حکما ہے کہ وہ شخص افعی سے زیادہ برا ہے اور بال سخت و میگون نشان
دلاوری و صحت دماغ ہے اور نرمی اوسکی دلیل بزدلی و خوف و کم فہمی و برودت
دماغ کانون اور مونڈہون پر بال ہوا ہونا علامت جرأت و حماقت ہے اور سینہ
و شکم پر زیادتی مو خشونت طبع و کندفہمی و علم کی حجت زردی مو نشان بیوقوفی و غلبہ
شوق دزد و سختی ہے اور سیاہی اونکی دلیل ادراک و عقلمندی اور رنگ مو
اوسط درمیان سرخی و سیاہی دلیل اعتدال صفات ہے یہہ قول صاحب
تحقیق رموز نکات ہے پیشانی فراخ اور بے شکن خصومت و حماقت اور غلبہ

شوق ولاف وگزاف کی نشانی ہے اور باریک تخیف فرومایگی وعجز وخساست
کے بانی مبانی اور متوسط معہ چین جبین نشان صدق ومحبت فہم علم وہوشیاری
وتدبیر کی دلیل ہے یہہ فراست شناسون کی قال وقیل ہے گوش دراز نشان
جہل اور بعض حالت مین تندخوئی اور قوت حافظہ کا نگہبان اور خرد اور چوڑی
حماقت کی پہچان معتدل نشان اعتدال احوال بلا قیل وقال بروسے بزرگ ولبیا
مو نشان سخت کلامی وترش گفتگو اور کینچی تک کبھی ہوئی بہوین تکبر ولاف کی
علامت ہے اور سیاہ داد سطہ درمیان کوتاہی ودرازی نشان فہم وفراست
سب سے بڑی کجی آنکھہ ہے اور بڑی اور تیز نظر نشان حسد وبیحیائی وکاہلی وخیانت
ہے اور سکون چشم وکم حرکت نادانی وکم فہمی کی علامت اور بار بار پلک مارنا
اور نگاہ تیز سے دیکہنا حیلہ گری ومکاری وچور ہونیکی صداقت ہے اور سرخی
چشم شجاعت ودلیری کی حجت اور گرد مردم چشم زرد نقطے کا ہونا نشان شر
انگیزی وفتنہ پردازی کی علت ہے چشم متوسط درمیان خردی وبزرگی
سیاہی وسرخی نشان فہم وہشیاری اور دیانت وبندہ نوازی وپردہ داری
پتلی ناک نشان چرب زبانی ونرمی وملائمت ہے اور خرد دلیل شجاعت۔
اور پہیلی ہوئی نشان دوستی وشہوت اور کشادہ سوراخ علامت غضب وآفت
سوراخ فراخ اور بیچ مین موٹی ہونا نشان ہرزہ درائی اور متوسط میان
فربہی ولاغری ودرازی وخردی حجت فہم وعقل ونیک رائے فراخ دہن علامت
رائے صواب وشجاعت اور موٹے ہونٹہ نشان حماقت اعتدال لب معہ سرخی
نشان رائے صواب پاس لحاظ وآداب دانت ناہموار اور کج نشان مکر وحیلہ وخیانت

اور کشادہ و برابر دلیل تدبیر و امانت و عدالت گال پر گوشت اور پہولے ہوئے نشان جہل و درشتت خوئی اور پتلی اور زرد رنگ بلا عوارض نشان بد باطنی و بد خصلتی اور اوسط نشان اعتدال آواز بلند اور بہاری نشان شجاعت اور باریک جہت بدگمانی و وہم بت اور معتدل نشان حسن کفایت و تدبیر اور ناک مین بولتا دلیل حماقت و غرور و کم فہمی کثیر اور بات مین آہستگی نشان خوئی اور وقت تکلم ہاتھ ہلانا نشان زیرکی و تدبیر و خوش اسلوبی کوتاہ گردن نشان مکر و خیانت اور پتلی اور لمبی گردن نشان بیدلی و حماقت قت بہ گردن علامت جہل و کثرت خوراک اور متوسط نشان صدق عقل و تدبیر باک بڑا پیٹ نشان جہل و خساست و بیوقوفی و نامردی و فتنہ و فساد اور لطافت شکم و سینہ بدرجہ اعتدال نشان حسن رائے و صفائی عقل و اتحاد و شانہ و پشت فراخ نشان خفت عقل و جوانمردی اور پتلے کہوسے علامت بدخصلتی و بدمذہبی او نگلیان اور ہتیلی لمبی دلیل دانائی و تقیفت ہر کار اور نشان مرد ہشیار اور موٹی پنڈلی نشان نادانی و سخت دلی اور معتدل نشان اعتدال حال فقط

اس امت مرحومہ کے ادنی ادنی اشخاص نے خاکِ گورِ مردہ صد سالہ کو دیکھکر اونکے حالات بتلا دئے ہین چنانچہ چشم دید حقیر ہے کہ جناب خلیفہ احمد حسن صاحب الہ آبادی سلمہ اللہ الہادی نے مقام فیروزآباد مین شیخ قاضی بشارت علی صاحب مرحوم کے مرقد پاک کو دیکھکر حسب و نسب شکل و شمائل عادت و خصائل جملہ حالات ماضی و حال بالتشریح تمام و کمال بیان کر دیا پس خلاصہ کلام یہہ ہے کہ جو کچھہ ہماری بہتری اور بہلائی کی باتین ہین وہ اس دین ہی مین موجود ہین جس نے

اس سے منحرف ہوکر دوسری جانب رجوع کیا ہے وہ بھٹکتا پھرا ہے اپنے دل کو صاف کرنا چاہیئے پھر اوس دل کے آئینہ سے دیکھکر انصاف کرنا چاہیئے اگر کسر یہن کیا نہین ہے جو اور کہین سے زیادہ نیاز +

پھر وہی ذکر معاملہ نسبت و شادی کی فکر ۔ رباعی

لبریز ہے کیا ایاغ اپنا مشتاق	ہے عرش پہ جو دماغ اپنا مشتاق
لایا گل مکتوب ہے کیا رنگ مراد	دل بن ہین ہے باغ باغ اپنا مشتاق

جناب من نوازشنامہ آپ کا چودہوین محرم کا لکہا ہوا آج اٹھارہوین کو شام کیوقت ہرکارہ ڈاک لایا حال یہہ ہے کہ اسوقت تک میرے پاس منشی قاسم علی صاحب تشریف لائے اور نہ کوئی دوسرا عنایت نامہ آپکا آیا جو معلوم ہوتا کہ آپنے قاسم علی صاحب کی معرفت کیا دریافت کیا اور خط مین کیا ارقام فرمایا اور اس خط مین بہی اوس معاملہ کا کچہہ ذکر نہین ہے معلوم ہوا کہ آپ کو اودہر کی فکر نہین ہے جو کہ دراصل یہہ تحریر بہ تحریک و اصرار تام مشفقی و مکرمی میر احسان علی صاحب و میر محمد علی صاحب عمل مین آئی ہے بس سوائے اونکے کسی دوسرے شخص کی معرفت اس بارہ مین گفتگو باد ہوائی ہے کیونکہ اپنی بدنامی اور آپ کی حفظ مراتب کا بدرجہ اتم خیال ہے پاس لحاظ کمال ہے علاوہ اسکے مجہکو کسی کی بات کا اعتبار نہین سوائے حضور کے کسی کے قول پہ دار مدار نہین کیونکہ اوپر والے کہتے کچہہ ہین کرتے کچہہ ہین اگر کوئی امر دریافت طلب ہے تو انہین دونون صاحبون سے یا محمد حسین سے پوچہہ لیجئے ورنہ صاف صاف انکار کیجئے

کہ لیت ولعل کا کام خراب ہوتا ہے انجام جان کو عذاب ہوتا ہے اکبرآباد سے متواتر خطوط اس معاملہ میں آرہے ہیں چنانچہ بیگم محترم کو بھی ایک خط آیا ہے کہ وہ واسطے ملاحظہ اقدس کے بجنسہ روانہ خدمت ہے اور اسکا جواب ہونا ابھی وجہ سے نہیں لکھا ہے آپ جیسا آپ تحریر فرماوینگے ویسا کیا جاویگا بندہ وہ نہیں ہے کہ خواہ مخواہ گلے پڑتا پھرے اگر منظور ہو تو بسم اللہ ورنہ ہمارے خاندان میں بھی لڑکیوں کی کمی نہیں ہے ترسد کہ بعد ملاحظہ عریضہ ہذا جواب صاف جلد ارقام فرمایئے تاکہ جواب خط اکبرآباد ابھی توقف نہو ایسا نکرنا کہ اس مذبذب میں ہم ادھر کے ہوں اور نہ ادھر کے ہوں اور خدا کرے کہ یہ تحریر باعث تکدر عالی نہو اور یہ سوال ہمارا جواب سے خالی نہو طبیعت سے مجبور ہوں او سخن تکلف آمیز سے دور کلام بے ریب و رنگ کا عاشق ہوں اور اپنے قول کا صادق عندالامتحان رفع گمان ہوگا اور وقت پر اس تحریر کا پورا پورا امتحان کہ بندہ بار شاطر ہے یا بار خاطر اس مکاتبہ کو مکالمہ خیال فرمایئے اور اظہار راستی سے طبیعت پر ملال نہ لایئے اتفاق زمانہ سے معدوم ہے اور نفاق کی دھوم بقول شخصے

رباعی

ہمنے جو کیا آن کے دنیا میں غور	ارباب جہان کا کچھہ نرالا ہے طور
رو پشت نہیں آئینہ آسا یکسان	منھہ پر کچھہ اور پیٹھہ پیچھے کچھہ اور

میں خود غرض نہیں ہوں کہ بناوٹ کی باتیں بناؤں سبز باغ دکھلاؤں اور یہ امورات تقدیری ہیں اگر ہمارے اور آپکے تعارف ازلی ہے تو یہاں بھی ہو جائیگا ورنہ کوئی وسیلہ کام نہ آئیگا حقیر جاہ و ثروت کا طلبگار نہیں اور مقدر سے

مگر انہین صرف مین تو اہل اسلام اور یگانگت شعرائے ذوی الاکرام کا خواہان ہون
زیادہ کیا عرض کرون ۔

تقریر بے لاگ باثبات حرمت سماع وراگ

غریب نواز آج علی الصباح دم گلگشت آرام باغ دنیا مین ایک عجیب ماجرا نظر آیا کہ رقص نازنینان غیرت طاؤس طناز اور آواز نغمہ سرایان رشک عندلیب زمزمہ پرداز سے چمنستان گل شمال پر حالت وجد طاری ہے اور اشک شبنم وا چشم نرگسی خوش چشمان سے جاری ہے جوانان بسان شیفتہ ہو ہو کر جھوم رہا ہے اور ہر آزاد مثل سرو جدا خاموش کھڑا ہے عاشق مزاجون کو صنوبر تماشا آنکھ حیرانی ہے اور شوریدہ حالون کو بسان سنبل پریشانی ہے قیبان سست بنیادی کی یہہ کیفیت ہے کہ سبزہ کیطرح زمین مین سمائے جاتے ہین اور درستان موا ہیت آہستہ نمط شور ہو حق سے کان کہلے جاتے ہین رند برگ درخت کے مانند تالیان بجا کر ترند پوش غش کہا رہے ہین غرضکہ اس چمنستان بے تمیزی مین نسیم بہار ہوا و ہوس کی بدولت غریب گل کہلا ہے تو گرفتارون کا شور مچا ہے اسی اثنا مین ایک بے سرو پا خانہ بردوش بسان فاختہ صوف پوش شستہ لیت برباد طریقت آزاد کو بہی حال آیا مشتاق جمال معانی سے جسکو دیکہکر صورت کبک قہقہہ لگایا جب وہ بگڑی تو یہہ فقرہ آزادانہ کسا جسکو سنکر تمام جلسہ رویا اور کہا کہ مین تو اپنی مستی اور گل کی بے ثباتی پر ہنستا ہون اس حیرت کدۂ عالم مین خوش باش بستا ہون صوفیان با صفا پر بدگمان نہین جب کوئی آپ ہی نہ سمجھے تو وہ بہی انسان نہین یہہ کیا بات ہے کہ اسباب

نماالنس یہ حالت طاری ہو دلکو بیقراری ہوا درمضمون خاص جامع الکلام لا اختصاص
یہ دل تنگ گرم نہو کلیجہ نرم نہو سیح ہے کہ انہین کی شان مین رب رحمان نے سورہ
لقمان مین فرمایا ہے کتاب مجید مین کیا خوب آیا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ
لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ
لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ اور جناب رسول مقبول صلعم کا قول موکد ہے کہ اَمَرَنِيْ
رَبِّيْ بِمَحْوِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِيْرِ جس سے سب کی تقریر رد ہے اور کسی امام علیہ
السلام نے بجز حرمت کے اسکو کہین جائز ہی نہین کہا فعل شیطان ہی بتایا
علاوہ اسکے صوفیون مین بھی قادری سہروردی نقشبندی طریق والے اوسکو
برا سمجھتے ہین صرف چشتیہ اسکے جواز مین کچھ لئے لیتے ہین سو وہ بھی مشروط بچند
شرایط بدین نمط کہ حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی نے
غنیۃ الطالبین مین فرمایا ہے هٰذَا اِذَا كَانَ خَالِيًا عَنِ الْمُنْكَرِ فَاِنْ حَضَرَ
مُنْكَرٌ كَالطَّبْلِ وَالْمِزْمَارِ وَالْعُوْدِ وَالنَّايِ وَالرَّبَابِ وَالْمَعَازِفِ وَالطَّنَابِيْرِ وَالتَّشَبُّبِ
وَالنِّسَاءِ وَالْمُرْدِ فَاِنَّ الَّذِيْ يَلْعَبُ بِهِ الْتُّرْكُ لَا يَجْلِسُ هُنَاكَ لِاَنَّ كُلَّ ذٰلِكَ
مُحَرَّمٌ اور حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی بھی اسی مجلس راگ کے بارہ مین بعض معترضین
کے جواب مین کہہ گئے ہین خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدِرَ اس بیان کو وہ سوختہ جان
یا نکر بولا کہ کیا تمنے نہین سنا ہے شیخ سعدی نے بوستان مین کہا ہے نظم

نہ بینی شتر بر حدائی عرب	کہ چونش برقص اندر آرد طرب
شتر را چو شور طرب در سر است	اگر آدمی را نباشد خر است

مینے کہا کہ اس گفتار کے اوپر کے اشعار تو پڑھیے پیچھے لڑیے کہ وہ کہتے ہین۔ نظم

بگویم سماع اے برادر کہ چیست	مگر مستمع را بدانم کہ کیست
گر از برج معنی پرد طیر او	فرشتہ فرو ماند از سیر او
و گر مرد لہوست و بازی و لاغ	قوی تر شود دیوش اندر دماغ
چہ مرد سماعست شہوت پرست	بہ آواز خوش خفتہ خیزد نہ مست

وہ بولا کہ ہمارا تو لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ پر دل ہے اَنْتُمْ سُکَارٰی تو عیش کامل ہے حقیقت آگاہ جائے غور ہے کیا ہی اہل طریقت کا طور ہے مولانا روم نے سچ فرمایا ہے **شعر**

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست	پس بہر دستے نشاید داد دست

کیا سمجھکر اہل دنیا انکو صاحبدل جانتے ہیں پیر و مرشد مانتے ہیں ہمارے نزدیک تو ایسی صحبت بہم کنندہ طریق طریقت سے بہتر یہہ ہے کہ اپنے گھر میں بیٹھا اللہ اللہ کرے روزے رکھے نماز پڑھے بغض و کینہ حسد حقد غیبت و کذب سے پرہیز کرے استغفار و توبہ سے فریب شیطان و نفس کو مہمیز کرے وہ روش اختیار کرے کہ کسی سے بغض ہو نہ بیر ہو انجام بخیر ہو اس ناقص العقل کی سمجھہ مین تو یہہ آیا کہ جو القا کیا آیندہ اس بارہ مین جو ارشاد ہو اوسکا پابند بہ درستی اعتقاد ہو زیادہ آداب ۔

تقریر نایاب مضمون حسب الخواہ طالب جواب

بندہ نواز یہہ عالم امکان تحیر کا مکان ہے جس جگہہ سود مفقود زیان جہان جہان ہے جسکا مآل گذشتنی و گذاشتنی ہو اوسپر دلبستگی شیوہ اخوان الصفا نہین ہے

اور اگر دیدۂ دل سے نظر کیجیے تو ہمین کیا نہین ہے مانا کہ بناے خاکدان ہستی و دنیا سراسر بے بنیاد ہے لیکن صنعت صانع قدرت سے زمانہ معمور و آباد ہے امورات بے اختیاری پر صبر درکار ہے اور عطیات منعم حقیقی کے ہر جزو پر شکر و سپاس سزاوار طبع مقدس مین ملال کو راہ نہ دیجیے صبر کیجیے کہ کارخانہ قدرت مین کسکا اختیار ہے انسان مشت خاک تو ہر حال مین مجبور و ناچار ہے البتہ اس عالم اسباب مین ہر ایک فرد بشر سبب کا محتاج ہے سو اوسکا یہہ علاج ہے کہ مبداء خلق سے یہہ بات جاری ہے کہ ایک کو دوسرے کی خواستگاری ہے زہے نصیب اوسکے جو کسیکا مددگار ہو اور اچھی تقدیر اوسکی جسکو وہ طلب ملجاے کہ جسکا طلبگار رہو نیس اصل مرام غلام زادہ کلام یہہ ہے کہ جو درخواست آپ بوساطت محمد حسین مکرر آئی یہہ بات سید احسان علی و سید محمد علی صاحبان نے شروع گفتگو مین بہی فرمائی تہی جسکو ہم سبنے قبول کر لیا اب اوس سے عدول کیا ہے البتہ وہ صورت چاہیے کہ جس سے آپکو اطمینان ہو جاے بلکہ پورا پورا یقین آئے سو

شعر

گر ہو دیکھنے کا باور تو نوشتہ لیلو ‏ ‏ تمامی انسان کی عوض چاہی فرشتہ لیلو

اور اگر تحریر پر اعتبار ہے تو بمشاہدہ شاہد حقیقی یہہ اقرار ہے کہ جو منظور نظر ہو تو فرمائیے دونون خواہ ایک بندہ زادہ حاضر بارگاہ انور ہو ورنہ بعد رسوم نسبت دونون مین سے جسکو آپکا جی چاہے خدمت مین رکہو یا شادی کرکے بلالو بہر حال آپکے مطیع و فرمان بردار ہین اور ہمکو بہی بخداے لایزال ایک لڑکا کے دینے مین کچہہ قیل و قال نہین ہمارے گہر مین سب کو آپکی تنہائی کا ملال ہے ہر لحظہ

یہی خیال ہے کہ ان دونوں میں سے ایک آپ کے پاس ہے اور دوسرا یہان بے وسواس ہے بہرصورت ہم آپکو ایک دیکھے جیسے چاہو کہو مگر تعلیم قوم کی غفلت ہو آپ جو اس تحریر کو بہت جانو تو رسوم بیہودہ جس سے ہماری طبیعت کو ہی شرم آئے اور سب کا اطمینان ہو جائے ورنہ بعد ایک ہفتہ کے محمد حسین کو پھر تکلیف دونگا آپکے پاس واسطے لانے رسوم کے بیہودہ گا زیادہ آداب

نتیجہ نامہ تعلیم الدین مرحوم بنام شرف الدین مخدوم جناب ایشان شفقت مشتمل بر محمد علی

غزل

یہہ باغ وضع دہر ہے کیا خوفناک ہے	دل خون ہر ایک غنچہ ہے گل سینہ چاک ہے
بوئے وفا سمن میں نہ گل میں وفا کا رنگ	بلبل یہہ بوستان کسی مہوش کی خاک ہے
عبرت سے اس مرقعۂ دنیا کی سیر کر	جو شکل رو برو ہے فنا ہے ہلاک ہے

اس شش جہت عالم میں یہہ چہار دیوار عناصر اعتبار سے طلسم بے بود ہے اور اس بازار مصر خیالی میں جنس متاع نمود مفقود پھر اس طلسم بے بنیاد کا کوئے کسطرح اعتماد مدار کیا اور اس دیوار قلعہ اوہام کی شکست پر مثل رنگ بہار اختیار کیا اگر انوار فکر سلیم سے دیدۂ دیدہ وران منور ہو جائیں تو ذرہ سے آفتاب تک جائے عبرت ہے اور قطرہ سے محیط گردنک جولان گاہ وحشت شعاع مہر صبحدم سے بربادی غبار ہستی ہویدا ہے اور شعلہ بلند پرواز کے راست قامتی سے نشان خاکستری پیدا فانوس آسمان دود چراغ اختر سے نیلگون ہے اور شیشہ سحاب کے قطرہ افشانی یہ

شمشیر برہنہ سے جگر شفق پر خون شاہد سخن نے نقاب لب کھولا کہ نشانہ جوہر شمشیر ہوا تھا اور عروس نفس نے پردۂ دل سے منھ نکالا کہ کمند کنگرۂ فنا تھا

نظم

رنگ ہے بے رنگ ہستیٔ دنیا	جبکہ حسرت سوا کچھ اور نہیں
بلبل اس گل پہ پھر نہ پھول اتنا	ایک سا اس چمن کا طور نہیں
پھول ہنستے میں روتی ہے شبنم	عیش و غم کا کہیں دور نہیں

مدرسۂ امتیاز میں تختۂ مشق پر جو حرف مرقوم ہے شکل ماتم سیاہ پوش ہے اور ادبستان تحقیق میں جو سطر مکتوب ہے نقش صورت شبیہ کفن در آغوش متعدد می جلوہ جمال عکس کا شاہد آئینہ کا لباس رنگاری ہے اور پریشانی زلف دوتا کے گواہ شانہ کے سینۂ فگاری نہ بستر ناز پر حسن کو آرام ہے نہ دکان جمعیت میں عشق شاد کام

شعر

کیا ہے بجز ہوا کے حباب فلک میں خاک	ہستی جسے سمجھتی ہو موج سراب ہے

ہوا شکست رنگ سے پہلے گریبان بیرنگی سے سر اوٹھاتی ہے اور زمین پر فشانی غبار سے اول خاک سر پر اوڑاتی ہے شمع نے جب سے آنکھ کھولی ہے خیال سفر سے روشن ہے اور موج نے جب سے سر اوٹھایا ہے تلاش راہ میں مضطرب ہے تن بیابان ہجوم گردباد سے دامن سمیٹے ہوئے صدمۂ صرصر حوادث سے ہانپ رہا ہے اور کوہ کثرت صدا سے ایسا مخوف ہے کہ کانپ رہا ہے ابر بیاض سحر سے غبار آوارگی خرمن انجم پر قطرات باران سے اشکبار ہے اور قعر بحر ساحل آغوش ہستی سے بیقرار اس بہارستان میں ہر برگ شجر کی زبان پر عبارت رنگ سے وحشت کا درس جاری ہے اور غنچہ کے بستہ میں مضمون بو سے اوراق نگاری باغ کو دیکھیے تو چادر آبشار سے لباس ماتم دربر ہے اور انجمن پر نگاہ کیجیے تو شعلۂ شمع تک کمند آہ میں گرفتار ہے **ناسخ**

همصفیر اس باغ کی کیسی ہوا ناساز ہے — طائرِ رنگِ چمن تک مائلِ پرواز ہے

اے رہروِ راہِ سخنوری و سالکِ مسالکِ معانی پروری و اثقہ تنویر ماہ آسمان سعادت و شعاع خورشید افلاک سیادت و سیاح وادیِ معرفت و سباح دریائے حمیت مشیخت پناہ قدسی خاصیت کیا تحریر کرے کہ شورشِ طوفانِ اشکِ التیام سے کاغذ پردۂ چشم حباب دریا ہے او پیچ تاب بربادی خطوط سے سطور مکتوب گردبادِ صحرائے دلِ ندامت منزل سے بوجہ ہجوم داغ حلقۂ دام نہیں کھلتا کہ شکستہ بنیاد ہستی بال نفس کو گرہ بند کر سکے اور دیدۂ عبرت رسیدہ بباعث کثرت امواج اشکِ گردابِ الم کے چکر ین اگر ایسا نہین چکرایا ہے کہ ساتھی سے ہاتھ منہ دھونے کے سوا نگاہ بلند کر سکے پس جبکہ اس آفتاب آسمان خوبی و رعنائی کی رہائی سے جگر رفقا کباب ہین انتہا کے اضطرار و اضطراب ہین ممکن نہین کہ غبار کدورت شام ہائے افق سیاہی ہوا ہو اور گرد ملال سے مکدر و منغص عیش گرامی لیکن دل کے جلنے پر بجز آنسو بہانے کے کیا چارہ ہے اور تپش و داغ صبح عیش سوائے آفتاب داغ حرمان کے عالم دل مین کسکا اجارہ

شعر

عاقلون کا ہے تکدر بہی فروغ سادہ لوح — خاک سے آئینہ کا خاک سکندر ہوا

اب بتلقین صبر نکتہ دانایان رموز معانی مین زبانِ اظہار کھولنا پلہ ترازو سے خورشید مین روشنی خورشید کو تولنا ہے اور درس شکیبائی اسرار شناسان حقانی مین اصرار کرنا شدت امواج دریا کو پیش دریا اظہار کرنا ہے آئینہ قلوب اہل شہود پر مخفی نہین ہے کہ عمر شگفتہ نسیم سحر کی مانند گذرنے مین ناچار ہے اور جامِ لبریز آب اشک کا چشم کی نمط چھلکنے مین بے اختیار مرغ روح پریدہ

رشتۂ نفس سے اسیر دام الفت اور داغ کیونکر ہو اور سیل روان سے پا بست
زنجیر امواج کیونکر ہو اسے سیپ اور تعلق جسمانی کیا کسی حال میں سیماب فنا ہوگئے
اور شیشہ ساعت کی تپش رنگ کے ساتھ ... ہوا کی طرز ... تاکہ جو غبار ہے نفس
وہ سنگ سے ... صداقت کیشان
... اس جہان سے ... پائمال ... کوئی گھر
ہوتے ہیں اور فنائیان محیط دریا کے تغیر ... حباب وار چشم تامل
آن کی آن کو کھولتے ہیں جن دریا دلون نے لباس انانیت سے حباب کی مانند
سر اوٹھایا ہے عروس گوہر یکتائی کو گلے کا ہار بنایا ہے اور جو عالی ہمت عالم
رنگ و بو سے شبنم وار ہوا میں آیا سواے فنا خورشید کے کہیں آشیانہ نہ پایا شعر

اپنے ہونے کے سبب ... ہو گئے	نشان اس کا جیتے ڈھونڈو تو ڈھونڈو پھر تابان سے

استقلال لباس ظاہری باعث زوال معنوی نہیں کیونکہ نشان شکل اعتباری اگر
دگرگون ہو جاتا ہے تو شخص حقیقی رنگ عدم نہیں پاتا کہ صفائی گوہر روح از شکست
صدمۂ جسمانی ... ہے ... گمان جوہر افزا رفع اعراض ظلمانی میں ہر چند نسخۂ دل کو
بحکم بے اختیاری ... پریشانی کے کسی سے ربط نہیں ہے تاہم غنچہ
آسا خیال ہے ... شیرازہ بند ہونا چاہیے کہ ان اجزا کا
مضمون بھی ... ہے اور اگرچہ گنا چشم میں بجز تحیر کوئی قطرہ نظر
نہیں آتا ہے الا ... کے نگاہ میں ایک پھول سا ابرار گلشن جاودانی
میں کھلا ہوا ہے ... جادہ ... مستقر ... غبار زدہ
تشویش منزل عزیز ... پہونچا ہے ... زیادہ نیاز۔

گزارش حال اصلاح طبیعت و تسلیم پند و نصیحت

جناب فیض مآب قبلہ و کعبہ دام ظلہ العالی بعد تسلیم ادا کرکے عرض کرتا ہون
الحمد للہ و المنۃ کہ بعد مدت مدید و عرصہ بعید کے نوازشنامہ عالی مشتمل جواہر
نصائح دلپسند و دستخطی موصول ہوکر عزت افزا ہوا آنحضرت نے
تانیب بندہ کا کیا ہے اور تاکید کی کہ اسکا خیال رکھو فی الواقع اندنون مین صحبت
اوباش سے قدم جادۂ اعتدال سے باہر کر دیا تھا لیکن یہ تازیانہ تنبیہ کا
خوب سمجھا کہ حالت اصلی پر درست ہو گیا انشاء اللہ تعالی آیندہ اسکا لحاظ رہیگا
اور یہ دستور خطوط کی مانند پیشتر کے اب امیدوار ہون کہ قصورات سابقہ
معاف فرمائے جاوین اور آیندہ عاطفت و چشم عنایت مرعی رہے زیادہ ادب

استدعا جواب نامہ سابق و ارسال معما

جناب قبلہ و کعبہ مجتہد العصر سید محمد صاحب لازالت شموس افاداتہم ارمغان تسلیم
قبول خدام باد۔ استدعا کہ ارسال مدد قدح بین و آئین یا اسکا جو پہلے
اس سے ارسال خدمت عالی کیا تھا ابتک اسکے جواب سے مطلع نہین ہوا ہون
امید کہ براہ بندہ نوازی بہت جلد اسکے عنایت فرمایئے اور ایک معما ذیل مین لکھتا ہون
اسکے معنی مولوی عبد الحکیم صاحب سے دریافت کرکے مطلع فرمایئے معما

بہ تقلیب و بہ تردیف و بہ تجنیس		زردے یار خواہسم ضد شرقی

دیگر حال یہ ہے کہ اندنون مین ابر محیط آسمان ہے اگرچہ فصل ربیع کا بوجہہ طیار ہو جانیکے

ظاہرا بارش سے نقصان معلوم ہوتا ہے لیکن جو منظور خدا ہے وہی ہوگا بالفعل ایک تازہ خبر یہہ ہے کہ بمقام اکبرآباد دربار جناب گورنر جنرل بہادر کا ہونیوالا ہے سب رجواڑے جمع ہونگے اگر آپ بھی بشرط فرصت بتقریب سیر تشریف لاوین تو بہتر ہے باقی خیریت ۔

اطلاع حال مشاعرہ گذشتہ و تجویز طرح آیندہ

مفخم و محترم معظم استادی جناب مرزا حاتم علی بیگ صاحب مہر مہر نعمت سپہر دام مجدہ بعد تسلیم کے عرض یہہ ہے کہ فراغت نامہ متضمن برسید ہنڈی آرڈر تعدادی بارہ روپیہ ارسال خدمت عالی کیا گیا تہا غالباً ملاحظے سے گذرا ہوگا اور یہہ بہی دریافت کیا گیا تہا کہ دیوان چہپوانے کی ٹہیری یا نہین اگر ٹہیری ہو تو اطلاع فرمایئے تاریخ کی فکر کیجاوے پرسون ایک خط مشفقی شیخ محمد حسن صاحب حسن کا ضلع ہمیرپور سے بایں مضمون آیا کہ تاریخ وغیرہ مرزا صاحب کی خدمت مین اصلاح کیواسطے بہیجی تہی اب تک واپس نہین آئی اگر آپ کی خدمت مین پہنچی ہو تو اونکے پاس بہت جلد بہجوا دیجیے تاکہ مین بری الذمہ ہو جاؤن پرسون اتوار کو چہوٹا سا مشاعرہ ہوا تہا لیکن اچھا ہوا تیرہ ۱۳ چودہ ۱۴ شاعرون نے اپنی اپنی غزلین قابل تحسین کے پڑہین طرح سہ ہی مصرع — نکوان باتون سے کہتا نہین اچہا کوئی جناب مرزا صاحب اللہ آپ کب سے لکہنؤ مین تشریف رکہتے ہین اب یہہ فرمایئے یہان بہی آئیگا یا محترم وہان کیجیگا مگر آپ سدا بہار مین رہتے ہین اور ضرور بلاتکلف پلاؤ علیہ السلام نوش فرماتے ہونگے اور قورمہ علیہ الرحمہ کہاتے ہونگے

خیر آخر ماہ ذی الحجہ کے شنبہ یا یکشنبہ کو مشاعرہ ہوگا اگر آپ مصرعہ تجویز کردین اور اوسپر غزل کہتے لائین تو سبحان اللہ اور آپ کے کمرہ مین مشاعرہ کیا جائیگا یقین ہے کہ آخر ہفتہ ذی الحجہ مین آجائیگا مینے یہہ دو مصرعے طرح کے لیے تجویز کیئے ہین مصرع اوس مسیحا نے نہ پوچھا کسی بیمار کا حال دیکھ دل نے کیئے ہین نہ جانباز جگر رکہتے ہین ✦ کوئی زمین اچھی پاک صاف آپ تجویز کرینگے اور بہت جلد بہیجینگے تو شاعرون کے پاس بہجوا دیا جائیگا مولوی ریاض الدین صاحب پرسون کے مشاعرہ مین شریک تھے اور بہت دہوم کی غزل ارشاد کی تہی اور پریشان والون کی غزلین بہی نہایت پسند فرمائین یہہ صرف آپ ہی کا فیض ہے ورنہ کجا مذہب و صادق اور کجا یہہ زبان و بیان علی الخصوص محبی و مکرمی محمد نیاز علی صاحب پریشان و شیخ عوض علی صاحب رسا کی غزلون پر آفرین کرتے رہے اور آپ مختصر جلسہ کو بہی بہت پسند کیا مولوی صاحب موصوف بہت پریشان خاطر ہین درخواست وکالت منصفی صاحب جج بہادر کے محکمہ مین گذرانی تہی اوسپر حکم حصول اجازت ہائی کورٹ صادر ہوا اب محکمہ ہائی کورٹ مین درخواست بہیجنا چاہتے ہین دعا فرمایئے کہ درخواست اونکی مقبول ہو زیادہ نیاز

بہ طلب نقل دیوان اوستاد سلمہ اللہ رب العباد

جناب مخدوم الانام مرجع خاص و عام مکرمی معظمی و استادی جناب مرزا حاتم علی بیگ صاحب مہر مد ظلہ العالی بعد تسلیم عرض کرتا ہون مزاج شریف ڈہائی ہفتے سے حضور کا کوئی نوازشنامہ ورود نہین ہوا جناب مولوی محمد نیاز علی صاحب کی

زبانی معلوم ہوا انکا گیمن آیا ہے اور مرزا صاحب اچھی طرح ہین مگر مجھسے چمن
کی ملاقات نہین ہوئی دو خط حضور کے احمد خان صوفی کے نام آئے تہے اونکی
ہی خیریت مولوی صاحب ہی کی زبانی پائی تہی دیوان کے صاف ہوجانے سے
طبیعت بہت خوش ہوئی مگر یہہ توفرمائیے کہ اوسکے چہپوانے کی کچہہ تجویز کی
یا نہین اگر بالفعل ملتوی کی گئی ہے تو مجہکو کمال اشتیاق ہے میرے پاس ایک
کتاب سادہ مجلد اسی قطع کی موجود ہے اگر کوئی کاتب خوشنویس وہان ہو
تو بہت ہے کو ارقام فرمائیے وہ کتاب بہیجدون نقل کراکے مجھے بہیجدیجئے جو
کتابت ہوگا وہ بہیجدونگا اور جو چہپنا شروع ہوگیا ہے تو کچہہ ضرور نہین
مولوی نیاز علی صاحب نے جو کتاب عروض قافیہ صنایع وبدایع مین لکہی تہی وہ تمام
ہوگئی نام اوسکا مصباح التحریر رکہا ہے مین اوسکو صاف کرتا ہون پانچ جزین تمام
ہوئی دو جز لکہچکا ہون تین باقی ہین وہ تمام ہوجاوین تو حضور کے پاس
دیکہنے کیواسطے بہیجونگا دوست آپ اوسکا طبع کرانا جلد منظور ہے اسوجہ سے مین کوئی
دن ناغہ نہین کرتا ہون دو ایک ورق روز لکہہ لیتا ہون اور یقین ہے کہ حضور بہی اوسکو
جلد ملاحظہ فرماکے واپس کردینگے مگر ایک کٹکا ہے وہ یہہ کہ مجھے خوب یاد ہے
آپ رسا کی تیس پچیس شعر کی غزل کو دیکہکر فرمایا کرتے تہے مجھکو ڈر ہے کہین
وہی بیماری پہر نہو یاد ہے آپ اونہون نے چہہ سات سو بند کا واسوخت لکہا ہے
جسکے تخمیناً چار ہزار مصرعے ہوے آپکے پاس دیکہنے کیواسطے بہیجتے ہین ابہی
تک توروکا ہے کہ بہی پہلے مولوی صاحب کی کتاب آنے دو پہیجے تم بہیجنا مگر تقاضا ہے
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بے بہیجے نہین مانینگے اب حضور یہہ فرمائیے کہ اسکی

نسبت کیا کہئے گا اور سینئے شیخ دیدار حسن صاحب چار شاعرون سے مشاعرہ مین شریک نہین ہوئے
آج اونہین کی زبانی سنا کہ اونہون نے مشاعرہ آیندہ کی طرح کی غزل
آپکے پاس اصلاح کیواسطے بہیجی تھی مینے ان چار شاعرون کی غزلین اسوجہ سے
نہین بہیجین کہ اول تو دس دس بارہ بارہ شعر لکہے دوسرے دیدار حسن تو آنے ہی
نہین تہے مشاعرے مین بھی غزل کہنا چہوڑ دیا اونکے چہوڑ دینے کا باعث یہہ ہوا کہ
کبہی صادق علی نے اونکی غیر طرح غزل پہ غزل کہی تھی کوئی برابر کا کہنے سننے والا
نہین تہا کچہہ لطف نہ آیا آپ یقین کہ دیدار حسن نے غزل کہی ہے تو شریک
بہی ہونگے اور سنا ہے کہ غزل بہی اچھی کہی ہے مینے بہی کل اتوار کو فکر کرکے
یہہ چند شعر لکہے ہین آج واسطے اصلاح کے بہیجتا ہون مگر مطلع جلدی مین کوئی اچھا
نہین ہوا ایک مطلع براہ مہربانی آپ اچھا سا کہدیجیے اور غزل کو دیکھکر
اسطرح روانہ فرمائیے کہ اتوار کو پہنچ جاوے والتسلیم

تہنیت نامہ مبارکبادی ولادت فرزند زادہ و بعض کلمات شکایت آمیز ساد

جناب بہائی صاحب مکرم و معظم روشن ضمیر مولوی شیخ محمد منیر صاحب سلمہ اللہ
القدیر - بعد ادائے آداب نیاز احقر العباد محمد مستجاب خان ملتمس ہے کہ بحمد اللہ
اسوقت تک زندہ اور اپنی حالت پر شکر گذار بدرگاہ کردگار ہون اور حضور کے
خوشنودی مزاج کا خواستگار مژدہ تشریف آوری موجب شگفتگی غنچۂ خاطر
ہوا بشرطیکہ اوس ہوائے نسیم عنبر بیز سے ہمارے بہی مشامہ جان معطر ہون تو بالیقین

اور نواسا نواسی مبارک اللہ اس چند روز کے عرصہ مین آپنے ایسا دل پتھر کرلیا
کہ دو انگل کا پرچہ بھی لکھنا چھوڑ دیا بیٹی بیٹون کے بیاہ مین چھوٹون ہی نہ پوچھا
اگر دینے لینے کے لایق نہ تھے تو مل بیٹھنے مین تو انکار نہ تھا خیر گذشتہ را صلوات
بات یہہ ہے کہ جب ہوا اور بیٹون کو لینے سانبھر مین آؤ تو ہم دور افتادون سے
بھی ضرور ملتے جاؤ کہ یہہ زندگی پانی کا بلبلا ہے اور زمانہ جہان گذران بہتا دریا
آیندہ اختیار ہے اور غرض سب کی یہہ ہے کہ جو آؤ تو معہ سب کے آؤ اور تاریخ روانگی
سے پہلے اطلاع دو کہ سواری اسٹیشن پہ بھیجدی جاے اور یہہ مقام بہادر پور الور
سے بفاصلہ پانچ کوس جانب شمال واقع ہے اور راستہ سیدھا ہے زیادہ والسلام

اپنا حال پریشانی مآل

بخدمت فیضدرجت جناب بھائی صاحب خداوند خدایگان پشت پناہ برادران
محمد حبیب اللہ خان صاحب سلمہ اللہ الرحمن - بعد تسلیم بصد تکریم فقیر حسرت
قاق محمد مستھا خان مشتاق گذارش پرداز ہے کہ عرصہ گذشتہ سے عدول حکمی
مانع اظہار حال رہی اب بھی حرف مطلب اتکچھ چار کرتے شرماتا ہے اور
مضمون مدعا فرق انفعال سے آب آب ہوا جاتا ہے ناچار برقعہ لفاظی منہہ پر
رکھکر بوساطت قلم سامنے آتا ہون واضح ہو کہ فلک بے پیر نے اگرہ سے جدا
کرکے اس غریب الدیار کو ملک میوات مین لا ڈالا ہے اور آب و دانہ بقدر صد
رمق دیتا ہے شکر ہے کہ کسیکے محتاج نہین کسی سے کسی چیز کی کچھہ احتیاج نہین
خود بخود در رینو لاجود ہو رہے کچھہ تحریک مطلب حقیر ہے واللہ اعلم اسمین بھی گردش

دوران کی کیا تدبیر ہے مہتمم فوجداری وہان کے جناب منشی شیخ محمد مخدوم صاحب اگرچہ مجہسے واقف نہین مگر طالب ہین آیندہ جیسا حال ہوگا عرض کرون گا اور ارادہ یہی ہے کہ بشرط مناسب اودہر چلا جاونگا کیونکہ بہ قلت تنخواہ کثرت عیال داری پر غالب ہے جو آپ کا وہان کسی چلتے ہوئے آدمی حاکم خواہ آفیسے تعارف ہو تو نہایت خوب ہے ورنہ خیر زیادہ آداب

تمہید

استمداد حکیم سے بوجہ اضطراب طبع سقیم ہے

شعر

کعبے کو جائینگے کہ رہینگے کنشت مین	کہلتا نہین کہ لکہا ہے کیا سرنوشت مین

عشق حقیقی کی تلاش مین مجازی نے پردہ فاش کیا ستہور بد قماش کیا عقل اور فہم وفراست ہوش وحواس وقف خیال جانانہ ہے اور چشم ظاہر بین مین معکوس مانہ ہے اثبات تصور دلدار مین ہزار دلائل پیش نظر ہین اور نفی موجودات روزگار مین لاکہہ شبہ اہین لب پر ہیں اس عقدۂ مالاینحل کو حوالہ مشیت کردگار کرکے مصدعہ خدمت ہون کہ معجون دعائے دافع جنون وسودائی سے اس عـ ـابل لاعلاج کو صورت شفا دکہلائی لِلّٰہ ہول بچائیے ایسا نہو کہ اسی کشمکش مین رشتۂ حیات ٹوٹ جائے نہ وہ ملے نہ یہہ ہاتھ آئے زیادہ حد ادب

تمہید

مبارکباد شادی برادرزادہ عزیز وترسیل تحائف جہت رونمائی عروس وافر تمیز

جناب اخوانصاحب پشت پناہ برادران مخدوم نیازکیشان سلمہ اللہ الرحمن تسلیم ونیاز کے بعد داعی خیر جناب دعاگو ہے نامہ سامی رقمزدہ ۲۷ ربیع الاول پہونچا معزز و ممتاز فرمایا تہنیت شادی کدخدائی برخوردار سعادت آثار ذکاء اللہ خان طال اللہ عمرہ سے کمال تحفظ و مسرت حاصل ہوئی مبارکباد جہت رونمائی عروس ایک انگشتری طلائی و یک جگنی و یک جوڑی بالی زیب و یک تھان کمخواب و یک دوپٹہ کریب کامدار و یک تھان جامدانی مع پانچ اشرفی و بیس روپیہ نقد بدست ضابطخان سوار روانہ خدمت کرتا ہون اگرچہ شکایت عدم اطلاع تاریخ تقرر شادی کی آپکی طرف باقی ہے لہذا خیر ہرچہ شد خوب شد ظاہر ہے کہ شکایت یگانون کی ہوا کرتی ہے نہ بیگانون کی کیا ہم اس لایق نہ تھے کہ شریک جلسہ ہوتے بہہ مانا کہ آپ امیر ہین اور ہم غریب لیکن اس ظاہری اسباب سے انہون کی لکیر نہین مٹتی شکوہ تحریری بے فائدہ ہے عند الملاقات برملا کہا جاویگا زیادہ والسلام۔

استمداد معاملات کشتکاری مین بطلب روپیہ و راس نرگاو و بیان حالات پیداواری مین

اخ مکرم بہادر منظم سلمہ اللہ تعالی۔ مضمون نوازشنامہ سامی سے شرف باطلاع ہوکر گذارش پرداز ہون کہ امسال کثرت بارش روزمرہ نے ہنوز اتنی مہلت نہین دی ہے کہ کل اراضی مزروعہ مقبوضہ کا تردد قرار واقعی ہوچکی صرف پانچ بیگھہ باجرہ کاشت ہوگیا ہے اور دس بیگھہ چٹی پہاڑی والی مین جوار۔ ارد۔ مونگ۔ تل۔

بو دئے گئے ہین اور جس کہیت مین سال گذشتہ مین تما کو ہوئی ہتی امسال وسمین بن بوگیا ہے لیکن یہہ صورت ہے کہ ترائی کرانے کیواسطے ابر کہل جانے کی دعا مانگتے ہین اور قبول نہین ہوتی ہے انشاء اللہ تعالی اگر یہی کیفیت رہی تو بیشک من کا اناج فصل پر ہوجاویگا اور ربیع کی بہی جسٹر جم جاویگی اگر ہوسکے تو دو راس بیل اچھے سے بقیمت مناسب خرید کرکے بہیجدیجئے اس سال مین ایک لاؤ کا بہی ارادہ ہے اطلاعاً گذارش ہوا زیادہ آداب۔

تقریر تانی و تامل بہ دریافت چال چلن جزو کل

نمبر ۵۰

مفخم و محتشم جناب میر صاحب قبلہ سلمہ اللہ پہنچے آداب کے التماس یہ ہے کہ عنایتنامہ آپکا آیا عبارت تحریر سامی بمقدمہ شادی کتخدائی برخوردار خجستہ اطوار میر یار علی کی جو طرف ثانی سے تحریک کی گئی تو اونہون نے فرمایا کہ ہنوز ہمکو اس معاملہ مین تامل ہے کیونکہ تاوقتیکہ حسب و نسب اور چال چلن کی تحقیقات کماینبغی جیسکہ چاہیئے نہو جائے دور از مصلحت ہے خارجاً ایسا سنا گیا ہے کہ لڑکہ کا طور رویہ اچھا نہین ہے بیشتر رذیل قوم کے لڑکون مین خلا ملا رہتا ہے اگرچہ یہہ تقریر اونکی درست نہین لیکن احتیاط شرط ہے کیونکہ مٹی کا پیالہ لیتے ہین تو دیکہہ بہال کے لیتے ہین یہہ تو بیاہ شادی کا معاملہ ہے جہانتک ہوسکے گا وہ اطمینان کلی حاصل کرینگے آپکو لازم ہے کہ ابھی جلدی نہ کیجئے دیر آید درست آید رفتہ رفتہ سب طے ہوجائیگا اب آپ اونکو خط تحریر نفرماوین مین عندالملاقات اونکی دلجہی کردونگا زیادہ والسلام

سرشتہ

استعلاج عارضۂ تعصب مذہبی کا حکیم کامل سے اور طلب دوا شفاخانۂ کلام مرشد آسمان منزل سے

بموقف عرض حضرت مخدومی معظمی خداوند خدایگانی مدظلہ العالی ملتمس ہون
کہ اس عارضہ لاعلاج کی کیا تدبیر کیجاے جو ظاہر مین صحت نما ہو اور تشخیص مین نہ آسکے
مریض اوس جگھہ مقیم ہو کہ جہان حکیم حاذق و طبیب کامل نایاب ہون دوا
مین عند التلاش بہی نہ دستیاب ہون پرہیز سے گریز ہو اور طبیعت وحشت خیز سودا
جلگیا ہو خون بلغم بنکر تن سے نکل گیا ہو عمر اخیر ہو اور بیمار نادار فقیر اسکا
جواب یہی ہوگا کہ شافی مطلق نگہبان ہے ورنہ یہہ تو سارا موت کا سامان ہے بندہ نواز
یہی حال اکثر ابناے روزگار کا ہو رہا ہے جو عارضہ پابندی رسمیات ابائی کے سقیم
ہین اور بمقام ضد و اصرار مین مقیم دوائی تحقیق حقایق سے بیزار ہین اور صحبت
علماے حقانی و فقراے اہل یقین و صلحاے یزدانی سے فرار عبادت فریضہ کا
کچھہ ذکر نہین اور مباحثات مسائل فروعی بے اصل و بنیاد کے سوا اور کوئی فکر
نہین عقاید مین فتور نشۂ شراب نخوت و نفسانیت سے مخمور دولت علم سے بے نصیب
اور ہلاکت و ضلالت کے قریب یہہ نہین جانتے کہ ظاہری بنا دُہرا امر بگاڑ ہے مردم
چشم کو تنکا ہی پہاڑ ہے اور مدعاے اصلی جس سے مراد بقاے عمر دوام و حصول راحت
و آرام ہے کوسون دور ہے اور تیغ ہوا و ہوس و تیر تزویر شیطان و نفس سے چکنا چور
زخم التیام پذیر نہین حصول شفا کی کوئی تدبیر نہین تعصب مذہبی وہ شے ہے کہ جس نے
لاکھون کا خون ہوا ہے انہین تو تو مین مین کے سوا کیا لینا ہے اوس بات کو حاصل کرنا چاہیے

کہ جو آل ہر ملت و مذہب ہو خوشنودی رب ہو یہہ نہین کہ دریا کے نہان مورت کے درشن ہونگے نام کے برت خواہ ہزارون کی زیارت مردون سے طلب منت بزرگون کے قدم چومنے درگاہون کے گرد گہومنے کو راہ نجات سمجہہ لیا ہے نیاز و نذر بزرگونکو ہی عبادت قرار دیا ہے حیران ہون کہ یہہ کیا سخت مرض عالمگیر ہو گیا جسمین مبتلا ہر جوان و پیر ہو گیا کون ہے جو اس شراب بے تمیزی کا متوالا نہین ہے اسوقت انکا کوئی معالج و دوا دینے والا نہین ہے ایک شخص نے کسی فقیر سے پوچھا تہا کہ میان صاحب خدا سے ملنے کا رستہ بتلایئے وہ بولے پہلے شیطان سے تو پیچھا چہڑایئے اب اس حالت پر ملالت مین کیا کرون کہان جاؤن مجبور مصدعہ خدمت عالی ہون کہ یہہ گرفتار گرداب مجمع غیر جنس و ملت کس ساحل مراد سے ہمکنار ہو کہ انکوئی آشنا ہے نہ ہمدم ہے ناک مین دم ہے ناچار عریضہ ہذا ابلاغ حضور کیا ہے کہ جو کبہی کبہی از راہ کرم کریمانہ و نوازش بزرگانہ عنایت نامجات سے یاد فرمایئے وقت دعا بہول نجایئے تو بندہ نوازی ہے زیادہ آداب۔

دردنامہ مشتاق بہ برادر مہر تنویر مولوی شیخ محمد منیر صاحب تعزیت پور محمد ظہور مین

غزل

اس تحیر خانۂ عالم مین کیا نیرنگ ہے
ماہ ہے پر داغ جس سے آئینہ مین زنگ ہے

اسکی بے مہری پہ کس کس کا نہین جلتا ہے دل
قعر دریا مین ہی دیکہو شرر ہر سنگ ہے

کچہہ نہین کہلتا کہ کیا ہے رنج و عیش و مرگ و زیست
واہمہ کو عقل سے اس معرکہ مین جنگ ہے

بوئے عطر بیوفائی سے بسا ہے باغ دہر
اسجگہ برہان بیرنگی گلون کا رنگ ہے

علّامِ علوم و فہّامِ فنون غوّاصِ بحورِ اصطفا ناظمِ گوہرِ صبر و ارتضا شفیق بے نظیر
(جاننے والا — سمجھنے والا — غوطہ زن — برگزیدہ — خوشنود ہونا)
جناب مولوی محمد منیر صاحب سلمہ اللہ رب القدیر یہہ بدترین آفاق مشتاقِ یک
جوان مرگ نصیب کا نوحہ خوان ہے اور بیقراری و قرار کا ہمداستان
غمزدہ ہے اور احباب کا غمگسار زندہ ہے سینہ فگار آپ ہمداستان صوری و معنوی
و برادر مہربان ظاہری و باطنی ماتمداری و ماتمگساری برخوردار محمد ظہور مرحوم
و مغفور مین کہ روح اوسکی ساحل دریاے رحمتِ ایزدی سے ہمکنار ہے اور جالِ
لطف سرمدی مین جاے قرار بوجہہ غلبہ قوت بشری و شدت قدرت عنصری عالم
ہستی سے بیخبر اور آہنگ جستجوی تسلیم سے جدا ہو کر مثل عجایز بے بصیرت و بے بصر
سوگواری و ناشکیبائی سے ہم آغوش ہے اور دنیا فراموش الّا جو کہ اکثر منتسبان
خانوادہ صلح کل سے کلمہ تسلیم و رضا کہلواتے ہین اور اسیطرح وہ بہی ہمکو کہنے آتے ہین
اس شکستہ حالت و پریشانی طبیعت پر دل کو کلمہ حق سے سمجہا کر جزع افزائی سے ہوشمین
اگر تشفی خاطر مجروح سامی پر خواہش طبیعت آئے ورنہ غمزدہ کو غمگساری سے کیا کام اور
ناشکیبا کو شکیبائی سے کیا آشنائی بہائی صاحب اگرچہ غرض حقیقیہ یہہ نہین ہے کہ
اس مصیبت جانگزا و حادثہ غم فرساے اندوہگین نہو ملال و الم کے ہمقرین نہو ہم خاکساران
تعلقی کا تو اگر ایسے حادثون مین جامۂ جان چاک نہو تو مطعون خرد خوردہ بین ہو جائین
اور جو طبیعت بشری کہ مرغزار تن جسکا رمنہ ہے ایسے ہنگامہ محشر آرا مین بہی سرنہ اوٹہاے
تو فطرت انسانی طبیعت بہیمی سے اور لباس آدمیت پوستین سبعیت سے مبدل ہو جاے
بلکہ اصل مطلب یہہ ہے کہ حضور فریب اندوہ مین آکر سرہنگان جزع و فزع کے ہاتہہ
نہ آجائین کہ حسب طریق ملت و روش مذہب مسافران عالم بقا کو اس سے آزار ہوتا ہے

اور خود گنہگار مقتضائے عقل نہین ہے کہ ایسے حادثہ جانکاہ مین کہ نور نظر سے تو آنکھون کے روبرو ہاتھ دہو چکے ہین راہ خلاف رضاے خدا مین بہی کم ہمتی کا پانون رکہکر اور قرۃ العین عقل کو جسکا نام صبر ہے نافہمی کے ہاتہون قتل کراکر وسیلۂ آزار و تکالیف مرحوم و مغفور ہون اور محفل حسنات دہرم ثواب سے دور منا ہے کہ خیال اوقات پیش نظر رکہکر معروف آرایش انجمن رضا و تسلیم ہوا اور امیدوار رحمت رب قدیر و رحیم وہ لباس بدنامی کہ زیب تن ہے اور جسکے باعث سے برہم یہہ انجمن کی انجمن دوست صادق و دمساز موافق اب کہان ہین کہ جو اس معاملۂ ماتم کو واقعۂ عظیم سمجہکر وعظ و پند سے پیش آئین یا صبر حقیقیہ تحسین فرمائین پہر اسوقت نزول حوادث مین جسطرح ممکن ہو جویاے مرہم ناسور جراحت رہوا اور تسلی بخش خاطر مضطرب پژمردہ لوگ نہین رہے جو اگر ہماری غمخواری کرین اور اس بیکسی مین مددگاری لیکن غور کیجیے تو یہہ وقت بہی غنیمت ہے اور بہت اچھی فرصت جو بعنایت ایزدی اپنی ہے خانۂ دل مین واعظ و ناصح کی تلاش کرین جس سے بار نصیحت نصیحت گران روزگار کی زحمت سے سبکدوش ہون اور خود آرائی و رعونت سے کہ جو سد راہ خلوت سرای معانی ہے بچین اسراخ مکرم و برادر معظم اس درد مند صوری و معنوی اور مریض ظاہری و باطنی و غمزدہ اندرون و بیرونی کو طاقت تحریر حرف ماتم کہان ہے یہہ حکایت غم تو لا بیان ہے کل کے روز کہ دل الم منزل نکردہات ظاہری و باطنی مین سخت گرفتار رنج و غم تہا اور اسیر بند الم و ماتم کہ یکایک بوساطت گلدستۂ عطوفت و مہربانی محمد عبد الشکور طول اللہ عمرہٗ و رفع اللہ قدرہٗ نامۂ نامی طومار اندوہ و دفتر ناکامی اور پہونچا جسکو دیکہکر شورش غریبانے دل مین

طوفان اوٹھایا تحیر نے آئینہ آسا پشت بدیوار بنا دیا مگر اس نظر سے کہ جو آپ سے
قدردان عزیز شریف الوجود ارجمند و محمود کے خواہ از راہ ہم دامانی ظاہری
یا بوجہ اخوت معنوی یا بواسطہ شرافت ذاتی یا باعث فضائل وہبی یا بسبب
شمائل کسبی یا بطریق اخلاق حمیدہ یا بالسبیل دیگر خوبی ہائے عدیدہ کے کہ
بیان سے باہر ہین نظر عنایت و مہربانی ہے محض نوازش و قدردانی ہے
اور کیون نہو کہ کبھی الطاف عالم یگانگت اور گاہ اشفاق و محبت اور گاہ مودت و
موانست کی جوش زنی ہے اور کبھی دلسوزی رفاقت و خیال دوستی و ہموطنی پس
بوجہ اون نسبتون اور اس دوستی کے جو بطون صدف دل مین مثل گوہر پنہان ہے
اور لطف ہر دو قالب ایک جان فقیر لب بند چشم تر حیران دل کو اور دو چند جوش و
خروش ہوا اسقدر زبان سے البتہ نکلا جب ہوش ہوا کہ اے بہائی یہہ سرائے
سپنج معمورہ راحت و رنج اگر مقام دوام ہوتا اور جائے قیام اور اوس سیر سوائے
ہمارے اس نور بصر کے کوئی بیان سے نہ جاتا تو بیشک تعجب آتا اور اوس حالت
مین بسبب طور توقف ادراک معاملہ فہمی و خداشناسی کی راہ رضا و طریق حق سپاسی
سے گذر کر احکم الحاکمین کے روبرو گنجایش گفتگو تہی اور جبکہ یہہ مقام جہان
گذران سراسر بیوفا دوست کش دشمن آشنا وہ جگہہ ہے کہ جسکا چہوڑنا ضرور ہے
اور اوس سے منہہ موڑنا ضرور پہر ایسی جائے اور ایسے معاملہ مین بیقراری و ناشکیبائی
کا تو کیا ذکر ہے صبر بہی بار یاب نہین حکم قضا و قدر مین چون و قال صواب نہین
چاہیئے کہ دامن رضا کو ہاتہہ سے نہ دو اور جو اس سے بہی عبرت نہو تو نسخہ کہنہ و بوسیدہ روزگار
کو چشم عبرت سے دیکہو اگرچہ افہام قلوب خوشنما من صاحبہ سلمہا خبردار اسرار رموز

کارخانہ ایجاد مین سبب نشیب و فراز یاد مین یقین ہے کہ ایسے وقت حادثہ جبیہ مین مستر خاتہ نعمائے الٰہی سے سب خورد و کلان کی میزبانی فرمائینگے تسکین دلائینگی لیکن آپ سے بہی امید قوی ہے کہ اس میدان غم بے پایان کو طے کرکے سبکو بدل تسلی دلا دین کاغذ تمام ہوا اور طاقت تحریر کا انجام اور ہنوز عزم کلام کا کام اول ہی گو لنگ پا پیدل ہے آپ مین آنا چاہیئے اور دل کو سمجہانا چاہیئے کہ زمرۂ خواص مین داخل ہو نہ کہ پابند جزع ہوکر خیل عوام مین شامل صدقات مبرات مین کہ متفق علیہ مین مشغول ہوکر ورد کلام رب بیچون رکہو سوائے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کے کچہہ مت کہو تحریر بست و دوم ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۳ ہجری

مکتوب ۹

صدق مقال تدبیر تلاش اکل حلال مین

جناب عمو صاحب مکرمی معظمی مدظلہ العالی تسلیم دریبولا باستماع خبر قلت معاش و کثرت عسرت صاحبزادہ نیکو سیر سے طبیعت پریشان ہے اور دل حیران اگرچہ امور تقدیری مین بشر ناچار ہے اور حسب حکم قضا و قدر مین بے اختیار لیکن خلاق عالم نے عقل و تدبیر کو اسلئے دیا ہے کہ انسے بہی کام لو نکمے نہ ہو اس کارخانہ عالم ایجاد مین پہلی بنائے فساد سہل انکاری معاش ہوئی کہ جسکی تصحیح کی کچہ تلاش نہوئی حالانکہ جیسے غذائے ناموافق باعث نادرستی اعضائے جسم انسان ہوتی ہے اوسیطرح اغذیہ ناگوار روح خرابی نفس ناطقہ و مکلف جان اور جب یہہ حال ہے تو نفس ناطقہ مردہ سے کار دین و دنیا محال ہے اور آب نادرستی و ناراستی سے راستی مفقود ہو گئی اور خباثت و مکاری ستم و تعدی آموجود زیردستون کی دست درازی سے لقمۂ حلال کا پتہ ملنا بہی دشوار ہے اور عارضہ

مکروہات دنیا مین عالم بیمار ایسی حالت مین معالج دانا مشیر ہونا چاہیئے اور آلائش
لقمۂ مشکوک کے بدپرہیزی سے بچنے کی تدبیر اس معاملہ مین جب خیال دوڑایا
تو یہہ سمجھہ مین آیا کہ وہ زمین ویرانہ جسمین کسیکا حق نہو ملنا محال اور بالفرض ملبہی
جاسئے تو اسباب زراعت کا وجہہ حلال سے ہاتہہ آنا اشکال اور وہ طاقت تن کہ
کشتکاری کے لئے ضرور ہے قواے جسمانی سے کوسون دور اسیطرح سونے چاندی کی
کان ملجانا بعید ہے پیرا وسکے کہودنے اور نکالنے کا اسباب ناپدید یون ہے میوہ جات
و زراعت غیبی کہ آلودگی دست تصرف بشر سے پاک ہو آبادی دنیا سے بہت دور ہے
اور ایسے ہی سب فنون اور پیشون کا دستور قطع نظر اسکے پیشہ سپہ گری ہے
کہ جسمین جان وقف مال ہے اور سوداگری کہ جسمین گرانی متاع سے اپنی منفعت دوسرے کے
نقصان کا ہر دم خیال ہے وہ سپاہی ایکہان جو انتظام جہان کے لئے انکو مددگار ناظم
کل بنائین اور وہ تجار کہان کہ جو جہت رفاہ عام اشیاء نادرہ ایک جگہہ سے دوسری
جگہہ پہونچائین پس قوت حلال حرام سے مبدل ہوا اور کار مستحکم متزلزل الا اخار زار
گلزار بہی بنجاسے جو طبع انسانی اوہر اسے عیان ہے کہ اس دنیا مین حسب تقدیر الٰہی مجمع افراد
انسان ہے دوست دشمنون کا اژدہام ہے اور کور باطنون خود غرضون کا انبوہ عام سولے
اسکے خود بنیاد آدمی عناصر مختلف سے ہے اور اقسام اضداد و فروق ہر دل مین سلف سے
بدین نظر ایزد جہان آفرین نے سلسلہ بنی نوع انسان کو یون انتظام دیا کہ حسب قضاء
مصلحت ہر گروہ مین ایک سردار بنایا اور باقیون کو اونکا تابعدار تاکہ وہ لطف و قہر سے
کام لے اور داریں کے معاملات کو بخوبی انجام دے چہوٹے بڑون کے حقوق کی نگہبانی کرے
عدل گستری و جہانبانی کرے اسصورت مین اوسکی اطاعت فرض ہے لہذا یہہ غرض ہے کہ ہر طرف سے

یہی سمجھایئے کہ میان صاحبزادے ہوش مین آیے بمقولۂ آیہ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ حاکم وقت کی ملازمت اختیار کرو اور اوس سے جو بطریق جایز حاصل ہو اپنے حوایج ضروری مین لاؤ زیادہ نیاز

بہ طلب اجازت احضار خود جہت حصول علم و اقوال مؤکد

گوہر تحریر کرامت لآلی برج شرافت جناب مولوی صاحب قبلہ سلمہ اللہ بندۂ درگاہ عبد اللہ ہدیہ گوشوارۂ سلام علیک زینت گوش حلقہ بگوشان خدام بارگاہ فلک مقام کرکے سلک گوہر دعا کو زیب بیان کرتا ہے واضح و لایح ہو کہ یاقوت رقم خان نے خوشخطی سے نام پایا ہے اور جہت بقاے دوام جوہریان سخن نے فصاحت و بلاغت کے ہار بنا بنا کر عالم کو معدن علم بنایا ہے مانی نے ارژنگ یادگار چھوڑا ہے اور جمشید نے جام قیس و فرہاد عشق مین نام کر گئے ہین اور خواجہ حسن بصری فقراؤن مین یکتا گذر گئے ہین اور ہر جوینده یابنده ہوا ایسین خواہ اقا ہوا خواہ بندہ ہوا لیکن افسوس ہے کہ یہ سیہ رونا کام کیون رہا جاتا ہے کچھہ سمجھہ مین نہین آتا ہے عرصۂ کثیر سے کوبکو صرف جستجوے صاحب تحقیق مین بادہوائی مارا مارا پھرتا ہون اور کسی نحو سے کہین گذارہ نہین اہل رامپور کو عذر عدیم الفرصتی بات ہے اور صاحبان کلکتہ کو درپیش مباحثات لکھنؤ والون سے قرار واقعی اپنا اطمینان نہین سبق پڑہنے کا کہین کوئی سامان نہین ایک وہ وقت تہا کہ علما خود سر گرم تعلیم تہے مگر کتابین کمیاب یا دہ زمانہ آیا ہے کہ کتب ارزان اور پڑہانے والے نایافت جو کہ اب اس شہر مین بجز ذات بابرکات سامی معظم و گرامی فیض بخش و فیض رسان نادر العصر یکتاے زمان دوسرا نظر نہین آتا لہذا مصدعہ خدمت

ہون کہ براہ بندہ نوازی و فرازی کوئی وقت اس حقیر کے سبق کا بھی مقرر ہو جائے

تو بہتر ہے زیادہ آداب ۔

جوابنامہ مودت آگین میان غلام محی الدین

جناب بہائیصاحب پیشوائی رہروان راہ شریعت نبوی و مقدمۃ الجیش کاروان طریق مصطفوی قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین غلام محی الدین صاحب مدظلہ العالی حقیر عرض پیرا ہے کہ قلم کا سر جھکا نا بجز اداے رسم تسلیم عذر پیش لانا ہے اور صفحہ بیاض کی سادہ دلی کا جانا نامہ مشتاق نواز کہ جسکی زیب ادائی سے رنگ ہزار گل کا ہویدا ہے اور گلبانگ بلبل ہزار داستان صریر کلک سے پیدا ہنگام ہمایون اور وقت میمون مین گل گل بہجت انتماے دل محزون ہوا اور نشاط و انبساط افزا افزون افزون باستماع شدت عارضہ درد گوش قرۃ العین ذی ہوش قلب اہل الیقین مضطرب ہوا اور دماغ ہوا خواہان سامی ملتہب اگرچہ اخبار صحت آثار سے گونہ اطمینان ہے الا ہنوز باقی یہہ خلجان کہ اوسکی والدہ بزرگوار مبتلاے الام درد ہے اور اعضاے شکنی سے ہم نبرد یارب اندیشہ عوارض جسمانی باعث ملال خاطر احبا ہوا و رغبار کلفت روحانی دامن خیر خواہان تک رسا ہو شافی حقیقی شفاے کامل کا منہہ دکھلاے اور دعاے مستمندان کو سریر نفس صبح اجابت تک پہونچاے مرحلہ دیگر کہ اوسکا طے کرنا بھی ضروری ہے اور اظہار حال سبب ناصبوری واجب البیان جانکر سر دست بوسطۂ پاے قلم میدان بیان مین آتا ہون زبان پر لاتا ہون کہ اے خبر دار نکات علوم شریفہ دانے واقف فنون نفیسہ اخبار مخبر صادق سے ثابت ہے کہ جسکو لحاظ ایفاے

عہد دلنشین نہین ہے بالیقین صاحب یقین ہین کہ اس سے گذرنا جادہ مستقیم سے پہرنا ہے
اور راہ گمراہی مین سکے بہل کرنا ہے البتہ اگر مقتضائے بواعث لاحقہ اتفاقیہ حجاب
حائل ہوجائے تو سزاوار پذیرائی ہے ورنہ دیگر خیال تو نرے بادہوائی اگرچہ جبتک
کوئی اقرار پورا نہین ہوا لیکن خورسند ہون اور اپنے قول کا پابند سبب الاسباب
سبب نامناسب کو دور فرماکر فائز المرام کرے اور اس تلخکام کو شادکام زیادہ آداب

حدیقہ دوم مراسلات درجہ مساوی

نامہ بنام رفیق غمگسار و شفیق وفادار - رباعی

ساقی ہے اگر مے محبت باقی	دے صاف نہ پہر رہے کدورت باقی
جبتک مہ مہر ہین تو سب ملتے ہین	زندہ احباب ہین تو محبت باقی

گوشوارۂ عروس سخن ستایش مبدء فیاض ہے اور حلۂ شاہد کلام ستایش آفریدگار سواد
و بیاض نقاب چہرۂ مضامین حمد محمود نگار زندۂ نقش موجودات ہے اور آرایش
حجلہ بیان ثنائے خلاق ارض و سماوات کہ جسنے ایک کنایہ کن سے ہزارون رنگ
کے جوہر پیدا کئے اور دل عشاق بیوفاؤن کی صورت بدیع الجمال دکہا کر شیدا کئے
ذات ارسکی تشبیہہ اشیائے مخلوقی اور استعارہ مصنوعی سے مبرا ہے اور صفات اوسکی
جو جمیع مخلوقات ہمہ تن زبان ہوکر بیان کرین توبہی کم از یک ذرہ اوس وادی مین ہماے
وہم عقل کل کے ہوش ہیہ پرواز کرتے ہین اور طائر خیال و مرغ عقل قدسیان بے بال و
پری کے عذر سے عاجزی کا دم بہرتے ہین اور اک بشر کہ سرتاسر مملو بہ شر ہے کہتہ

ذات واجب الوجود تنگ کیا ایسا ہوا اور دست کوتاہ خامہ فرسا اس بحر ذخار دریائے
ناپیدا کنار مین کس کس نے دست و پا نہین مارے ہین مگر ہنوز کنارے کنارے ہین پہر ہیچ
ژولیدہ بیان کج مج زبان ہیچمدان ضعیف البنیان ہمہ تن قاق مشتاق اس مقدمہ
مین کیا زبان کہولے کیونکر بولے اکثر سنا ہے کہ وہان مقربان بارگاہ نے۔ ما
عرفناک حق معرفتک کیا ہے پہر ہماری اصل کیا ہے یا وہ گوئی سراسر بیجا ہے
حد سے گذر جانا داخل قصور ہے اور کنارہ بساط ادب سے دور لازم ہے کہ معترف بعجز ہو کر
اشہب قلم کو عطف عنان کیجے سوئے وادی مطلب جولان کیجئے مشہور ہے کہ دوری احباب
باعث ناصبوری دل خانہ خراب ہوتی ہے زیست عذاب ہوتی ہے مگر عندالامتحان غلطی
کا گمان ہوا بر تخفیف نقصان ہوا کیونکہ جبکہ ہم جان نثار تہے جو ہمارے غمگسار تہے عرصہ
قلیل مین ہمکو بہول گئے ملاقات در کنار خط کتابت کے بہی ہمول رہے کیون جناب رفیق
صادق الوفاق بلکہ آب یون کہنا چاہیئے کہ اوستفد النفاق منشی محبوب خان صاحب ہم ایسے
کیا قصور وار خطا کار ہین کہ جو ایک پرچہ کاغذ کے بہی سزاوار نہین ایسے اجنبی سمجہ لیا کہ
گویا کبہی کے یار نہین اگر خدانخواستہ دنیا مین ملاقات کی صورت نہوئی تو فردائے قیامت
تو نزدیک ہے جامع المتفرقین وہ وحدہ لاشریک ہے پہر دیکہینگے کہ اوسوقت کیا عذر درمیان
لاوُگے کس طرح آنکہین ملاوُگے ہم ہر دم تمہارا دم بہرتے ہین ہر پیرایہ مین ذکر خیر کرتے
ہین جب ضبط نہین ہوتا ہے تو تحریر خط کا خبط ذہن نشین ہوتا ہے اگرچہ مکرر اوسکو بہی آزمایا
کچھ جواب نہ پایا مجبوراً اس شغل کو بہی ٹال دیا امید کہ جواب کو جبراً دل سے نکال دیا عرصہ
ایکسال کا ہوا کہ انہین دنون مین بوساطت منشی خادم حسین صاحب مستفسر احوال سامی
ہوا تہا سو اونہون نے بہی کچہ نہ لکہا خیر

شعر

نہ تھی ہمکو تمسے یہہ چشم امید	کہ دو دن مین چشتون بدل جائیگی

اسوقت کہ شستم ماہ محترم ہے تمہارے ساتھہ کی سیر یاد آئی طبیعت گھبرائی رنج دونا ہوا زمانہ نظر مین سونا ہوا دل زار کرا ہا باتین کرنیکو جی چاہا راز نہان جو لب قلم کیا جب دم لیا اور تمہیں حال بجدلے لا یزال یسا پر اختلال ہے کہ جانے ترحم اور باعث ملال ہے ایک برس سے ارادہ کرتا ہون احباب کے ملنے کا دم بھرتا ہون بقول غالب شعر

غم دنیا سے گر پائی بھی فرصت سر اوٹھانیکی	فلک کا دیکھنا تقریب تیری یاد آنیکی

بوجہہ عدم فرصت کہ اس نوکری مین نہایت کم ہے ناک مین دم ہے مجبور ہون تمسے دور ہون اب ارادہ مستحکم ہے کہ نکیہ کو چھوڑ کر بادیہ پیمائی کیجئے جیتے جی ایکبار اونکو دیکھہ لیجئے کہ نقیب اجل ہر دم سر پر خبردار باش پکارتا ہے اسد الموت لحظ بلحظ اللکا ہے ٹھیک ٹھکا نا نہین کہ اچانک عدم آباد کی منزل کسوقت پیش آئے حسرت جی کی جی ہی مین رہجائے اور تم تو ماشاء اللہ ایسے سیم تنون کی صحبت مین سر گرم ہو کہ یقین ہے سونا بھی حرام ہوگا نصیب جاگ گیا ہے ہر ساعت جنگ زرگری سے کام ہوگا اس تحریر سے یہہ اشارہ نہین ہے کہ تم ہی ہمارے پاس آو لیکن برائے خدا جواب خط تو تحریر فرماؤ اور جب ہمارا جی نہین مانیگا تو آپ دیکھہ آئینگے عذر بیجا کیون درمیان لائینگے ان دنون مین ایک سلام اور چند غزلین لکھی ہین اونمین سے بوجہہ نہونے گنجایش کے سلام اور دو غزلین لکھتا ہون تم بھی اپنی فکر سے مطلع کرنا والسلام

غزل

بجا ہے اوس صنم کو حسن پہ اپنے جو غرہ ہے	ستارہ ماہ اوسکے کفش کا ہے مہر ذرہ ہے
تصور زلف پیچان کا نہین کم مجھکو پھانسی سے	خیال ابروے خمدار میرے حق مین آرہ ہے

ہوا ہے آتشِ فرقت سے اوسکے دل کباب اپنا
بغیر از یار جامِ بادۂ انگور ٹہرہ ہے

نہین خال اپنے عارض پر بنایا اوسنے کاجل کا
پئے عین الکمال دیدۂ بدبین یہہ چہرہ ہے

جو دیکھا ناک مین اوس گلبدن کے نیم کا تنکا
نظر مین رشک سے ہر برگِ نخلِ نیم آرہ ہے

زیادہ ہوگا سرکش خر زن لاحول سے زاہد
حمارِ نفسِ امّارہ کو تو مت چھیڑ ٹرّہ ہے

نہ خط کی نہین ہے صفحۂ رخسارِ جانان پر
ابھی اعراب سے یہہ سورۂ قرآن معرّہ ہے

مین شاگرد اوسکا ہون جو ہے مہرِ روشن زمانہ مین
میرا بے مہر مہرِیون کی صورت پر تبرّہ ہے

شکستہ ہوکے نستعلیق گو ہی ابتو کہتے ہین
رخ اوس یاقوت لب کا خطِ ریحان سے مطرّہ ہے

کہون کیا تنگ ہون مشتاق ابنائے زمانے سے
ادق اوسکو ہی کہتے ہین جو اپنا روزمرّہ ہے

غزل دیگر

کرلی ہے کام ننگ ابتو جدائی آپکی
موج دریا کی مگر تھی آشنائی آپ کی

وجہہ شوقِ وصل ہے بے اعتنائی آپکی
ہے پسند اہلِ وفا کو بیوفائی آپ کی

ایک ہی ترچھی نظر سے سب ہوئے ترکی تمام
بندہ پرور دیکھ لی تیغ آزمائی آپ کی

نام چاہت کا نہ لے دنیا مین پھر کوئی کبھی
مشتہر کردون اگر مین بیوفائی آپ کی

پھول تھے سر در گریبان مشک کا دم بند تھا
بوئے زلفِ عنبرین جسوقت آئی آپ کی

وہ جگردار دن مین ہے دیدار جسکو ہے نصیب
نقدِ جانِ عاشقان ہے رونمائی آپ کی

نقش پا ظلِ ہما سے بھی شرف مین ہے سوا
تاجِ فرقِ فرقدین ہے زیرپائی آپ کی

مردے ہو جاتے ہین زندہ آپکی ٹھوکر سے یان
خلق مین مشہور ہے معجز نمائی آپ کی

اے گلِ پوشاک مین آتی ہے جو بوئے رقیب
چشمِ بلبل کی یہہ شاید ہے دولائی آپ کی

آنکھ سے ٹپکا ہے دل خون ہوکے روزِ ہجر مین
یاد جب آتی ہے انگشتِ حنائی آپ کی

حال دل شنکر کہا اوس شوخ نے مشتاق سے ۔ کون سنتا ہے یہہ باتین بادہوائی آپ کی

سلام

مرصع ہوتے ہین شعر مضمون مکلل سے ۔ ہوا گر حسن مطلع مطلع مہر چرخ اول سے

یہہ گذرا حادثہ کسپر سلامی روز اول سے ۔ شہ بیکس تن تنہا لڑے دو لاکہہ کے دل سے

اوڑین چنگاریان ضرب سنان و تیغ سے ہر دم ۔ سپہ کے پہول گل افشان بنے تلوار کے پہل سے

بدن پر زخم کہا کر ابن مسلم ہوئے خوش ہوکر ۔ یہہ وہ گلشن ہے جسمین پہول پیدا ہوتے ہین پہل سے

غم شہ مین یہہ چشم ابر سے آنسو ٹپکتے ہین ۔ نہین برسات مین پانی برستا ہے یہہ بادل سے

بچے ناری تو بہاگے جو مرے پہنچے جہنم مین ۔ سوارون کے پرے کو سونپتے تہے زمین پیدل سے

بنا بنکر چلا جنگاہ کو بہر دعا جس دم ۔ بہن رونے لگی منہہ کو چہپا کر اپنے آنچل سے

اسیر چار طوفان لشکر اعدا کا ماتم ہے ۔ مٹے گا داغ دل کیا حجت شرعی کی صیقل سے

کیا کرتے ہین پیری مین بہروسا نوجوانون کا ۔ تعجب ہے پدر لاش پسر کو لائین مقتل سے

غضب ہے شاہ بحر و بر پیاسا جائے دنیا سے ۔ زبان خار تر ہو بادلون کے چہالون چہاگل سے

یہ تہا اعجاز تیغ شہ کہ ناری نار مین پہنچے ۔ شرارہ ورنہ بجہہ جاتا ہے باہر آکے صیقل سے

اوڑایا جب سر میدان علی اکبر نے گہوڑے کو ۔ پری حیران تہی سکتا حور کو تہا اوسکی چہل بل سے

نشان منکر دین صفحۂ دنیا سے مٹتی تہی ۔ جدا کرتی تہی کلک تیغ شہ موزون کو مہمل سے

نکیون شہرہ ہو شیوا بیان مشتاق عالم مین ۔ پڑہا وصف علی پہلا سبق اوستاد اول سے

جواب تجہ سے یہ دوست یکتا جوان رعنا عاشق مزاج شنکر

قیس غیرت فرہاد دستگاہ ہیئت و اعداد شعر مؤلف

نسبت جو ہے ہمیں طالع زبیری سے منتہا ہے	ولہ	ہیئت کلی ہے تو اس میں خدا کا جواب ہے
ہم پاس تمھارے آؤ تو آئیں ہم تم تک		بشر تو وہ ہیں جو جاتے ہیں چرخ ہفتم تک

ستارہ اوج آفرینندہ و نقشہائے رنگارنگ آگاہی دہندہ از لغات و فرہنگ و فکر دگار عالم ہے کہ جسنے مشکوۃ المصابیح ہدایت کو بہر رفع ضلالت معرفت شفیع امت ختم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم گنہگارون تک پہونچایا جنکی شان پاک مین یہ آیا لولاک لما خلقت الافلاک اور لایق تر پیدا کنندہ زمین و آسمان ثابت و سیارہ یاقوت بہار و سنگ کے ہمارا خدا اکرم ہے کہ جسنے اس مشت خاک ضعیف البنیان کو اپنی قدرت کاملہ سے مکان لامکان تک پایا ادراک بشر اوسکی تحقیق کماحقہ سے مجبور ہے قوت واہمہ اسکو چھوسکو دور ہے قلم شکستہ پا اسکی وادی مین ٹھوکرین کہاتا ہے منزل مقصود تک پہونچنا غیر ممکن نظر آتا ہے ناچار عنان کلک دوسری طرف موڑ کر پر مطلب آتا ہون مدعاے خاص زبان پر لاتا ہون کہ نامہ نامی رشک تحریر پسندیدہ و نظمائے ہیرا لمبین منشی خادم حسین سفیر سیما المشرقین معدن اعلی گوہر تحسین یاقوت طرز بہوپال سے درست ہوکر آنکھون سے لگایا جو آپکا تحریر کرتا ہون مقصودون کو پابند تحریر کرتا ہون واضح ہو کہ گردش جسم اجرام فلکی بے خلال الذات ثابت ہے کہ منقلب با احوال ہون اس خاکدان کے نیچے زیر پائے گردون دون پامال ہون نور المشرقین ابن احباب پیدا ہے منطقۃ البروج کی کیفیت ہویدا ہے اقران مہر و ماہ اور اشکال سے ہے ہماری تمہاری جدائی آسمان بے پیر کی چال ہے

اس غربت مین راہ وطن ہر شب صورت کہکشان پیش نظر ہے اور ہر روز دل زار بیان رعد نالان چشم مثل ابر تر ہے ہو آخر ماہ ہمارے ہم سے دور ہین اور ہم گرفتار آلام مجبور و مہجور ہین

شعر

چھٹ جائے جب تیرے فنا سے دوست سینہ ۔۔۔ مٹے گا داغ کب یا رب مری ان نوجوانو نکا

خالق لیل و نہار سے دست بدعا ہون کہ ہم لقا ہین وہ رشک ماہ ہو اور عدو سے لعین صورت زحل منحوس روسیاہ ہو اگرچہ دور چرخ ہر شب تیر لئے تیار ہے کہ جدا سر دوست کرے چادر مہتاب کا کفن کرے لیکن سپہر انتقال خلاق خورشید و ماہ پشت و پناہ ہے ایزد گواہ ہے بہر جمع متفرق پیوست ہے بہر انتشار طبایع جین جبین چرخ پرین ہے عقل اس گرداب دنیا کے دریافت حال مین ڈانواڈول ہے میزان خرد کے باہر یہ قول ہے با امداد الٰہ الٰہا الٰہی جو اس دنیا کی روباہ بازی سے نجات ملے تو اختر طالع سعد ہے ورنہ امواج مواد ہوس و تلاطم وسواس شیطانی لگا ہوا قبل و بعد ہے اتحاد جنکا نام ہے عیار صورت یار معیار الاخوان سے کھلا کہ دوستی کی ٹکسال سے باہر ہین چمن دنیا مین گل کے پیراہن مین خار کھلے ہین ذری ہوش جو یسان سوسن خموش ہین ایسا کہ باہر سراسر ہین احباب کا پیشل بالنقش پایا ہے چاہئے الاحق کبریت الاحمر نایاب ہے سخن اعدا طعن آمیز نیش عقرب سے زیادہ پر زہر معلوم ہوتا ہے صحبت دوست نادان سے جو بدتر از ثور فلک گاو زمین ہے آدمی مغموم ہوتا ہے ماہی بے آب کی مانند بیقرار ہون مرنے کو طیار ہون لیکن عسرت مانع کار ہے اس امر کو لغو سمجھ کر عمل نکرنا شاہد پروردگار ہے ایک وقت وہ تھا کہ دبیر چرخ ہماری تقریر پر رشک کرتا تھا مریخ نگاہ کج سے ڈرتا تھا یا وہ زمانہ ہے کہ ان زہرہ جبینون کی نظر پھرتی ہے کوئی آسمان دکھی آنکھ پھراتی ہے مشتری بخت نظر آتی ہے امرد واحد

تکرار دوبارہ بیجا ہے مشتاق یہہ کہتا ہے **شعر**

ایک کی الفت مین گذری عمر جب اسطور سے	جان دینا ہو تو اب دل کو لگاؤن اور سے

ایک محبوب صاحب تثلیث سے مین بہی دوچار ہوا عشق گلے کا ہار ہوا خدا خدا کر کے حواس خمسہ درست ہوئے ازسر نو پہر چالاک و چست ہوئے اس ششجہت مین کوئی فرد بشر ایسا نہین جو ملوث ہفت رنگ دنیا نہین طالبان صادق ہشت بہشت کوچہ یار کو جانتے ہین زیر فلک رواق رشک پری غیرت حور دلدار کو پہچانتے ہین گو وہ عشر عشیر بہی یہہ خیال کرے دل کو لیکر دیدہ و دانستہ پائمال کرے لازم ہے کہ جو ایسے معرکہ سیکڑون پیش آجائین انسان تو ہر طرح زبردست ہے زیر کرے جان کو اس مخمصہ مین اولجہائے نہین عمر کو خوش باشی کے ساتہہ بسر کرے ہزارون اس میدان مین لاکہون ٹہوکرین کہا کر برباد ہوگئے قیس و فرہاد سے اس وادی مین کروڑون روانہ سوئے عدم آباد ہوگئے مناسب ہے کہ حتی المقدور دل کو کہین اٹکائے نہین اور جو سر پر آپڑے تو اس سختی کو بہی جہیل لے حرف شکایت زبان پر لائے نہین بقول **مولف**

سنو مشتاق اس کینے سے چپ رہنا ہی بہتر ہے	شکایت سے کسی کی ماجرا اپنی مصیبت کا

دریغو لا ایک تاریخ اور دو غزلین جب بے شغلی کا شغل سمجہکر لکہی ہین وہ ذیل مین لکہتا ہون وجہہ توقف تحریر جواب بالمشافہ کہون گا آنے کی نسبت سردست یہہ عذر ہے کہ تین روپیہ کرایہ ریل اور دو روپیہ وہان کے صرف ضروری سے نادار ہون ہان اگر تم چلے آؤ تو ہمراہ چلنے کو طیار ہون لیکن نازک مزاج ایسی تکلیف کب گوارا کرتے ہین وہ تو چار آنکہین ہوتے ہی پہر دوستی کا دم بہرتے ہین اگرچہ یہہ احتمال تمہاری نسبت زیبا نہین کیونکہ کبہی تم ایسا ہوا نہین مگر کیا عجب ہے کہ دور رہنے سے دل سے بہی دور

ہو گیا ہون اسلیئے مناسب ہے کہ اور کچھ نہ لکھون سب جانتے ہین کہ صحبت فقرا باعث ازدیاد تحفظ روحانی ہے اور دربردہ ہمارے چلے آئنگی آسانی تم سیر کر جاؤ گے ہمکو ساتھ لیجاؤگے دو چار روز طبیعت بہل جائیگی حسب تمنا ملاقات ہو آئیگی زیادہ حال حوالہ قلم کرنا مناسب نجانکر خط کو تمام کرتا ہون قاری اور سامعین کی خدمت مین عرض سلام کرتا ہون

غزل

اچھے پہلے سے جو اخلاق تمہارے ہوتے
ہوتا کیون اور کا مشتاق تمہارے ہوتے

دیکھا ہوتا نہ اگر تم مین کج اخلاقی کا
ماہ و خورشید بھی عشاق تمہارے ہوتے

لادوا عارضۂ فرقت جانان ٹھہرے
اے حکیم علی الاطلاق تمہارے ہوتے

غیر ممکن نظر آتا ہے کہ اے مہر لقا
ماہ ہو حسن کا مصداق تمہارے ہوتے

یا علی درپئے ایمان ہے شیطان لعین
لوٹ لے مجھکو یہ قزاق تمہارے ہوتے

ترک چشم بت پرفن سے بچے خوب ایدل
ورنہ رہزن بھی ہے قزاق تمہارے ہوتے

قیس و فرہاد بھی اسوقت جو زندہ ہوتے
داخل دفتر عشاق تمہارے ہوتے

عید کے دن بھی رہی جی کی جی ہی مین حسرت
ہاتھ ہمارے پہ نہ بل طاق تمہارے ہوتے

چمن کوچۂ جانان مین بسان سبزہ
غیر جمتا نہین مشتاق تمہارے ہوتے

غزل دیگر

شرر تیر من جسکے مین جو ہے بالائے طور آتش
وہی وجہہ فروغ حسن و عشق ہے اے حضور آتش

خیال روئے روشن ہمرہ ہے دل مین تپ فرقت
لگی ہے دیکھنا اقلیم تن مین دور دور آتش

ہوا ہی امتحان منظور کین مین جمع جو ضدین
تواضع خاک پائی حلم حرص آبی غرور آتش

ہبوکا بنگیا نشہ سے وہ آتش کا پرکالہ
شراب ارغوانی کا ہوا اوسکو سرور آتش

سنا ہو ورتہ ہوئی ہنگیا جب کہ ید بیضا
اگر منظر ہو تمکو تو ہوجائے نور آتش

جلے جبتک تہ دل ہر گز نہ ٹپکا آنکھ سے آنسو
جہان ہوتا ہے پانی ہوتی ہے ادسیاعمر آتش

بجھیگا آہ سوزان سے یہ سقف بے ستون تک
لگا دینگے کسی دن عاشقان نا صبور آتش

ہین یہ ہی آتش کے پرکالہ کا دم بھرتا ہون ساقی
حلیم پیچکے آگے نذلت سے کہتی ہے حضور آتش

دہی مشتاق دل دس سنگدل کا موم کردیگا
ہوئی تھی آپ جسکے حکم سے ہی یا القبور آتش

قطعہ تاریخ وفات

جبکہ یہ واقعہ جان سوز ہوا
تھا جہان سب کی نگاہون پہ سیاہ

لکھا مشتاق نے یہ سال وفات
مرگئی زوجہ فضل الدین آہ

اور تمہارے اس مطلع کا مطلع کچھہ دانہی نہیں یہان ہی ہے رزاق تمہارا +

آؤ اجی خادم تو ہے مشتاق تمہارا + یہ جواب ہے
مطلع

جس روز سے گم ہوگیا اخلاق تمہارا
اے یار کا مشتاق ہے مشتاق تمہارا

مکتوب جذب القلوب ہے سرتاپا بیان سراپا محبوب رنگین ادائی سے مملو معمہ کی گفتگو جب فرمایش منشی خادم حسین سلمہ رب المشرقین ــ شعر

رسا اوج حقیقت پر کرون اب عشق بازیکو
بجائے تر دبات سمجھا ہون مین عشق مجازیکو

صناعی صانع حقیقی قابل دید ہے کہ جسکا [illegible] دیدہ ہے [illegible]

روزگار کو کبھی غیرت نقش ارژنگ بنایا سنگ سے لعل لعل کو سنگ بنایا بے زبانون سے
زبان کا کام لیا کبھی گویا کا ناطقہ بند کیا دیر کو کعبہ کعبہ کو کنشت کرتا ہے زشت کو
خوب خوب کو زشت کرتا ہے غور سے دیکھا تو یہہ طلسمات دنیا تحیر کا کارخانہ سحر آزما پیرنا
زانہ ہے بلندی و پستی سے یہہ معمورہ معمور ہے آسایش اس مرحلہ سے کوسون دور
ہے جو لوگ بادۂ وحدت سے روز الست کے متوالے ہین اونکے کام قضا و قدر کے
حوالے ہین رنج مین شاد ہین شادی کی خوشی سے آزاد ہین اور جو گرفتار حرص و ہوا
ہین ہزار آفت مین مبتلا ہین تمنائے وصل مین کسیکا وصال ہوا کسیکا صدمۂ سنگ
فرقت سے سر لال ہوا کہین تیاری سامان عیش و نشاط کی فکر ہے کسی جگہہ بیوفائی
سنگین دلان و جفائے نامہربانان کا ذکر ہے حسین چاہنے والون سے مثل بخیل منھہ
چھپانے لگے ہندوان زلف و کاکل کافرکیش منھہ تک آنے لگے عشاق جان نثار کرنیکو تیار ہین
مگر بقول شخصے مفلس کے لال سے سب بیزار ہین گل عندلیب کے حال زار پر ہنستا ہے اور بلبل
شیدا دام صیاد مین گلشن کی دید کو ترستا ہے دست ظلم گلچین کی گلبن کو شکایت
ہے زبان سوسن پر آزادی سرو کی حکایت ہے نرگس بچشم حیرت حال بہار و خزان
دیکھہ رہی ہے کھلتا نہین کہ یہہ کیا بیخبری ہے برگ بے سر و برگی باغبان پر ہاتھہ ملتے ہین
چنار سے خون گرم دہقان پر ہزار شعلے نکلتے ہین کسی کا رنگ زرد ہے کسیکا فق ہے ایک کو
دوسرے کا رنج ہے نہ قلق ہے یہہ نیک نامان ہمہ تن اشتیاق اپنا حال اپنے دست
و قلم سے کیا تحریر کرے زبان بے زبانی سے کیا تقریر کرے کہ ہمکو بھی کسیکی تمنائے دیدار
نے مارا ہے دل پاش پاش ہے جگر پارہ پارہ ہے ہم بھی ایک رشک مسیحا پر مرتے ہین
کسی کی محبت کا دم بھرتے ہین جھوٹ موٹ نام لینا پردہ فاش کرتا ہے بیجرمی مین ابھی

نسبت ایک حسب مرم تلاش کرتا ہے، اس سے بہتر ہے کہ وہ بات نکل آئے کہ سننے والے خود سمجھ لین جان جائین اور ہم اپنے مطالب دلی اس حیلہ سے پائین **شعر**

تصویر کہینچون اب ورق دل تراش کے	مین تب بتاؤن کعبے اک سل تراش کی

یا ایہا الناس یہہ گمم کردہ ہوش و حواس اوس غارت گر دین و ایمان کا فریفتہ آفت جان کا طالب دیدار ہے کہ جسکا دیدار برسر دار ہے اوسکی زلف مسلسل کے روبرو سنبل کو پریشانی ہے آہوئے چین کا دم بند ہے سوداگران مشک ختن کو اپنی خطا کی بدولت سرگردانی ہے مانگ کے آگے کہکشان ماند ہے پیشانی شب اول کا چاند ہے جبین جبین فہرست ملال بقول **مشتاق** خستہ حال **شعر**

بحر الم کی موج ہے چین جبین یار	یا طاق پر کہا ہے الف لام میم کو

ابروے خمدار پر کمان کیانی نثار ہے تیر مژگان کمان ابروں مے دل شکار کرنیکو لیس ہے پتلی آنکھ کے پردہ مین لیلائے قیس ہے قدر انداز پیش نگاہ ہوش ربا بیچکارے ہین یہہ وہ ناوک ہین کہ جنہون نے ہزارون جوان بیگناہ جان سے مارے ہین مردم دیدہ کو جادو کا پتلا کہین تو بیجا ہے کہ اوسنے لاکہون کا خون کیا ہے گل نرگس کو سکتا ہے کوئی اسکا قتیل ہے کوئی نیم بسمل سسکتا ہے امکان نہین کہ کان کے ارکان ثنا مین زبان قلم تقریر کرسکے وہ مضمون کہ دو کان جوہریان سخن مین نہ نکلے دالبتہ سلاسل تحریر کر سکے زار عشاق سنتے ہین کان جواہر انکے کانون تک پہونچنے کی تمنا مین سر دہنتے ہین ناک کے تصور مین دم ناک مین ہے دم کی آمد و شد ارہ کی مانند سینہ غمناک مین ہے ہوائے عارض مین تپ شوق دیدار عارض ہے جس سے مہر کسب نور کرتا ہے اور چاند جسکی چوکہٹ پر پیشانی رگڑتا ہے وہ اے رشک قمر تمہارا عارض ہے دونون گال ماہ پارے ہین

داغ چیچک گویا اوس آسمان رفعت کے رخ پر ستارے ہین خال طائر دل نادان کے واسطے دانا ہے چاہ ذقن کرکے دیدہ و دانستہ آپکو چاہ مین گراتا ہے صفت لب زبان ناطقہ لال ہے یاقوت احمر کو اون لب لعلین سے شرمندگی کمال ہے دانت سلک گہر ہین یا ہیرے کی کنی قد رشک شمشاد و غیرت سرو چمنی دہن صفت عنقا عنقا ہے تشبیہ ناپیدا ہے زبان ماہی دریاے فصاحت ہے یا موج بحر بلاغت گردن طہماسپ نیر بیاض سحر یا رشک گلوے میناے بادۂ احمر شانہ نشانہ آفت و بلا کا شانہ زلف دوتا

شعر

سینہ وہ سینہ کہ دیکھے تو تڑپ جاے بشر	ایسے سینے نہین دیکھے ہین کسی نے سن بھر

نظرگاہ چشم گستاخ سختی مین سنگ لاخ پستان رشک انار اصفہان غیرت ترنج حسن کا گنج پشت چشم بد دور تختہ بلور صفت دست سے دست دشوار ہے نخل خوبی کی شاخ بار دار ہے شکم نرمی مین مخمل سمور ہے صفائی مین بلور ہے کمر تار نفس ہے یا تار نظر ہے ہاتہ نہ آنے سے معلوم ہوا کہ صرف واہمہ بت ہے ناف گرداب بلا یا عقدۂ تار نگاہ دیدۂ تمنا اور زیر ناف کا حال کیا لکہون کہ اوس سے آگاہ نہین وہان تک رسم و راہ نہین یہان متقدمین بہی عاجز رہے ہین لاچار یہہ کہہ گئے ہین **شعر**

درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار	کہ پیدا نشد تختہ بر کنار

اوس ران سے کوئی بہی نہ کامران ہوا کسی کو اوسکی صفائی پر سکتا کیسکو شدت شمع حرارت آتش شوق سے بحران ہوا آئینہ اوسکے روبرو شرمندگی سے پانی ہوا دیدہ و رو وہ زانو باعث حیرانی ہوا ساق یا ساق عرش ہے یا رشک شمع طور ہے صاف تو یون ہے کہ قدرت حق کا ظہور ہے قدم وہ قدم کہ جسکی تعریف سب مقدم جانتے ہین جان و

و دل سے ملتے ہین جسکے ہاتہہ وہ پانون گئے اپنی مراد پاگئے رفتار مین قیامت کا چلن غضب کا بانکپن شعلہ آواز دلون کو جلانے والا ہے نیا انداز نکالا ہے رقص ہیلونکو رقص مین لاتا ہے ہر پلٹا خفتگان کنج لحد کو جگاتا ہے علم موسیقی جو ہر وا تر ہے راگ خانہ زاد ہے خلاصہ یہہ کہ ہر فن انہیں یاد ہے گٹکری مسلسل موتیون کی لڑی ہے راگنی ہر وقت روبرو اوس رشک رقاصہ گردون کے ہاتہہ باندہے کہڑی ہے حاصل کلام وصف کماحقہ کی تحریر سے عاجز ہوکر قلم نے سر جھکایا مکتوب نے اس مطلع پر اختتام پایا تہا باسم صاحبہ رشک شیرین غیرت لیلے معمہ

تاج بلقیس وسر جبیں بہ پاے بتان
اے صنم در عہد تو تنہا دو دو آسمان

ارادہ ہے کہ ذریعہ مراسلت ہم بہی اوس سے رسم و راہ کرین اپنے حال سے بوساطت نامہ و پیغام اوس بیخبر کو آگاہ کرین اسواسطے

شعر

ہوائے شوق مین نامہ اونہین تحریر کرتا ہون
مقدر کا لکہا دیکہون بہلا ٹہرے برا ٹہرے

انتہائے عشق یہہ ہے کہ آتش فراق سے جلکر خاک ہو جائے سینہ فگار ہو جگر اندر ہی اندر سوجہا سے چاک ہوجائے مگر اوس بحر حسن و خوبی کو خبر نکرے گرداب بلا دریائے آفت زا مین ڈوب کر مرے اگر جواب نہین آیا تو ہم بہی یہی کام کرینگے اپنی جان کہوکر تمکو سیجان بدنام کرینگے زیادہ زیادہ . . . .

مراسلہ طرز حقیقت و گفتگو با اہل طریقت

مسخر کنندہ روح روحانیان غمزدائے قلوب افسردہ دلان جہان اعجاز نما کے شگفتہ افزائے رہرو صراط المستقیم محمد مقیم سلمہ رب جنات النعیم ۔ واضح ہو کہ اولوالابصار

اس دار ناپایدار کو بے مدار جانتے ہین اور حُسنِ گلرخانِ چمنستان دنیا کے رنگ کو بے اعتبار دیدۂ اہل بصیرت مین عالم امکان فانوس خیال سے بھی کم ہے اور لذّاتِ دنیوی کہ سرتاسر لدغِ اژدرِ آخرت ہے بدتر از سم چشم عبرت بین مین وہ کافر کیش ہے جسکے نزدیک نوش نیش ہے پر تدویر عالم مین جہان جہان ہین اور اسرار حقیقی سے ابخبردار کہان ہین وہ دراندیش یہان کے بناؤ کو بگاڑ سمجھتے رہے اور لایعقل اسکو گلستان خیال کرکے کانٹون مین اولجھتے رہے خواہ گوشہ نشین حرم محترم ہے یا ساکن دیر ہو حاصل بیت یہہ ہے کہ انجام بخیر ہوا اکثر اہل دنیا باخدا این اور بیشتر قصیر الطبع دنیا کے مبتلا کوئی جدا ہوکر شریک ہے اور کوئی شریک ہوکر جدا ہے کھلتا نہین کہ این طلسمات دنیا کا اسرار کیا ہے ذہن ناقص حقیر نے اس معاملہ کے دریافت مین معترف بقصور ہوکر خاموشی کو کام فرمایا مصرع اتنا زبان پر لایا

رباعی

تو نقش نقش بندان چہ دانی	تو شکل پیکر جان را چہ دانی
تو خود می نشنوی بانگ دہل را	رموز سر سلطان را چہ دانی

لہذا اس بحر ذخار دریائے ناپیداکنار سے کنارا کرکے مضمون ضروری المدعا کو حوالہ قلم کیا جب دم لیا عوام کی آواز ہے کہ نصیب دشمنان طبیعت ناساز ہے فکر دامنگیر حال ہوئی مکدر و پر ملال ہوا تا دافع الامراض جسمانی سے محفوظ رکھے سب بلخواہ بشاش و محظوظ رکھے لازم ہے کہ خوشنودی مزاج سے آگاہ کرو جہان رہو عیش خاطر خواہ کرو یہہ فرمائے کہ لشکر کا کیا ارادہ ہے میرے نزدیک التوا بہتر ہے کہ اب گرمی زیادہ ہے علاوہ اسکے جنکے پاس آپ جانے والے ہین وہ

اب بحصول رخصت آنیوالے ہین فقط بخدمت جناب قاضی امداد علی صاحب بعد سلام سنت الاسلام التماس یہہ ہے کہ افسوس آپنے الور کو مشرف بقدوم میمنت لزوم کیا اور اس تشنہ کام کو چاشنی شربت دیدار سے محروم خیر گذشتہ را صلواۃ اب گاہ گاہ رسم نامہ و پیام جاری رہے تو عنایت سے بعید نہین + + + + +

رشحہ

رموز موہومہ قوت نظری پر اور افسوس عمر گذشتہ کی بیخبری پر

شعر

مضمون ہین کھلا نہ کبھی خوب و زشت کا ۔۔ کتنا قلم خفی ہے خط سر نوشت کا

کچھہ یہہ امر حیرت افزا نہین کہ طفل شیر خوار جوان قوی ہیکل کیونکر ہوا اور عالم شباب شیب سے مبدل کیونکر مفلس امیر کیون ہوجاتے ہین اور امیر بدتر از فقیر کیون خوشی مین دخل رنج کس لئے ہے اور جائے مخوف مین قیام گنج کس سے لئے سبب بدنامی اور نیک نفس جامی کیلئے ہے اور باعث سیرابی و تشنہ کامی کیا بہار و خزان کیا شے ہے اور انقلاب دوران کیا شے البتہ ادراک کا ننہ تضاد کو قدر عقل سے دور ہین اور رموز حکمت بالغہ بعید از فہم و شعور پھر اس مشت خاک کب زیبا ہے کہ کچھہ چون و چرا کرے یا کسی معاملہ این و آن مین زبان وا شعر

شکایت غیر سے بیجا ہے زیر چرخ مینائی ۔۔ مقدر مین جو کچھہ ہے ہونیوالا ہوتا جاتا ہے

حاصل کلام یہہ ہے کہ زندگی دنیا اسواسطے ہے کہ ملال و ملال سے تا زیست معدوم ہوجائے نشیب و فراز کو چھوڑکر راہ راست پر آئے اَلحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ کہ اسوقت تک اسباب ظاہری سے نتیجہ باطن حاصل ہے اور تعلقات دنیوی سے

متنفر دل صفا منزل چاہیئے کہ آپ کہ حصول دنیا کو چھوڑو اور خوشنودی رب ودود کے جویا ہو قناعت و توکل خوب ہے اور خوب حبیب کو محبوب ورنہ دامن حرص کشادہ ہے اور ہوا و ہوس دمبدم زیادہ فقط اللہ بس باقی ہوس ۔۔

شکایت روزگار توکل پر دارو مدار

بعد حمد خدا و نعت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ التماس یہہ ہے کہ زیست مستعار چار روزہ کی ہے اسپر اعتبار ناپایدار ہے گردش گردون گردان یکسان نہین ازل سے بے مدار ہے سفر آخرت سبکو درپیش ہے جسکا اسپر خیال ہے وہی شخص خیر اندیش ہے زاد راہ اس سفر مین بہت ضرور ہے قافلہ والو جاے غور ہے راہ پر خطر ہے اور منزل دور ہے مآل زندگی مرگ ہے جو ہے سو وہ بے سامان و برگ ہے جائے شادمانی ہے کہ دو ثلث بسر ہو گئی ایک باقی ہے پہر بعد اسکے نہ مے ہے نہ صراحی ہے نہ جام ہے نہ ساقی ہے بہروسا خداوند کریم پر چاہیئے کہ مسبب الاسباب ہے وہی ضامن رزق ہے اسمین تردد بیجا ہے جب تک دم مین دم ہے واسطے رزق کے کشادہ دست کرم ہے البتہ کمی بیشی ہوتی ہے سو اندیشہ کیا ہے اوسنے خود فرمایا ہے آپنے سنا ہے یا نہین متفق من اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا افلاس مرد کے واسطے کسوٹی ہے اس سے گہبرائیے نہین تا کہ ذلت و رسوائی پاس آئی نہین قصہ مختصر ہے کہ پہلا نامہ بر ایک حادثہ ناگہانی مین آگیا اب اس حامل کو بجاے اوسکے بہیجے اور وہی مدارات اسکی کرکے جو کچہہ ہو دیجیے اپنے اشتغال کا حال تحریر فرمایئے کہ کوئی شغل ہے یا یونہین بیٹھے ہو خدا کا شکر ہے کہ اسوقت تک تندرستی کا دم بہرتا ہون اور

دعاگو ہون والسلام + + + + + + + + + + +

رفیق کی نوکری پر تہنیت سرائی اپنا بیان بیسر و سامانی حال گذشتہ کی یاد وہالی نتیجہ اخروی کی نشانی

مشفق و شفیق رفیق بالتحقیق صاحب کمال و ذوفنون شیخ نبی بخش صاحب مفتون سلمہ اللہ تعالی رہیون۔ سلام شوق کے بعد فقیر ہمہ تن اشتیاق مشتاق خامہ فرسا ہے شعر

ہے مقدر مین جلون داغ فراق یار سے	جانتا تہا جل بجہون گا شعلۂ رخسار سے

صحبت دیرینہ افسانۂ پارینہ ہوگئی زمانہ پلٹ گیا یا تقدیر ہماری جاگتے جاگتے دفعۃً سو گئی بخت برگشتہ کی شکایت کیا ہے مشیت ایزدی مین دخل بیجا ہے دنیا مین کبہی رنج ہے کبہی عیش ہے پہلو سے گل مین خلش خار ہے نوش کے ساتہ گزند نیش ہے کارخانہ اسکا درہم برہم دیکہا کبہی اسمین شادی کبہی غم دیکہا آج صاحب تخت و تاج تہا وہی کل نظر پڑا تو ٹوٹے بوریئے و نان خشک کو محتاج تہا شعر

میسر ہو اگر عشرت تجہے جان اغتنام اسکو	جہان مین پائے گر ایذا سمجہہ خواب پریشان ہے

آپ کے مطمئن ہو جانے سے دل مضطر کو تسکین ہوئی شاد خاطر غمگین ہوئی ہماری پریشان حالی مثل مہر و ماہ زیر سپہر سب پر روشن ہے عرصہ سے وقف خزان یہہ گلشن ہے باغ دل غمگین ہے گل معانی مثل عنقا ناپیدا ہوگیا اللہ کیا تہا کیا ہوگیا اپنی بیسر و سامانی اگر کسی وقت رولاتی ہے تو جمعیت احباب پر معاً خاطر پریشان شاد ہو جاتی ہے فراغ و راحت کا چسکہ چکے ہو لازم نہین کہ اب انصاف کو ہاتہ سے دو قدر وقت ... بہر ایک درماندہ کی خبر لو قول صادق ہے کہ وقت

رفتہ تیر از شست جستہ پھر نہین آتا ہے آخر کو افسوس کیا آپ نے ہم نشینون کو
اسقدر دل سے فراموش کرنا پہلے تو آپکا کام نہ تھا نہ معلوم کہ اس عرصہ قلیل مین
صحبت غیر جنس کی بدولت کیا ہو گیا اے صاحب اگر دوست اپنا نہین سمجھتے ہو تو غیر
سمجھو لیکن برائے خدا ہر طرح جو یائے خیر سمجھو مطمئن رہے کہ بندہ خاندان پریشان
سے نہین ہے جو چرب زبانی و شیرین کلامی سے اپنے مطلب تک کا آشنا رہے
انجام کو وہی غیر دن کے غیر فقیر تو دعا گو ہے نہ اسقدر کسی سے الفت اور پیار ہے
نہ بغض و بیر سمع خراشی نہ سمجھنا بیکاری کا شغل سمجھکر حال دل کو حوالہ قلم کیا آپکو
ایک آنہ پیسے کا نقصان دیا زیادہ والسلام والاکرام

تعزیت نامہ محذرۂ بے نظیر و عصمت پیر لئے بیرون از تقریر

اشعار

غم نامہ اپنا صفحۂ محشر سے کم نہین	ہے شور الغیاث صریر قلم نہین
گو اضطراب دل کو بیان کرتے ہم نہین	پیچ و نگاہ ہے رگ بسمل سے کم نہین

اس دار فانی مین حیات جاب سے کم نہین کون ذی حیات ہے کہ جسکو زیر چرخ رنج
والم نہین پنجہ موت سے ہر مرغ روح کو گلو امر ناگزیر ہے امور تقدیر خارج از تدبیر
ہے فلک بدنہاد کا انقلاب مشہور ہے جو آج شاد ہے کل مغموم و مہجور ہے بیان ملال
والم سے جگر قلم شق ہے درد ہے اندوہ ہے رنج ہے قلق ہے خامہ جگر افگار کی آنکھ
سے وقت تحریر اشک سیہ کا جوش ہے مصائب نگار اس واقعہ جانکاہ کا مثل جرس
کبھی نالان گاہ خاموش ہے یا اللہ یہہ کیسا اندھیر ہو گیا پیر ہوس زیست مین مبتلا ہے

جوان زندگانی سے سیر ہوگیا تنہائی اوسکی جب یاد آتی ہے کلیجہ منھ کو لبون پر جان ناشاد آتی ہے در و دیوار سے صدائے نالہ بلند ہے سینہ کوب ہر دردمند ہے نورعین کے غم سے چشم مادر تر ہے ماتی گھر کا گھر ہے

اشعار

دردا کہ بیخ گلبن شادی بریدہ گشت	و حسرتا کہ شاخ طرب بادرنماند
اے دل فغان برآر کہ آرام جان برفت	وے دیدہ خون ببار کہ نور بصر نماند

افسوس ہے کہ دیدار آخری سے محروم رہے بدخواہ شاد ہوئے دوست ناز بیست مغموم رہے محمد منیر صاحب کے توقف پر تاسف ہے بے اعتنائی اونکی محض تکلف ہے کلام وصیت کیواسطے گوش بر آواز ہین جملہ متعلق پرسوز وگداز ہین محمد ظہور یہان سے پانچوین کو آپکی طرف روانہ ہوا یقین ہے کہ پہونچا ہوگا تسلی وتشفی اوسکی آپکو ضرور ہے کیونکہ آپکے پاس ہے مجھسے دور ہے خیال یہ ہے کہ اور جانب کا قصد نکرے گھر جائے یا آپکے پاس رہے میانصاحبزادہ آپکو معلوم ہے کہ تمہاری فرقت مین مرحومہ نے جان دی خیر جو خدا کی مرضی تم صبر کرو اسکا اجر اللہ سے لو خیالات فاسد کو دل سے نکالو اب اپنے گہر کو دیکھو بھالو میرا ارادہ بدستور ہے لیکن مشیت ایزدی سے فقیر مجبور ہے اگر کوئی شکل معقول وہان ہوتی ہوئی نظر آئے تو اطلاع دو ورنہ خاموش ہو رہو زیادہ نیاز سکو علی قدر مراتب آداب بندگی وسلام دعا پہونچے شیخ محمد منیر صاحب کی خدمت مین سلام عرض کردیجیے اور یہ خط دکھا دیجیے تاریخ مرحومہ مغفورہ جو ذہن مین گذری حوالہ قلم کرتا ہون تحت مین رقم کرتا ہون۔

قطعہ تاریخ وفات

چون رفت سکینہ جانب خلد	مغموم شدند اہل عالم

آمد از سر برائے تاریخ	درد و رنج و صعوبت و غم ۱۲۹۴ ہجری

بے اعتنائی محبوب کی شکایت اپنی بے سروپائی کی حکایت

شعر

یعلم اللہ کہ مرا از تو شکیبائی نیست	طاقت روز فراق و شب تنہائی نیست

تصور تصویر خیال حضور سے آنکھیں پر نور ہین لیکن کان ارکان سخن کے سننے کے مشتاق ضرور آپ کی بے اعتنائی فقیر کی بے سروپائی مانع ملاقات ہے یہہ معاملہ قضا و قدر کی بات ہے غیر باریاب محفل سرور ہین قدرت رب ودود قابل دید ہے کہ چاہنے والے مہجور ہین یہہ تو فرمائے کہ کبھی ہم بھی مثل بلبل نالان بہار گل وصال سے حظ اوٹھائینگے یا حسرت ہی مین مر جائینگے مناسب ہے کہ براہ ذرہ نوازی شعاع مہر اسطرف بھی پرتو افگن ہو دل بیقرار کو قرار آئے کلبۂ احزان ہمرنگ گلشن ہو زیادہ والشوق . . . . .

نالہ زار در بیان گردش روزگار شعر

لکھا جاتا نہین ہمسے وفور غم سے سیدھا خط	زمانہ کی ہوا پلٹی یہ بگڑا ہمسے [illegible]سا خط

حکایت انقلاب دہر لا بیان ہے شکایت گردش گردون گردان بے پایان ہے بادشاہ سے فقیر تک آزاد سے اسیر تک بے غم نہین کون ہے جو زیر فلک مبتلائے رنج و الم نہین بقول شاعر

نظم

ایک عالم کو آزما دیکھا	جسکو دیکھا سو بیوفا دیکھا
سچ ہے دنیا مریض خانہ ہے	رنج مین سب کو مبتلا دیکھا

دیدۂ گل خندان خواب ہے ہستی مثل نقش برآب ہے رواروی کا بازار گرم صبح و شام
ہے دار ناپایدار اس مقام کا نام ہے ادہر اسیر ہوا ادہر فقیری کا پیغام آیا
اوسوقت علم و ہنر ہی سے مطلب نکلا نہ مال و زر کام آیا اس کارگاہ بے ثبات مین
کسی شے کو ثبات نہین رات ہے تو دن نہین دن ہے تو رات نہین اس زیست دو
روزہ پر مغرور ہونا دانشمندی سے بعید ہے بچشم عبرت سیر اس سرائے فانی
کی قابل دید ہے دیدہ ورون کا مآل پر خیال ہوتا ہے ایسے ہی لوگون کو نہ یہان رہنے کی
خوشی نہ جانیکا ملال ہوتا ہے لاریب فیہ حیرت افزا آئینہ خانہ دنیا ہے آجتک نہ کھلا
کہ اس شیشۂ گردون مین بند کیا ہے بلاشبہ یہ معمّا لاینحل ہے یہی وہ کار ناتمام
ہے کہ جسکا آخر ہے نہ اوّل ہے ہر پیر و جوان کو اسکا تاکی پایا کار بیہودی مفقود سود
کی امید مین زیان ہاتھ آیا اگرچہ بیان اسکا طول ہے مختصر یہ ہے کہ یہ عدوے
ہر ذی عقول ہے اچھون سے برائی اسکا پیشہ ہے حرف شکایت زبان پر لانے سے
اس ظالم کی جفاکاری کا اندیشہ ہے جسکو سنا اپنی کہانی کہتا تہا کوئی تحریر دکھلاتا کوئی
زبانی کہتا تہا اس عرصۂ قلیل مین بہت سے سانحے دیکھے افسانے اپنے بیگانون کے
سُنے ذراسی بات یہ ہے کہ بعد تین برس کے جو آکر گھر کو دیکھا تو ڈر معلوم ہوا دلجمعی کی
شکل سر دست یہان نابود ہے ہاتھ پانون مارنا اس وادی مین بے سود ہے سعی سے
کچھ کام ہوتا ہے نہ کوشش کام آتی ہے ہر دم جان گھبرا کر سینہ سے تالو کام آتی ہے
سر پھوڑنے سے نوشتۂ کاتب قدرت مٹنے کا نہین مشیت ایزدی مین دم مارنے کی جا
نہین اور تار زیست بند علایق سے رہائی ہی ممکن نہین بوجہ بے سر و سامانی کسی جانب کو
اس ایام سرما مین سیاحت کے دن نہین پانون کہتے ہین کہ دشت پیمائی کیجئے ہاتھ کہتے ہین

کہ دامن استقلال و صبر و قناعت کو چاک کر کے بینوائی کیجئے کہ کھانا ملنے کہاں جا ہے جی مین آتا ہے کہ کچھ کھا کے مرجایئے پھر سوچتا ہون کہ لوگ سنکر بے ہمت کہین گے مین نہوا تو نہوا اپنے ہین وہ تو یہہ طعنے سنین گے اسواسطے یہہ خیال آیا ہے کہ اپنے مشیرون سے مشورہ لون وہ بہی تو کیا کہتے ہین دیکہون چنانچہ ایک عریضہ بخدمت جناب فیضمآب اخ مکرم مخدوم و معظم درماندون کے دستگیر شیخ محمد منیر صاحب سلمہ القدیر کی خدمت مین ارسال کیا ہے اور دوسرا یہہ ضراعت نامہ ہذا ابلاغ خدمت عالی کر کے سوال کیا ہے کہ اگر لایق گذارہ کوئی شکل آپکی کوشش سے وہان ممکن ہو تو براہ بندہ نوازی دریغ نفرمایئے بلا تامل بہ طلب اس خاکسار ذرہ بمیقدار کے ارقام فرمایئے کہ آپکے جواب کا منتظر ہون زیادہ کیا عرض کرون والسلام والاکرام + + + + + + + +

خلاصہ تقریر حقایق شناس آفتاب توحید کا اقتباس

محب صمیم ملا عبد الکریم سلمہ الرحمن الرحیم حسب اتفاق ایک درویش سعادت کیش کی بیاض کو دیکھ رہا تھا اوسمین چند فقرے حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ کے جو شیخ حسام الدین گجراتی کو تحریر فرمائے تہے دیکھنے مین آئے اوسکی سیر سے طبیعت کمال مسرور ہوئی کلفت طبع دور ہوئی جی مین آیا کہ اگر اس روایح خوشبو روح افزا سے مشام معلی بہی معطر ہو تو نہایت بہتر ہو لہذا ذیل مین رقم کرتا ہون تحت قلم کرتا ہون - واضح ہو کہ سبب حصول فقر قناعت ہے اور حصول قناعت وجہہ ذکر دوام باطن بلا شقت پس فقر سے زیادہ مشکل ہے اور یہی اصل منزل چنانچہ حضرت خواجہ حسن بصری

وبی بی رابعہ بصری وشیخ فرید الدین عطار واکثر عارفان کامل و واقفان اسرار نے فرمایا ہے ملفوظات طیبات پیشوایان اہل طریقت مین آیا ہے کہ روزہ رکھنا کام مریضون کا ہے اور کم کھانا طریقہ بخیلون کا نماز ادا کرنا عاصیون کا کام ہے اور حج کو جانا مسافرون کا سرانجام ہے کون کو طباخ کہلاتے ہین اور مرید بعضے جوگی بناتے ہین ذکر صلوات شال کار سلطان ہے اور علم بہت یاد کرنا کار یاد فرزندان زہد اختیار کرنا کار زنان بیوہ ہے اور مسجد و خانقاہ و چاہ بنانا دوکانداران کا شیوہ باغ و حوض باغبان بنواتے ہین اور تقوی واماندگان اختیار فرماتے ہین نفی و اثبات کار آہنگران ہے اور صحبت عورت سے احتراز کار مخنثان پیشین گوئی کار منجمان ہے اور اظہار کرامات کار بازیگران و ساحران دوسرون کو فائدہ پہنچانا کام عہدہ دار و رشوت خوار کا ہے اور آپکو مشہور کرنا کار شیطان نابکار قبلیت پیر بتا کار پیشوایان ہے اور خلق کو رجوع کرنا کار اہل دیوان دعوی خدائی کار خود پرستان و خود نمایان ہے اور خودی سے گذرنا اور بیخود ہونا کار مردان کامگاران یادہ والسلام

تقریر مستحسن اعتراض معترض کا جواب دندان شکن - نظم

من نیم ساقی فقط مست و خراب از عشق او	ہر چہ بینی در جہان سر در شراب از عشق او
چرخ در گرداب حیرت چون حباب از عشق او	در تجلی محو ذرہ آفتاب از عشق او
در فراق او نہ تنہا ماہ شد شب زندہ دار	چون شفق در خون نشستہ آفتاب از عشق او
از مقاماتے کہ میگویم باستعداد خود	ہر یکے ہم گفتہ دارد کتاب از عشق او

مشفقا در قول اہل روزگار نے یہہ وتیرہ اختیار کیا ہے کہ ملفوظات بزرگان دین و کلام

متقدمین پر خواہ مخواہ بلا دریافت اعتراض کرتے ہین عن التقریب سمجھے بوجھے
اپنے قول کی تائید مین ذکر کرتے ہین چنانچہ تحریر فقیہ بنام نامی مولوی عبد الکریم
صاحب محولہ بہ ملفوظات حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہٗ اوسپر
ایک معترض کا اعتراض مملو بہ غلو ہے کہ اہانت احکام شریعت و تحقیر امورات
طریقت خلاف نقل و عقل ہے تقریر مندرجہ رقعہ مذکور بالکل بے اصل ہے
کلام مجید تاکید صلوٰۃ سے بھرا ہے حکم اداے حج و زکوٰۃ متواتر آیا ہے پھر اونھون نے
خلاف شرع کیون ارقام فرمایا مضمون اسکا سمجھ مین نہ آیا اگرچہ جواب اسکا
اوسی رقعہ کے آخر فقرہ سے حاصل ہو سکتا ہے لیکن مزید توضیح و تشریح مندرجہ
ذیل جوہت ملاحظہ ناظرین تحریر ہا واضح ہو کہ شریعت چراغ ہے اور طریقت راہ
حقیقت منزل مقصود ہے جو شخص روشنی شمع کے وسیلہ سے راہ کو قطع کرکے منزل
پہنچ گیا اوسکو ضرورت مشعل و راہ کی نہ رہے یا شریعت علم طب ہے اور طریقت پرہیز
اور حقیقت صحت پس جس شخص نے علاج و پرہیز کرکے عارضہ لاحقہ سے صحت پائی
پھر اوسکو دوا و پرہیز کی کیا ضرورت ہے یا شریعت علم ہے اور طریقت عمل اور
حقیقت الوصول الی اللہ ثمرہ ہے کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا
ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا علاوہ اسکے غور کرنا چاہیئے کہ لو ظهرت الحقائق
بطلت الشرائع یعنی جب ظاہر ہو گئی تمکو حقیقت باطل ہو گئی راستی و نیز طلب
الدلیل بعد الوصول الی المدلول قبیح و ترک الدلیل قبل الوصول
الی المدلول مذموم یعنی ڈھونڈھنا راہ و راہ نما کا بعد پہنچ جانے منزل
مقصود کے قبیح ہے اور چھوڑنا راہ و راہ نما کا پہلے پہنچنے منزل مقصود سے مذموم شعر

آن شہادت را کہ فبرخ بودہ است	بندہائے بستہ را کشودہ است

بوجہہ طوالت کہ موجب ملالت طبع ناظرین ہے اسی پر ختم کیا ورنہ شعر

دربند آن مباش کہ مضمون نماندہ است	صد سال میتوان سخن از زلف یار گفت

وہ مضمون رقعہ بالا اونہین لوگون کے حق مین حضرت نظام الدین صاحب نے لکہا ہے جو اس راستہ سے گذر کر منزل مقصود پر پہنچ چکے ہین زیادہ والسلام

کلمات انتخاب تحریر رفیق کا جواب

شعر

زخم دہان خلق کو ہے اس سے التیام	مرہم سے ہے زیادہ اثر میری بات کا

طائران چمن جب ایام بے بال و پری مین آشیانہ سے باہر آتے ہین قاعدہ ہے کہ اپنی بولی بہول جاتے ہین اگرچہ مرغ مضامین کو آپ نے الفاظ غیر مانوس کے پرون سے خوب اوڑایا لیکن اصل مطلب صورت عنقا ایسا غائب ہوا کہ ہاتہہ نہ آیا ماشاء اللہ طبیعت کی جولانی مین کچہہ قصور نہین چشم بددور دماغ سلیم الطبع مین فتور نہین تحریر معقول تقریر شستہ ہے لیکن دیکہنے والے کہتے ہین کہ ہمائے عقل کاتب پر بستہ ہے کیونکہ بہت غور سے معلوم ہوتا ہے کہ بیکہ مضمون خط ہماری بحالت بیزبانی یون گویا ہے شعر

حوصلہ باقی تہین اے آسمان فریاد کا	آب و دانہ نے دکھایا گہر ہمین صیاد کا

یہی حال رہا تو چند روز مین مولوی ہو جاؤگے لیکن اس سے زیادہ بڑہے تو کچہہ اور کہلاؤگے اور ہماری ستعدی تو اظہر من الشمس ہے کہ ایک سے دو دو سے تین ہین یا اور آپ وہی اکیلے اکیلے نکتہ چین ہین خطا معاف نرکی بترکی جواب ہے ورنہ یہان ہر لحظہ پیش نظر ہر خرد و بزرگ کا لحاظ آداب ہے بقول شیخ علیہ الرحمہ قطعہ

نہ ہر مرد ہوشمند جواب	مگر آنگہ کز و سوال کنند
گرچہ بر حق بود فراخ سخن	حملہ دعویش محال کنند

تحریص جناب فتنہ روزگار سے اور صلح کل یار و اغیار سے۔ شعر

بہار آئی ہے دیوانے سوئے صحرا نکلتے ہین	پریزاد و وطن سے نوجوان کیا کیا نکلتے ہین

کچھ اور بھی سنا اندنون مین اہل شباب کی جستجو ہے پلٹنین بھری جاتی ہین رسالون کے واسطے نوجوانون کی تلاش مین اہلکارون کو درپیش لگا پوہے جویائے مرگ نام لکھوانے پر آمادہ ہین سوار و شش احباب کی سواری سے محروم اور پیادے تو پیادے ہین اس ہنگامہ شور انگیز مین دیکھیے کون کون لوٹ کر گھر کی صورت دیکھتے ہین اگرچہ ہمکو آپ اپنی زندگانی کا اعتبار نہین تاہم ہم اوسکو نگاہ حیرت سے بضرورت دیکھتے ہین جدال و قتال وجہ پریشانی اہل و عیال ہے بلکہ سبب نقصان جان و مال اور پھر اوسپر بھی انجام کار معلوم واللہ اعلم کون شاد ہو اور کون مغموم ہمارے نزدیک صلح کل سلامت روی کی روش اختیار کرنا چاہیئے دیدہ و دانستہ اس کائنات دنیا کے واسطے نہ مرنا چاہیئے اور خوب کہا ہے شیخ علیہ الرحمہ نے

شعر

اگر پیل زوری وگر شیر جنگ	بہ نزدیک من صلح بہتر کہ جنگ

پس مصلحت یہ ہے کہ آپ بھی صاحبزادون کو اس خیال فاسد کیطرف متوجہ ہونے نہ دیں اور ضرورت پر بمصداق قول عقلا کہ اگر ایک جان اہلبیت پر قربان ہو اور اہلبیت قبیلہ پر نثار اور قبیلہ ایک شہر پر تصدق اور اہل شہر ذات فرخ بادشاہ پر

فدا تو مضائقہ نہیں زیادہ والسلام ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۱۵۱/

پند سودمند

شعر

اپنے سے عشق بتان کی نہ تو لاگ لگا	اللہ اللہ کر اس کام کو تو آگ لگا

حسن پرستی عشق بازی تبسم تمسخر مزاح دل لگی لہو و لعب کھیل کود مین عمر کھونا انجام اپنے کئے کو رونا ہے کیا تنے قرآن مجید مین نہین پڑہا اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا اور دوسری جگہہ پر وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ اُس وقت کہ پیش احکم الحاکمین قدم رو بکار ہوگا ہاتہہ پاؤن آنکہہ ناک کان زبان کی شہادت گذریگی بڑی دہوم کا دربار ہوگا طرفداری خوشامد رشوت سعی سفارش کچہہ کام نہ آئیگی ساری شیخی دم بہر مین کرکری ہو جائیگی فرشتے کشان کشان دوزخ مین لیجائینگے یار آشنا خویش بیگانے دیکہتے رہجائینگے پس لازم ہے کہ آپ بہی تدبیر کیجیے ممکن ہے کیونکہ اگرچہ تیر کا ہو چکا پہر بہی کیقدر باقی دن ہے عبد ہو تو معبود حقیقی کی عبادت مین مشغول ہو طول امل کا خیال صفحۂ دل سے مٹاؤ بندگان خالص مین داخل ہو کر مقبول ہو صحبت علما و صلحا اختیار کرو پند و نصایح گوش دل سے سنو مشایخ و اہل یقین سے ملو صاحب تحقیق کی خدمت کرو تاکہ زنگ آئینۂ دل سے دور ہو حاصل سرور ہو ۔

مثنوی

سایۂ یزدان بود بندہ خدا	مردۂ این عالم و زندہ خدا
کیف مَدَّ الظِّل نقش اولیاست	کو دلیل نور خورشید خداست
اندرین وادی مرو بے این دلیل	لَا اُحِبُّ الْاٰفِلِیْن گو چون خلیل

اگر اس پر عمل کروگے خوشیان مناؤگے ورنہ پچھتاؤگے زیادہ والسلام

جواب عنایت نامہ رفیق رفاقت منزلی آصف سید علی - رباعی

حاصل یہہ تمسے دل لگانے سے ہوا
دل شاد ہمارا خط کے آنے سے ہوا
مشتاق نے مدت مین اوٹھایا ہے قلم
گستاخ تمہارے منہہ لگانے سے ہوا

واضح ہو کہ جب سے جلسۂ احباب سے جدا ہوا مشغلہ شعر و سخن ترک ہوا آپ چند روز سے اودہر کچھہ چرچا ہے سو کیا ہے دو تین طرحون پر غزلین لکہین مگر کچھہ لطف حاصل نہوا اشاد دل منضمحل نہوا آج چوتھی صفر کو بعد عرصہ کہ شقہ عنایت نامہ سامی محررہ ۲۹- ماہ محرم آیا ممنون احسان فرمایا ماشاء اللہ فکر صائب بن نقص کیا ہے قطعہ تاریخ بہت خوب کہا ہے جہان جہان دخل مناسب جانا درست کردیا اور حسب فرمایش پانچ شعر اور بڑہا دے مادہ تاریخ دم فکر سخن ایسا نہ آیا کہ یقین ہے آپکو پسند ہو اور سامعین کی طبیعت بہی سنکر خورسند ہو- وقت وداع بہی آپنے زبانی فرمایا تہا اور اب بہی تحریر کیا تہا مجہکو آپ کی خاطر بدل منظور ہے اگرچہ احقر بظاہر پاس سے دور ہے اور بندہ اوس روز سے اسوقت تک بدستور مدرسہ قصبہ بہادرپور مین بشاہرہ معمول مامور ہے بعض اوقات بتحریک حرص جی مین آتا ہے کہ جادۂ قناعت سے پاؤن باہر دہرون پہر بفہمایش توکل چپ رہتا ہون مجبور کیا کرون قیام زیست جہان گذران حباب موج آب روان ہے چلنے پہرنے کا کونسا سامان ہے گذشتنی وگذاشتنی پر بیجا دل بستگی ہے کہ جسکا مآل خستگی ہے مسافت بعیدہ کو طمع دنیا کے واسطے اختیار کرنا جیتے جی مرنا ہے

شعر

گھر مین بیٹھا رہون توکل پر	ہیچ ہے ناسخ کہان کہان جاؤن

تاہم گفتار یار سزاوار اعتبار ہے اگر کوئی بخواہش طالب ہو تو کیا عذر انکار ہے باقی حال بشرط حیات مستعار دوسرے وقت تحریر کرونگا نیاز زیادہ

تقریر لایق غور چلے کٹے کا طور شعر

کا تب شمشیر کرے خط کا نہ کیون سر آبی	کہ یہہ مکتوب ہمارا ہے سکندر نامہ

ملاقات رقیب بدنصیب نامبارک پر مغرور ہوا تو تم اپنے نزدیک بہت دور کیا سمجھے ہو سُننے بہکایا ہے کہین دماغ مین تو خلل نہین آیا ہے جو عقل زائل ہو گئی ہے امور قبیح پر طبیعت یکایک مائل ہو گئی ہے ہمکو تو تمہارے حسن صورت پر نیک سیرت کا وہم تھا مگر پھر جو غور کیا تو بالکل بعید الفہم نکلا یاد رکھو کہ وہ دن عنقریب آنیوالے ہین اور جام شراب ناکامی پلانے والے کہ انجام کار یہہ تو تمکو بدنام کر کے چلے جاینگے اور آپ اپنے کیے پر پشیمان ہو کر روینگے پچھتاینگے نادار یار عیار مالدار سے اچھا ہے اور دانا دشمن نادان یار سے اچھا تلون مزاجی سے استقلال بہتر ہے اور ایسے وصال سے کہ جو باعث رسوائی و ملال ہو تفرقہ بہتر اس تحریر سے یہہ تصور نکرنا کہ چلے کٹے کی چھیڑ چھاڑ ہے اَلْعَاقِلُ تَکْفِیْهِ الْاِشَارَۃ (واسطے عقلمند کے اشارہ کافی ہے) حقیقت مین تنکے کی اوٹ پہاڑ ہے۔ شعر

بجاے گرد صال اغنیا کو ہے مجھکو حیران ہے	کہ دنیا کافرون کو باغ ہی مومن کو زندان ہے

حرف نصیحت پتھر سے سوا سخت ہوتے ہین اور کلمات پند لوہے سے بڑھکر کرخت جنھون نے اسکو گوارا کیا ہے جام آب حیات پیا ہے۔ . . . . . .

سطور معدودہ در طرح عاطلہ سوال در سرکار دلارام در گلہ عدم ارسال رسالہ و مرسل و ہم احوال دیگر مطول و مکمل

اوّل حمد واحد کردگار داور دادار ملک العلام کر آور درود لا محدود محمد الرسول اللہ صلی اللہ وسلم ارحم و اکرم مدوح ہمہ اہل اسلام کا ورد دوام کر مطلع اوّل

مدعا لکھ کہ مدعا ہو حصول — کام وہ کر کہ اوسکا ہو ماموں (امید داشتہ)

مطلع دوم

سارا وسواس دل کا کر کر دور — اسطرح حال کو کرو مسطور

دلدار دل آرام گوہر دوادگل مراد ہمسر مہر وماہ سلمہ اللہ۔ رسم سلام ادا کر کر سلسلہ کلام کو کہولو حال دل سالک مسلک آسا اعلا ہو کہ حال وہ ہو کہ اگر دو رہ (مرتبان) عطر عروس مدعا سا وا ہو محل روح سامع سارا معطر ہو سواد مداد مشک کا ہمسر ہو آہ اگر دلدار کو دوا مرحم ہوگا ہمارا کام کس دم ہوگا عدم ہمکو سرور کرو آلام دل دور کرو وصل دلارام دل کو دوا ہو حاصل مدعا ہو

مطلع

ہو کاکل دلدار اگر دام ہمارا — آرام ہمارا ہو وہ آرام ہمارا

اگر رسم وراہ رسل رسائل کو مسدود کر اساک مداد و کم حوصلہ کلک سہو محرر معلوم ہوا دل ولا محل کو ملال ہوا صدمہ کمال ہوا دود آہ دالہ کا کل ہم طرح طرہ طرار ہوا اور سواد طرہ طرار کا دل کو وار ہوا عالم اس امر کا آگاہ ہوا کوہ و صحرا ہمارا آرام گاہ ہوا آگاہ حواس گم کردہ کو ماء الورد (عرق گلاب) وعدہ وصل دلدار ہوا اور گاہ وسوسہ عدو دم صمصام (شمشیر) دمساز ہوا الحمد للہ کا ورد مع احصار سورہ الم کرد ہوا آل اسکا اللہ کو

کہ آپ ہی صبر کیجیے دل کو ہاتہہ سے نہ دیجیے اگرچہ خیال ہوتا ہے کہ رنج و ملال دونا ہوگا
باغ عالم نظر مین سونا ہوگا لیکن صابر کو ثمر اوسکا حدیقۂ عنایت ذوالجلال سے ملتا
ہے ایک کے بدلے مین دوسرا پہول کہلتا ہے بفحواے کلام رب العالمین اِنَّ اللہ
مَعَ الصّٰبِرِین والسلام

تہنیت نامہ تولد پور موفور السرور سید محمد شفیع رئیس بہادر پور

شعر

زیکسو بوے گل و زیکطرف پیغام یار آمد	من آن دیوانہ ام کز ہر دو سوے من بہار آمد

رفیق صادق الوفاق شفیق مجیع الاشفاق سلمہ اللہ الخلاق الآفاق صفحۂ قرطاس
غیرت بیاض صبح و رشک کافور ہے اور سیاہی مداد خجل کنندہ سویداے قلب
حور قلم نے وہ گل کہلائے ہین کہ شاخ نخل طور شرمندہ ہو اور سخن سنجی سخنور سے
قالب بیجان مین جان آئے پیکر مضمون زندہ ہو سپاس گذاری منعم حقیقی کی انعام
بیحد پر واجبات سے ہے اور تہنیت سرائی احباب ضروریات سے الحمد للہ تعالے
شانہ کہ شگوفۂ گل مراد شاخ نہال امید سے نکلا اور گوہر آرزو بصدف بطن خورشید
سے وجہہ بشاشت احبا ہوا اور دروازہ طرب و انبساط کا وا باب گنج شادمانی
روے رفقا پر کہولتا ہے طائر فکرت سخن سرا تاریخ گوئی کا گہر بولتا ہے
رنگین ادائی سے کام نہین خواستگار انعام نہین **قطعہ تاریخ تولد فرزند**

بحر بخشش جو محمد ہے شفیع	اوسکے گہر مین پیدا اک گوہر ہوا
کہتا ہے **مشتاق** اوس مہ پارہ کا	سال پیدائش بلند اختر ہوا

۱۲۹۹

درگاہ رب العزت مین دست بدعا ہون کہ زیر سایۂ دامن بزرگان ثمر جوانی

پائے عمر خضر و تا عمر عیش و کامرانی پائے زیادہ والسلام

صاف صاف تقریر اطلاع ضروری تحریر ہے

جناب مرزا صاحب مخدوم نیاز کیشان آغا شجاعت علی صاحب سلمہ اللہ کل کے روز ایک خط شیخ خادم حسین کا اکبر آباد سے آیا لکھا ہے کہ مولوی مولا بخش دوست محمد سوداگر کی طرف سے حساب فہمی کے لئے کلکتہ مین علی بخش فیض اللہ کی کوٹھی پر گئے ہین جو کہ اونکا قیام ابہی چہنیے ڈیڑہ مہینے کلکتہ مین ہوگا میرے نزدیک مناسب ہے کہ اب سب سامان فوٹو گراف کا آپ اونکی معرفت منگو لیجیے یقین ہے کہ بکفایت آجائیگا چنانچہ مینے بہی شاہنامہ فارسی اور تاریخ ہند فارسی و صراط المستقیم اور آئین اکبری اور تزک جہانگیری منگوائی ہین اور مناسب ہے کہ اب حال دربار ویسرائے ہند جناب گورنر جنرل بہادر کا مفصل تحریر فرمایئے بلکہ ممکن ہو تو نقل اسپیچ بہیجدیجے زیادہ والسلام

اپنی سیاحت کا مذکور اور بالاجمال احوال قصبہ بہادرپور

بندہ نواز سلامت کمترین عقیدت گزین ایک عرصے ہمرنگ سیاح ہر ایک سلطنت و اقلیم کی سیر کرتا ہوا اور ہر ایک صاحب افسر و بہیم کو دیکہتا در ہنولا ریاست الور مین پہنچا اتفاق زمانہ سے بمقتضائے آب و دانہ قصبہ بہادرپور مین مقیم ہوا یہ مقام بعہد سلطنت اہل اسلام بڑی رونق پر تہا اور ہر محلہ رئیس محلہ کے نام سے نامزد تہا بازار خوش قطع مردم شریف بستے ہین ابتدا مین پٹھانون کا قبضہ تہا جنکی نشانیان

مثل جامع مسجد و گنبد وغیرہ موجود ہین بعدہٗ خان زادے دخیل ہوئے اب
اہل سادات کا زور کثرت سے ہے اگرچہ اور لوگ بہی رہتے ہین مگر سب محب کوم ہین
اور محرم مین عزاداری اور ماتم یہان کا مشہور ہے بجز غم حسین کسیکو کوئی رنج
والم نہین اشخاص روزگار پیشہ بیشتر ہین ذدردور نوکر ہین اور سب خوش وضع با مروت
خلیق مسافر دوست ہین لیکن بفحواے مثل نیک اور بد صحیح و مستند ہے چنانچہ نو
اوسی ذیل مین ایک شخص اصل مین مرد بوضع زنان دیکہا تعجب ہوا معلوم ہوا کہ ساعت
زہرہ مین پیدا ہوا ہے اوسکا یہی خواص ہے تحیر بیجا ہے قدرت قادر مطلق ہر رنگ
مین عیان ہے صنعت صانع بیچون مشہور جہان جہان زیادہ والسلام

تعلی کی گفتگو ظرافت سے مملو

مجمع خوبی بیکران منبع جود و احسان شمس الدین علیخان سلمہ اللہ نامہ نگار حیرت جہان
طلبکار بہمہ تن قاق مشتاق خامہ فرسا ہے کہ نقشے نے انداز تحریر دہ نکالا کہ مکاتبہ کو
مکالمہ بنا دیا گویا رو برو ہمکلام ہون اگرچہ بوجہ ترک طرز قدما بدنام ہون وہ اہل
زبان کا انداز ہے ہکو اپنے محاورہ پر ناز ہے اہل فارس مدت العمر یہان رہے لیکن
پہر بہی محض ناآشنا تہے اور ہندوستانیون کو دیکہیے کہ عرصہ قلیل مین وہ طرز پیدا کی
کہ اصفہان والے لوہا مان گئے انکے ہنر کو پہچان گئے تاہم کسی نے دعوی نکیا عذر بیجا انی
رہا دامے بہ جہال انکے جو بقول جرأت

بند

وہ بیرون جات کے کیا ریختہ کہین ابتر	کہین بروٹہا جو ڈیوڑہی کو درمیان بہتر
زبان آب سخن سے جب انیون نے کی تر	یہ دیکہہ قدرت حق کیون نہ جنکی تبتر

حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی		

محض نابلد راہ سخن ہین اہل زبان پر طعنہ زن ہین نام لینے سے کیا فائدہ ہے بیٹھے بٹھلائے ہدف ہر طعن بدگمان ہوتا ہے بدنام ہو کر مشہور جہان ہوتا ہے ماشاء اللہ ذہین ہو خود سمجھ جاؤ گے زیادہ والسّلام

فراق یار کی شکایت اشتیاق ملاقات کی حکایت شعر

تا بکے ہجر مین نامہ کی یہہ تحریر رہے		پہر وہ دن ہو کہ یہم رات کو تقریر رہے

ماہ آسمان خوبی و آسمان مہر محبوبی سلمہ اللہ انتظار نامہ ونامہ بر مین عمر گذری اور ہنوز منتظر ہون شکایت جواب نامہ سابقین مین خامہ فرسا ہو رہا ہون یہہ فرمایئے کہ جلبۂ اغیار مانع تحریر ہے یا کوئی اور شغل دامنگیر ہے تمہارے انتظار مین عمر مفت رایگان جاتی ہے کوئی صورت ملاقات کی بظاہر نظر نہین آتی ہے شعر

وصل کو لکھتا ہے ناسخ درد عاشق کی دوا		دل ہمارا قابل تشخیص جالینوس ہے

پیغام مرگ کوئی دن مین آنیوالا ہے انجام کار یہہ جسم زار دہان گور کا ایکدن نوالا ہے مصرعہ پس ازانکہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد ٭ کیفیت ایام فراق و شرح اشتیاق کو موجب سمع خراشی تصور کرکے اس پرچہ کو ان اشعار پر تمام کرتا ہون اشعار

سنبل شب گون کی جا دیکھی شب تار فراق		ہو گیا مین دل کے پہنستے ہی گرفتار فراق
وصل مین بہی ملے جس دلکو نہوتا تہا قرار		اے فلک تو نے کیا اوسکو گرفتار فراق

اور زیادہ کیا لکھون والسّلام

جواب خط تحریر اور کیفیت برشکال کی تقریر

شفق من سلامت رسم تسلیم ادا کر کے عارض مدعا ہون عنایت نامہ پہنچا ممتاز فرمایا یہان کا حال با فضال ایزد متعال قرین خیریت ہے کہ عرصہ ہفتہ عشرہ سے نزول بارش باران بکثرت ہے مثل آغوش تمنا و دروازہ رحمت کے فرش زمردین قدرت حق نے بچھایا ہے کوسون سبزہ زار زمین صحرا ہے لبریز ہر ایک جھیل ہے جوتا لاب ہے موج خیز ہے جو چشمہ ہے رشک سلسبیل ہے شور نالہ کا سوتون کو جگاتا ہے عالم آب آب نظر آتا ہے دست کاری نخل بند قضا و قدر قابل دید ہے عجب قدرت رب مجید ہے کوہسار رشک لالہ زار ہے صحرا اندنون مین غیرت گلزار ہے باد شمال کار نقاشی کرتی ہے نسیم صبح دم مسیحائی کا بھرتی ہے نشو و نمائی سبزہ سے تازگی پیدا ہے بہار سے سامان عیش ہویدا ہے تردد کاشت کا وقت ہے فرصت قلیل ہے مفصل حال لکھنے کی کونسی سبیل ہے لہذا اس شعر پر مضمون تمام ہوا الخیر انجام ہوا۔

شعر

ایک ذرہ زمین نہین بیکار باغ کا	یان جادہ بھی فتیلہ ہے لالہ کے داغ کا

زیادہ والسلام

استمداد توکیل واظہار حال مقدمہ مین قال وقیل

جناب منشی صاحب مخدوم نیاز کیشان لالہ جگل بہاری لال سلامت بندگی آپکا عنایت نامہ آیا احوال معلوم ہوا جو کہ مقدمہ استحصال بالجبر سرکار مدعی بنام مکند لال مدعا علیہ محکمہ مجسٹریٹی ضلع میرٹھ مین دائر تھا وہان سے اوٹھکر عدالت ججی مین پہنچا وہان سے تکمیل ہوکر محکمہ عدالت العالیہ ہائی کورٹ الہ آباد کو روانہ ہوا ہے نقول کاغذات مقدمہ روانہ خدمت کر کے مصدعہ ہون کہ آپ اپنا وکالتنامہ اس مقدمہ مین مدعا علیہ کے

طرف سے داخل عدالت کر کے جوابدہی فرمایئے علاوہ محنتانہ معمولی کے تشکرانہ قرار واقعی بھی معہ نذرانہ کے حاضر ہونگا اس کام کو اپنا تصور کرکے بدل سعی کا ہے تم زیادہ والسلام

مسئلہ ۲۸

تفہیم وتشخیص کاگلہ وبے علمی کا مسئلہ

افتخار دودمان مولوی احمد خان صاحب سلمہ اللہ کل کا ذکر ہے کہ ایک عورت کسی نیم ملا کے پاس گئی اوسنے ازروئے فال آسیب بتلایا گنڈا تعویذ کیا آرام نہوا البتہ اوسکے اوس عورت نے کسی حکیم سے رجوع کی حکیم نے درد صداع تجویز کرکے تنقیح دماغ کا نسخہ لکہا جب وہ بہی مفید نہ پڑا تو وہ مریضہ کسی فقیر کو اپنا مشکلکشا جانکر اوسکے پاس گئی اوس رہنمائے اخوان الشیاطین نے علاوہ علاج عارضہ جسمانی کے ازروے بے ایمانی اوس خدا پرست کو قبر پرست بنا دیا اور کہا کہ شیخ سدو کا بکرا کرو اچہی ہوجاوگی غور کرنا چاہیئے کہ یہہ کام اوس ناخواندہ فقیر نے کیا کیا کہ ایک مسلمان کو مشرک بنادیا اور خود بہی ذراسی طمع دنیا کے واسطے مواخذہ مین گرفتار ہوا سچ کہا ہے کہ

شعر

زجاہل گریزندہ چون تیر باش	نیامیختہ چون شکر شیر باش

اللہ ایسون کی صحبت سے بچائے رکہے اس خبر سے آپکو اسلیئے آگاہ کیا ہے کہ اسکا استفتا کرکے مولویون سے دستخط کرا کے بہیجدیجے کہ مشرک کی اجازت دینے والا مشرک ہوا یا نہین زیادہ والسلام

مسئلہ ۲۹

اطلاع توجہ قیصرۂ ہند عالیا ہندوستان پر وطلب سامان سرمائی

آمد فصل سے پیشتر

جناب شیخ صاحب عنایت فرماے بندہ سلامت اندنون مین ایک خبر آگرہ اخبار مین تازہ لکھی ہوئی دیکھی وہ یہہ تہی کہ جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا کو غور رسی داد خواہی رعایا و درستی عمارات پیشین بدل منظور ہے اس سے اب ایک گونہ تسکین خاطر غربا سمجھی جاتی ہے کیونکہ تا وقتیکہ توجہ بادشاہ وقت جانب ملکی صداقت نہو آسایش رعیت غیر ممکن ہے اِن اطوارون سے امید پڑتی ہے کہ حقدار ریاست بہی حق یاب ہو جاوینگے جو یہہ صورت ظہور پذیر ہوئی تو آپکا مطلب بہی خاطر خواہ نکل آویگا دیگر حال یہہ ہے کہ موسم سرما آیا اور ہنوز جاڑا دل کا کچہہ سامان نہین ہے جو کچہہ کہ دسہرہ پر تازہ کپڑا آویگا دو تہان دریس کے قابل رضائی اور پانچ گز ململ نینسکہ قیروزی اور دو گز بانات بادامی اور دو صدری مخمل سبز کی بہیجدوگے تو عنایت ہوگی قیمت اوسکی لکہنے کے موافق بذریعہ منی آرڈر روانہ کیجاویگی زیادہ والسلام

کیفیت نمایش گاہ جیپور اور بعض بعض اشیاے نادرہ کا مذکور

جناب مرزا صاحب مخدوم بندہ سلامت تسلیم - کل کے روز جناب فیاض زمان صاحب رزیڈنٹ بہادر راجپوتانہ دام اقبالہ بتقریب سیر رونق افروز ہائی اسکول ہوئے بعد امتحان طلبا جماعت اول و دوم کو دو دو روپیہ راہ خرچ جیپور واسطے دیکہنے نمایش گاہ کے معہ مدرسین بطور انعام کے مرحمت فرمائے چنانچہ مین بہی اوس ذیل مین داخل ہو کر جیپور گیا اور نمایش گاہ دیکہی اگرچہ ویسی تو نہین ہے جو ۱۸۶۶ء مین بمقام اکبرآباد ہوئی تہی مگر پہر بہی بعض بعض چیزین ریاستون سے نادر آئی ہین چنانچہ تین

ٹوپیان اور ایک حقہ جو دھی روپے ایسا آیا ہے کہ کسی نے کم دیکھا ہوگا اور ایک گلستان
اور ایک بوستان اور ایک قرآن مجید اور ایک چاندی کی ڈبیہ الور سے بھی گئی ہین
انتظام بہت اچھا ہے ابھی میلہ آخر فروری تک رہیگا اگر آپکو بھی فرصت ہو جاوے
تو دیکھا آسکیئے مین صرف دو روز وہان رہا تہا زیادہ والسلام . . . .

معترض کے اعتراض کا جواب و اظہار تقصیر راہ صواب

جناب قاضی صاحب انقلاب گردش گردون مشہور ہے آگاہ ہر ذی شعور ہے
دیکھئے جو دیکھا گیا ہے اور سنئے جو سُننے کا بات ہے ایک تتمہ ہے لوح محفوظ کی
نقل اور قابل قبول عقل

شعر

گفتنی ہست این سخن اے یار بین	چشم بکشا سوئے این گفتار بین

عنایت نامہ محررہ ۱۴ جون آج ۱۸ کو میرے پاس آیا طرفہ شگوفہ لایا مین جانتا تہا
کہ اب جناب قاضی امیر الدین صاحب مرحوم و مغفور کے شاگرد رشید ہو سنجیدہ
ہو گئے کیونکہ وہ جہاندیدہ تھے لیکن معلوم ہوا کہ ہنوز بوئے مکتب دماغ سے رفع نہین
ہوئی اور اوسپر خوش قسمتی سے وہین کی نوکری ہاتھ آئی اللہ اکبر آپ ایک ذراسے
لفظ کے اوپر اسقدر برہم ہوئے کہ علاوہ جواب ترکی بترکی حرف شکایت بھی ضبط
تحریر ہوا غور تو کیجیئے کہ مہربان محاورہ مین کس جگہہ بولتے ہین اور لغوی معنی کیا ہین علاوہ
اسکے رقعات مرزا نوشہ دیکھیئے جو آخری زمانے مین فخر ہندوستان تہا ثنا خوان جسکا
ہر زبان دان تہا اوس نے اپنے دوستون اور احبابون کو کیا لکھا ہے یا لکیر ہاتے
پر نفیر ہو کہ تحریر مدرس سابق کی دیکھی تحریر معلم اوّل کی نیت ہے یا حدیث ہے

جسکو خواہ مخواہ مان لیجیے اپنا اپنا طور سب کا جدا ہے جو زبان قلم پر آیا لکھدیا مینے تو یہہ سمجھکر کہ اکثر اشخاص کی زبانی سُنا کہ ماشاءاللہ نوجوان ہین حب اہلبیت عمر بنظر دوستانہ لکھدیا تھا ورنہ بحالت کار سرکار طبیعت رعونت پذیر کیواسطے وہ تحریر ہے جو رقعہ کار سرکار مین تسطیر ہے اور واضح ہو کہ طریقت یارانہ اور ہے اور قاعدہ اہلکارانہ اور ابہی نئے ملازم ہو اور جوان نشیب و فراز زمانہ سے محض ناواقف ذراسی بات پر بگڑ جانا آدمیت سے دور ہے مگر تم کیا کرو اس عمر کا قصور ہے کبہی گہر سے نکلکر کسی کی صحبت اختیار کروگے اوسوقت ہماری بات کا اعتبار کروگے بہائی ناداں سے ناداں ایسی باتون کا دہیان نہین کرتا بدگمان نہین کرتا اور تم تو پڑہے لکہے اچہے خاصے آدمی ہو اگر قاضی کے نام پر فخر ہے تو آیندہ سے جو آپ فرماوین وہ القاب تحریر ہوا کرے لیکن اس سے کچہہ فائدہ نہین بقول اہل زبان کہ حد من سلطان بود اپنے مین ہی کچہہ قابلیت اور لیاقت چاہیئے اور عجز و انکسار عجب چیز ہے شیخ امام بخش ناسخ فرماتے ہین شعر

خاکساری ہی بچہو ترے دے خدا جسکو عروج	آسمان پر ماہ تابان اور زمین پر چاندنی

اور اگر اس عہدہ پر گہمنڈ ہے تو اور بہی بیجا ہے کیونکہ مرزا رفیع السودا یہہ کہتا ہے شعر

یہہ رتبہ جاہ دنیا کا نہین کم مال زادی سے	کہ اسپر رات دن مین سیکڑون چڑہتے اوترتے ہین

اسکا کیا اعتبار ہے یہہ تو بالکل ناپایدار ہے اور سے یار من اپنا تو یہہ قول ہے شعر

زندگی چاردن کی ہے مشتاق	بات وہ کر کہ جس سے بات رہے

ہم تو یہہ سمجہتے تہے کہ بہڑوڑ مین بہی ایک یار غم غلط کرنیکو ہوا سو تم تو محض رو کہے پہیکے نکلے بقول شاعر مصرعہ تقدیر سے گلہ ہے کسی سے گلہ نہین + والسلام

والاکرام وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ ہماری بات کا بُرا نہ ماننا . . . . .

تلاش گم گشتہ کی بدولت اظہار حصول خفت و ندامت

مشفق و مخلصی سلمہ اللہ۔ بندگی نے سے رخصت ہوکر اکبرآباد۔ اٹاوہ۔ کانپور۔ الہ آباد۔ بنارس پہنچکر۔ داناپور ہوتا ہوا کلکتہ مین پہونچا محلہ کولوٹولہ مکان نمبر چوبیس علی بخش فیض اللہ سوداگر انکے مکان پر مقیم ہون جس شخص کی تلاش مین اسقدر زیر بار ہوا ابتک اوسکا پتا مفقود ہے اب ارادہ ہے کہ چہاونی اجانک مین تلاش کرتا ہوا چٹگام اونگا جو وہان ملگیا تو نہو المراد ورنہ چین کا راستہ سیدہا ہے اور انہونون مین اس شہر مین بفضل خداوند حقیقی بطرح خیریت ہے حسب الطلب سامی کتاب شاہنامہ فارسی فردوسی طوسی بسبیل ڈاک ارسال خدمت ہے رسید اسکی جب دوسرا خط بہیجون تو روانہ فرمائیے زیادہ والسلام

صدمۂ ہجر کی داستان طلب وصال کا بیان

اشعار

نکتہ چین سے غم دل اوسکو سنائے نہ بنے — کیا بنے بات جہان بات بنائے نہ بنے
مین بلاتا تو ہون اوسکو مگر اے جذبۂ دل — اوسپہ بن جائے کچھ ایسی کہ بن آئے نہ بنے

جذب شوق ملاقات حوالۂ قلم ہے تمہاری جدائی سے ناک مین دم ہے ابتدا مین بیوفائی پر دہیان نہوا آپکی کج ادائی پر بہی بدگمان نہوا محبوبون سے چشم داشت محبت فی الحقیقت نادانی ہے جو یہی حال ہا تو جان لیجے کہ ایک نہ ایک دن ہماری جان جانی ہے ہمنے آپکی کسقدر اطاعت کی اور آپنے ردکہی پہیکی بناوٹ کی شکایت کی غور کرد

کر کیا کیا اقرار تہا کیا کیا دارومدار تہا اب وہ طبیعت وہ محبت کدہر گئی یا صرف منھہ دیکہے ہی کی تہی ہم آپ ہی امتحان کرتے ہین پیغام ملاقات تم سے پہر ایجاد کرتے ہین اگر رفاقت منظور ہے تو آنکر ملاقات کرو مستحکم بات کرو ورنہ خط کتابت کو بہی دو سمجہنا ہماری طرف کا خیال مفقود سمجہنا پیش خدا معاملہ ہوگا جو شکایت وگلہ نہ ہالی ہی پر ملا ہوگا زیادہ شوق ۔

تہنیت ترقی منزلت پر ترانہ سنجی اور عدم اطلاع پر اظہار شکر رنجی

نسیم جان فزا آمد گل آمد برگ و بار آمد	شعر	مبارکباد اے بلبل کہ در گلشن بہار آمد

آج سیر گلزار مین طرفہ ماجرا نظر آیا آئینۂ آب روان نے حیرت بنایا دیکہا کہ سبزہ نے فرش زمردین بچہایا ہے اور مشاطہ چمن نے شانہ صبا سے زلف سنبل کو آراستہ بنایا ہے لب غنچہ رشک مرجان ہے اور زبان سوسن رنگ مسی سے نیلم کی کان نرگس شہلا آہوان حرم کو آنکہین دکہلاتی ہے اور نسیم صبح مارے خوشی کے پہولی نہین سماتی ہے جوانان چمن محفل انبساط کا رنگ جمارہے ہین اور نغمہ سرایان گلشن ترانہ مبارکبادی گا رہے ہین جب بہت دہوم ہوئی تو یہہ بات معلوم ہوئی کہ ترقی جاہ و دولت حضور ہے اس شادی سے ہر کہ ومہہ شاد ہے مسرور ہے از دیاد تحیر نے گو اس حیرانی کو سرمۂ خموشی کہلایا مگر ضبط ہوا بیا کانہ یہہ حرف زبان قلم پر آیا مصرعہ مبارک ہے مبارک ہو مبارک ہو ۔ البتہ تعجب ہے تو اتنا ہے کہ اس جلسہ سے اپنے پرایون مین دہوم دہام رہے اور یہہ جرعہ کش جو مدام سے دوستی کا دم بہرتا ہے خط بادۂ انبساط سے تشنہ کام خیر گذشتہ را صلواۃ آیندہ اس اپنے خیر طلب کو خاطر اقدس سے

محو نہ کیجئے زیادہ کیا عرض کروں بس بندگی لیجئے

مضمون نصائح آمیز تحریص خوش کلامی و نیکنامی

دوست صادق الوفاق سلمہ اسوقت ایک مضمون خیالی مین تمکو لکھتا ہون اگر غور سے دیکھوگے تو بہت فائدہ اوٹھاوگے واضح ہو وہ زمانہ کاگیا کچھ لیلیا نہ کوئی لیکے دین + بیٹے بچن سنائے کے جگ اپنا کرلین + دنیا عالم اسباب ہے جو امر حق مذہب جو دولت ہے وہ سب فانی ہے یہہ دنیا کسی کے دوست کسی کے دشمن کسی کے ہادی کسی کے رہزن مگر کیسے دوست جنمین محبت نہین اور کیسے دشمن جنمین رحم نہین غیریت عداوت محبت نیکی بدی جسمانی باتین ہین وہ سب اسی عالم حادث تک ختم ہوجاتے ہین فقط ایک نام باقی رہجاتا ہے اگر امور نا ملایم کا مرتکب رہا تو بدنامی کے ساتھ مثل چنگیز اور نادر وغیرہ اور اگر عمدہ کام کیے آسایش آرام خلایق انصاف ہمدردی تو نوشیروان اور حاتم کیطرح نیک رہا مخلوق خدا سے انسان ہے اور ایسے قوا عمدہ اور نفس ناطق خدا نے عطا فرمایا ہے کہ جس سے حکمت بالغہ اور قدرت کاملہ ظاہر ہوتی ہے اب یہہ جسطرح چاہیئے اپنی اوقات صرف کرے اگر اطوار اچھے ہوئے تو نیک نام رہا نفسانیت اور خیانت کو راہ دی بدنام ہوا دنیا کی مثال ایک خوبصورت عورت کی ہے بطریق جائز کسی سے ملاپ ہو تو صواب ہے اور اگر ناجائز طریقہ سے ہو تو عذاب ہر کام مین برائی بھلائی دو پہلو ہوتے ہین اگر نیکی کا بیج انسان کے مزرعہ دل مین ہے اور ضرور ہوتا ہے تو برائی کا پہلو نہ اختیار کریگا اور اگر شامت نفس سے برائی کے پہلو پر عمل کریگا تو دنیا مین ذلیل

اور یقینی ہین خصلتین ہوگا ہر شخص کا کمال اور عقل کی روشنی اور ہر روشنی کی خوبی اس دنیا مین ظاہر ہوتی ہے یہی ایک آئینہ ہے جسمین سبکا عکس پڑتا ہے اگر عمدہ عکس پڑا اچھا کھلا یا بری صورت کبھی خراب ہوا کلام شاعر ہندی نژاد جو زمین ان سے مستعد اقرار شعر لکھے ہین اس مقام فانی کی طرز زندگی مین اپنی جان کی آسایش کے واسطے بہت ضرور ہے کہ آدمی ہر دل عزیز ہے والسلام

کلام عبرت انگیز حیرت افزا انیا ماجرا

اخلاص نشان رفیق شفقت نشان منشی صادق علی صاحب بعنایت بعد سلام شوق معلوم ہو کہ آپکا عنایت نامہ ایک مدت سے نہین آیا طبیعت نہایت متفکر ہے مناسب ہے کہ کبھی کبھی اپنی خیر و عافیت سے مطلع فرماتے رہیے آج سیر اخبارات وکٹوریہ پیپر کرتا تہا ۲۴ جولائی سنہ ۱۸ع کے پرچہ مین ایک خبر عجیب و غریب دیکھی فی الحقیقت حیرت افزا سمجہکر اطلاعاً اوسکی نقل بجنسہ ذیل مین لکہتا ہون شعر

نکوئی شمع جلائے نکوئی پہول چڑہائے
کیسی سنسان پڑی رہتی ہے تربت میری

بمبئی مین مزدور زمین کہود رہے تہے تیرہ فٹ گہرائی پر سیسہ کا تابوت نکلا اوسکی اندر چوبی تابوت تہا سونے کے ورق لگے تہے مرد کی لاش تہی اوسکے پہلو مین پرانی قسم کی تلوار رکھی تہی اوسپر ۸۲ لکہا تہا یہہ شاید پرتگیز وسپاہی ہو جو پرتگیز عملداری سے پہلے تہا یا کوئی اور اب تو یہاں مٹی ہی مٹی ہے سوچو اور سمجہو کہ ہم اور تم اور یہہ اور وہ کیا ہین اور کیا ہو جاوینگے غرور کیا ہے اور تکبر کیسا شعر

ڈہیر پہولون کا جو دیکہا تو کہا بلبل نے
ہائے گلچین نے بنائی ہے یہہ تربت میری

ظریفون کے خیال نتیجۂ مآل

اخلاص شعار محمد یار سلمہ اللہ یاد رکھو کہ مرد بے ننگ مرغ بے جنگ محفل بے شمع مفتی بے شرع چراغ بے روغن خیاط بے سوزن گاؤں بے شیر کمان بے تیر شتر بے مہار پالکی بے کہار اسپ بے لگام تیغ بے نیام فیل بے زنجیر صیاد بے نخچیر نمک بے سیاست عورت بے غیرت سنار بے کباب گوہر بے آب نازنین بے ناز مطرب بے ساز چشم بے مروت امیر بے ثروت نامہ بر بے منزل ناقہ بے محمل عروس بے شوہر مرد بے زر داماد بے تکلف صوفی بے تصوف مریض بے پرہیز کرسی بے منبر چاقو بے دستہ متصدی بے رستہ باغ بے گل بزم بے مل کان بے معدن طالب علم بے ذہن وکیل بے منطق دلیل بے حق دکان بے نور بہشت بے سرور رقص بے تال محلہ بے بقال عالم بے عمل حاملہ بے حمل مسافر بے توشہ انگور بے خوشہ بنگلہ بے درخت خانہ بے رخت دوست بیوفا معشوق بے جفا زمین بے آسمان بام بے نردبان یار بے رفاقت اخبار بے ظرافت زندگی بے عشرت تدبیر بے فطرت بے کار ہے تم جو کان مین تیل ڈالکر بیٹھے ہو تو کس بہروسے پر زندگی دنیا مین اسلئے نہین دیگئی ہے کہ اوقات لہو ولعب مین ضایع کیجائے **اشعار**

صاف کر قلب اتقا کر کے		دیکھ اس آئینہ کو صفا کر کے
ترک مطلب حصول مطلب ہے	مولف	بیٹھ رہ ترک مدعا کر کے
مت پھول رنگ و بو پہ کر دعوی تمکنت کا		ہر دل مین بس تو رتبہ پیدا ہو منزلت کا

بدریافت اصول مسایل کلیات طب اور طلب نسخہ مرکب

جناب حکیم صاحب شکیب بقراط و فلاطون سلمہ اللہ بعد سلام مسنون نامہ نگار خیریت
احباب کا طلبگار خامہ فرسا ہے الحمد للہ و المنۃ کہ عنایت نامہ سامی عین انتظار
مین پہنچا جواب امور دریافت طلب سے آگاہ ہوا لیکن تشفی قرار واقعی نہین
ہوئی کیونکہ کلیات کتاب دستور العلاج کے مضامین ایسے ادق ہین جنکا سمجھنا
منتہیون کو دشوار ہے مبتدی تو کجا چنانچہ امور طبعی کی تشریح اس بسط کے
ساتھ لکہی ہے کہ نہایت الفہم ہے چنانچہ دو مرتبہ اوسکو حکیم اولاد علی صاحب
سے حرفاً حرفاً خوب سمجھکر پڑہ چکا ہون اور یہ ہر دیسہ کا ویسا ہی ہے اسی نظر
سے احوال اعضائے رئیسہ دریافت کیا تہا کہ مفرد اور مرکب کی تعداد تشریح منصوری
وغیرہ اور تیبز اناٹمی اور سرجری سے دیکہکر مطلع فرمائیے اور کیفیت مزاج
مرکب و غیر مرکب اور احوال ارواح ارقام کیجئے اگرچہ مضامین آپنے تو مطالب
لکہدیا ہے لیکن سمجہنا اوسکا دشوار ہے اسواسطے ارادہ ہے کہ تعطیل ششماہی پر خود
حاضر خدمت ہونگا ایک نسخہ حب ایارج فیقرا قرابادین قادری سے دیکہکر لکہہ
بہیجئے زیادہ والسلام . . . .

احوال عزاداری محرم و شکایت پر غم

اخلاص نشان منیع المکان زاد لطفہ گلدستہ سلام بطریقہ سنت نبی خیر الانام و تمنائے
احباب کرکے عارض مدعا ہون الحمد للہ کہ آخری تیرہوین سدی کا عشرہ محرم بخیریت
تمام ہوا امسال مجلسین اچہی ہوئین مجمع کثیر رہا نیاز نذر بکثرت ہوئین مرثیہ خوانی اچہی
رہی اگرچہ مین ابتک کہین آتا جاتا نہ تہا لیکن دوستون کے اصرار سے کئی مجلسون مین

جانے کا اتفاق ہوا فی الواقع ماتم یہان کا قابل دید ہے آخری جلسہ کی کیفیت سنئے کہ ایک شخص نے بہت سے لوگون کی دعوت کی اور ایسے وقت بلایا کہ وہ ہنوز نہار منھ تھے چونکہ مسافت مکان صاحب خانہ بعید تھی کچھہ تو اجتماع احباب مین توقف ہوا اور تھوڑی دیر عزاداری رہی الغرض اوس بعد دسئے محب اہلبیت نے خوب ہوکا مار کر اکثر لوگونکو تو تبرک دیکر ٹال دیا اور بعضون کی رو داری کر کے کھلایا اور اوس جلسہ مین مین بھی تھا یہہ ایک شعر زبان پر برجستہ گذرا

شعر

یارہو کے دور نگی جو کرے یارون مین
وہ شمر لعین کی ہے طرفداروں مین

اور لوگون نے بڑا خاکا اوڑایا اوس نامعقول کی دہول ہوگئی بقول شخصے مصرعہ
عذاب اوسکو ملیگا ثواب کے بدلے + تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ

نکات نایاب مزاح بے محل سے اجتناب

محبت بہرا یا محمد مرتضی سلمہ اللہ سنا گیا ہے کہ آپنے آسکے امتحان مین ڈگری وکالت کی پاس کی یہہ مانا کہ قانون آپکو اچھی طرح یاد ہے لیکن تیز فہمی اور حاضر جوابی بھی ضرور چاہئیے کیونکہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص جہاؤ لال نامی جواندہا تھا عدالت مین واسطے ادائے شہادت کے آیا حاکم عدالت نے پوچھا ذات کیا ہے کہا بنیا حاکم ظریف تھے چٹ سے بول اوٹھے کہ واہ حضرت واہ لالہ کے لالہ اینڈہی کے اینڈہی جب یہہ بات جہاؤ لال نے سنی تو اوس لڑکے کے جو آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا ایک تہپڑ مارا کہ ادب نے نقالون کی محفل مین سے آیا عدالت مین لیجل پیر کیا تھا یہہ سنتے ہی حاکم عدالت خاموش ہوگئے اور مقدمہ کو خارج کر دیا مناسب ہے کہ آپ بھی

ایسی باتون کا خیال رکھین زیادہ والسلام

عارضہ حرص کے پرہیز کرنیکی تدبیر معقول دلایل عقلی سے مدلول

زبدۃ الاتقیا خلاصۃ الاصفیا سلمہ اللہ واضح ہو کہ احقر انسان ضعیف البنیان واعی خیریت احباب صادق الوفاق مشتاق نامہ نگار خامہ فرسا مدعا پرداز ہے کہ اس بیت ستمار کا کیا اعتبار ہے اس پر دامن ہوا وہوس کو دراز کرنا دل صفا منزل کو مبتلاء حرص و آز کرنا ہے شیوہ آزاد منشی سے دور ہے یہہ کیا عقل و شعور سے صوفیان باصفا نے طلب رزق بقدر قوت عبادت کو جایز کہا ہے نہ کہ زندگانی دنیا کو باعث جستجوئے جاہ و مال کہا ہے پس افسوس اون لوگون پر ہے کہ جنکی شان مین قول مولوی معنوی **مصرعہ** نیستند آدم غلاف آدم اند صادق سے طریق توکل و قناعت کو چھوڑ کر لوث دنیا سے آلودہ ہون اور اور زخم سنان طعن خلایق سے فرسودہ زیادہ طوالت وجہہ ملالت طبیعت ہے سمجھدار کے واسطے نکتہ اَلعَاقِلُ تَکفِیۃُ الاِشَارۃُ بس ہے والسلام

الباب قول مستجاب عورت بدکار سے اجتناب

اشعار

تفو بر تو اے گردش روزگار ۔ ستیہ مر ترا با دلیل و نہار
ترا مہربانی ہمہ بازن ست ۔ اگر سوئے بازار و گر برزن ست
بمردان نداری سر یاوری ۔ ہمیشہ بایشان کنی داوری
چہ خوش گفت فردوسی پاک زاد ۔ کہ رحمت بران تربت پاک باد

زن و اژدہا ہر دو در خاک بہ	جہان پاک ازین ہر دو ناپاک بہ
اگر نیک بودے زن و رائے زن	زنان را مزن نام بودے نہ زن

آگاہ ہو کہ خداوند افلاک نے اپنے کلام پاک مین بارہ چیزون کو عظیم فرمایا ہے
منجملہ اونکے ایک مکر زن ہے کہ جسکے باب مین درمیان سورۂ یوسف اِنَّ
کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ آیا ہے اور قاسم نار و جنت وصی صاحب نبوت علیہ السلام
سے منقول ہے کہ یَا اَیُّھَا النَّاس لایق یہ ہر گروہ اناث ہے کہ وہ ناقص العقل
و ناقص الدین و ناقص المیراث ہے اور حکماء متقدمین کا مقولہ ہی مستند
الاسناد ہے کہ شمشیر و اسپ و زن کی وفاداری بے اعتماد ہے اور اقوال دانایان
یونان سے عیان ہے کہ پانچ چیزون پر اعتماد کرنا بیوقوفی کا نشان ہے اول
لطف و شفقت سلطان دوم خوش آوازی طفلان سوم حسن امرد چہارم
تعصب عوام مفسد پنجم وفائے زنان بداندیش بظاہر نوش و بباطن
نیش اور احادیث اہلبیت علیہم متواتر اس بارہ مین آئی ہین کہ اکثر انبیا و
اوصیا نے اس خراب آباد دنیا مین عورتون کے ہاتھ سے صدہا اذیتین اوٹھائی ہین
اور تکلیفین اوٹھائی ہین حتی کہ کوئی قتل کا سزاوار ہوا اور کوئی لائق دار ہوا چنانچہ
زحمات حضرت آدم و ابتلائے نوح و لوط و گرفتاری حضرت یوسف و یوشع و
ذاالنون و قتل یحییٰ و ذکریا و شہادت جناب امیر و حسن مجتبیٰ علیہم السلام اور
علاوہ برین تفاسیر اہل سنت والجماعت و امامیہ مین اُن کے مکر و حیلہ کو حیلہ
مردان بلکہ تدلیس و مکاری شیطان پر فوق دیا ہے کہ حق جل و علا نے مکر عورات کو
عظیم اور مکر شیطان کو ضعیف کہا ہے اگرچہ عقلا نے لاکھون کتابین اس بیان مین

لکہین اوسپر بھی ہزار سے ایک شخ پنچی کسی نے کیا خوب کہا ہے شعر

زن انپہلوے چپ شد آفریدہ	پس از چپ راستی ہرگز ندیدہ

سے یا رمصداق مقال ما حسب حال ہے کہ وہ ملعونہ کہ جس پیارے کا بڑا اختیار تہا ہر بات کا اوسی پر دار مدار تھا غیرون سے آپ سے حال بتر ہے ناموس غیرت بالاے طاق ہے کچھ راز چھپا نہین شہرۂ آفاق ہے ہمارے نزدیک مناسب ہے کہ اگر کچھ حیثیت ہے تو ایسی بدکار کو کردار بد کے عوض مین دار پر چڑہاؤ تو زیبا ہے اور اوس بدمعاش کو جسنے تم سے ملکر تمہارا ہی پردہ فاش کیا کہال کہچواؤ تو سزا ضبط نہو سکا اسواسطے مجبور حوالہ قلم کیا آیندہ اختیار ہے . . . . .

الحمد للہ مفہوم مادہ تاریخ

سخن شناس آزادمنش اقبال بلند منشی گیان چند صاحب شاد کام بودہ باشند گلدستہ تسلیم ارمغان پیش کر کے ملتمس ہون کہ در ضمیمہ اخبار وکٹوریا پیپر تاریخ تیسری مارچ ۱۸۸۴ع مین جو آپنے قطعہ تاریخ مسند نشینی جناب نواب نظام الملک بہادر دام اقبالہ تصنیف حضرت میرن صاحب ازراہ قدردانی درج فرماکر دریافت کیا ہے کہ اسمین سے سن کسطرح برآمد ہوتا ہے کیفیت اوسکی یہ ہے کہ نواب مختار کے عدد تیرہ سے ۱۳۰۰ ہوتے ہین اگر اوسمین لوائے الحمد للہ کا کہ حرف الف ہے ایک بڑہا دین تو تیرہ سے ۱۳۰۱ ایک ہو جاوینگے اور وہی سن مطلوب ہے یا وہی عدد الف کا ایک سن جلوس سمجھنا چاہیئے فی الحقیقت مادہ تاریخ بہت خوب کہا ہے قدردانی سخن اس زمانہ مین مفقود ہے اور سخن ہای چینی موجود ورنہ صدہا تاریخ گو ابکا

ایسے موجود ہین کہ زمانہ سلف مین شاذ تہی چنانچہ بندہ نے بہی ایک تاریخ غسل صحت نواب صاحب ممدوح کہی ہے جسکے ایک مصرعہ سے سال ہجری و عیسوی نکلتے ہین وہ واسطے ناظرین کے ارسال خدمت ہے اگر مناسب متصور ہو تو اسکو بہی اپنے پرچہ اخبار مین معہ عریضہ جگہ دیجیے بعید عنایت سے نہ ہوگا

تاریخ تہنیت غسل صحت جناب مستطاب فیضمآب نواب نظام الملک بہادر والی حیدرآباد دکھن دام اقباله

بفضل خالق ارض و سما و لیل و نہار — بفضل خالق شام و سحر سواد و بیاض
بفضل خالق کون و مکان و تخت و علا — بفضل خالق اسباب جوہر و اعراض
بفضل خالق شاہان عادل و منصف — بفضل خالق جرم و قصاص و عدل و اعراض
بفضل خالق انسان و جن و حور و ملک — بفضل خالق در ہر دلے خلاف و تراض
بفضل خالق گیسو و عارض خوبان — بفضل خالق سنبل سمن میان ریاض
بفضل خالق امراض و صحت اجسام — بفضل خالق علت شناس و ہم نباض
بفضل خالق ظلمات کفر و نور ہدا — بفضل رب بفیوضات مبدء فیاض
نظام ملک درین وقت غسل صحت یافت — قبول گشت بدرگہ دعائے ہر مرتاض
نوشت ہجری و ہم سال عیسوی مشتاق — مبارک اللہ بود این شفا ازان امراض

۱۸۸۴ عیسوی ۱۳۰۱ ہجری

بیان انقلاب چرخ کہن و غم مرگ دشمن

صادق الوفاق محمد عبد الرزاق سلمہ اللہ آگاہ ہو کہ اس عرصہ عالم مین سرور و غم و عیش

وماتم راحت والم توام ہین اور ایک دوسرے کے شریک وہمدم ماہ کبھی بدر کامل ہے گاہ بشکل ہلال ہے آفتاب کے ساتھہ زوال ہے نوش متصل نیش ہے اور جدوار قریب بیش ضد ہر اعلی و اسفال کے مقابل ہے اور جلوۂ جمال دلکشائے شاہدان معانی کو حجاب غفلت حائل رو برو ہے حضرت آدم شیطان ہے و بہشت برین نیران مقابل قابیل ہابیل ہے اور نمرود بے بود ضد خلیل جلیل فرعون سدراہ موسی عمران ہے اور یہود عنود برائے مسیح دشمن جان اہرمن ہمسر یزدان ہے اور ہمعصر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ابوجہل و ابوسفیان شاہد مقال تمہارا اور تمہارے مقابل کا حال ہے ایک وقت تہا کہ اوسنے اپنی طبیعت خوش کرنیکو تمہین رنج پر رنج پہنچایا وہ زمانہ آیا کہ خود اسیر محن ہوکر لاکہون صدمے سہے اور ہزارون غم اوٹہائے انجام یہہ ہوا کہ گہر وہی چہوڑ کر سیدہے گور مین پاؤن پہیلائے ذوالعقول کے خوب ذہن نشین ہے کہ ایک دن انجام بے نشانی آسمان و زمین ہے جیسا کہ کہا ہے شعر

اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست	کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست

لیکن شعر

از مکافات جہان غافل مشو	گندم از گندم بروید جو ز جو

وقوع واقع عال ملالت خیز ہے اور غم انگیز سنا ہے کہ منقطع العلایق ظاہری سے قطع عناد کرکے دعائے خیر سے یاد کیجئے اوسکو اور آپکو داخل حسنات کیجئے وما علی الرسول الا البلاغ المبین والسلام

بوجہہ شفقت شاقہ سے پرہیز کرنا چاہیئے اور کار بے سود سے گریز کرنا چاہیئے

افتخار دودمان سلالہ خاندان منشی محبوب خان سلمہ اللہ کیا تحقیق آپکا ارادہ اجمیر جانیکا ہے

آسمان کو تو دیکھو کیا رنگ ہو رہا ہے زمین کیسی جلتی ہے لو کا کیا زور شور ہے فصل کون ہے کیا اپنی جان پر رحم نہین آتا یہہ مانا کہ ریل کی سواری ہے صبح کو بیٹھے شام کو پہنچ گئے لیکن پھر بہی ہماری صلاح مانو تو یہین سے صلوات بہیجو کیا پارسال کی اذیتین یاد نہین ہین کھانا کسوقت نصیب ہوتا تہا پانی کی کسقدر قلت رہتی تہی مکان رہنے کو کیسا ملا تہا اوسپر آدمیون کی کشمکش سے کسقدر طبیعت کو پریشانی ہوئی اگرچہ وہان شہریون اور قصباتیون دیہاتیون یگانون بیگانون کو دیکھہ لیتے ہین سب کی بولیان سن لیتے ہین مگر کیا حاصل یاد رکھو کہ چلے ہے شہری ہو یا قصباتی اگر بے تکلفی ہے تو حظ صحبت بہی حاصل ہے ورنہ وہی دور کی صاحب سلامت نہ دسترخوان اونہون نے ہمارے واسطے ہی بچہار کہا ہے نہ ہم اونکو ہم پیالہ کرنا چاہتے ہین کیونکہ قدیم سے رسم ایسی ہی چلی آتی ہے بقول میر حسن

شعر

جھکے جو کوئی اوس سے جھک جائیے	رکے جو کوئی اوس سے رک جائیے

ہمارے نزدیک آپ اچھے اور اپنا شہر اچھا گھر مین بیٹھیے اللہ اللہ کرو والسلام

تہنیت تولد فرزند و نیز دریافت مسائل چند

جناب مولوی صاحب ایا لطف و احسان سلامت بعد اشتیاق ملاقات واضح ہو کہ باستماع نوید ولادت فرزند ارجمند دل خوش ہوا اللہ اوسکی عمر دراز کرے ایک تازہ خبر یہہ ہے کہ ایک شخص نامشخص بلکہ اسکو بڑا اخفش کہنا چاہیے آج آیا اور کہنے لگا کہ یہہ بات کسی مولوی سے دریافت کرو کہ ڈاڑہی کسقدر لمبی رکہنا چاہیے اور پاجامہ کسقدر نیچا لہذا عریضہ ہذا ارسال خدمت ہے کہ اسکا جواب عنایت فرمائیے علاوہ اسکے ایک شعر مرزا نوشہ کا ذیل مین لکھتا ہون

کہ اسکا مطلب یہی جیسا آپ سمجھین وہ لکھ بھیجیے

شعر

نقش پلئے بتِ طنّاز بآغوش رقیب	پائے طاؤس پے خامۂ مانی مانگے

تیسری بات یہہ ہے کہ آگرہ کے خط سے معلوم ہوا کہ امراض وبائی کی کثرت زیادہ ہے اندنون مین آپ اپنے بچون کے کھانے پینے کا لحاظ رکھین

ائتلاف کلام پر اظہار ملال اور اجتماع باقی ماندہ کا خیال

تابعدار تسلیم سخنوری صادق علی صاحب سلمہ اللہ مطلع سلام عرض کرکے حال اپنا سلسلہ دار بیان کرتا ہون واضح ہو کہ جس روز سے نظم سالک احباب سے مثل حرف زاید جدا ہوا ہون حرف ردی کیطرح پہر ہم ردیف احباب نہوا مدت سے تمنا ہے کہ ایکا کلام سنون لیکن مجبور ہون کہ نہ تم تک پہنچ سکتا ہون نہ بلانے کی مقدرت ہے اگر اوسکے جواب مین آپ اپنی تازہ تصنیف سے محظوظ فرماوین تو بندہ نوازی ہے بندہ اندنون مین اہتمام دیوان مین مصروف ہے آپکے لکہنے سے معلوم ہوا کہ اکثر میرا کلام مرزا صاحب کے وقت کا ضایع ہوگیا بلکہ دیوان نقش مشتاق کا تو ایک ورق بہی میرے پاس نہین ہے آگرہ کیا چھوٹا کہ سارا گھر برباد ہوگیا بار ہا مرزا صاحب کا وہ شعر جو اونہون نے اپنے دیوان کے تلف ہونے مین کہا تہا یاد آتا ہے

شعر

اس دور مین ہر اک تہ چرخ کہن لٹا	اوروں کا زر لٹا میرا نقدِ سخن لٹا

انتظام خانہ داری کی ہدایت

محرم اسرار من سلمہا بعد شوق بے پایان قلم اشتیاق مدعا نگار ہے المنۃ للہ تا تحریر

خط ہذا خیریت احباب کا خواستگار ہوں اور آپنے حال پر شکر گذار اسبلغ پچاس روپیہ
واسطے صرف اخراجات ضروری کے بدست شیخ احمد کے روانہ کئے جاتے ہیں رسید
ڈاک میں بھیجئے چونکہ موسم برشکال سر پر آگیا تردد کاشت اور خس پوشی دیوار ہائے
مکانات امر لازمی ہیں میرے نزدیک قبل شروع ہونے بارش سے اول درستی مکانات
مقدم ہے اور یہہ تخمیناً پانچ چھہ روپیہ کا کام ہے باقیماندہ تخم اور ہل وغیرہ میں اس
تدبیر سے صرف کئے جاویں کہ پھر کسی وقت میں خاص اس کام کے لئے روپیہ کی استدعا
نکیجائے انشاء اللہ تعالی ابشرط حیات کہ لا اعتبار ہے وقت طیاری فصل تک
میں بھی آجاونگا کم سے کم دو بیگہہ کپاس اور پانچ بیگہہ باجرا جسمیں مونگ اور تل بھی
ہوں اور گیارہ بیگہہ جوار کاشت کرا دینا چاہیئے اور اسکے سوا فصل ربیع کیواسطے
زمین کی فکر کر لینا مناسب ہے ۔

رقعہ بہاریہ

دستنبوہ اخلاق صمیم جناب مولوی عبد الکریم صاحب زاد اشفاقہ اہتزاز قلم سے
شگوفۂ دعا تختۂ قرطاس پر یوں گل کھلاتا ہے کہ دریغو لاتخلیہ قضاء قدر نے
اپنے افضال خاص سے زمین کو رشک بہشت برین بنایا ہے اور ہر بوٹی پتی جوہر طراوت
ابر بہار سے ہمسر آسمان ہفتمین سبزہ آویزہ گوش محبوب کو خجل کرتا ہے اور فیض باد
شمال مسیحائی کا دم بھرتا ہے بلبلیں چمن میں مبارکباد آمد بہار میں ترانہ سنج ہیں
اور طائران خوش الحان تہنیت مقدم باد صبا میں زمزمہ پرداز مردم آبی کو فضائے
صحرا خوش معلوم ہوتی ہے اور طائران فلک سیر کو سیر دریا دلکش معلوم ہوتی ہے
ہر طرف مرغان ہوا کا زور ہے دھوم ہے انجمن احباب میں شمع پر پروانوں کا ہجوم ہے

اسوقت باغ کی کیفیت پرفضا ہے ہر ایک نہال گل ہرا بھرا ہے اگرچہ تیراکی کا میلہ بھی ہمارے شہر مین دید کے قابل ہے لیکن تماشائے کوہستان بھی اس فصل مین قدرت قدیر کا نمونہ دکھلاتا ہے اگر اس ایام مین فرصت ہو تو اس سیر کو بھی حتی المقدور ہاتھ سے نہ دو زیادہ والسلام

شکایت گرما

وحید العصر یکتائے جہان سلمہ الرحمان بعد سلام شوق برعانگار ہون صحیفہ مودت آگین مشعر دریافت حال ورود ہوا ممنون فرمایا کیفیت یہ ہے کہ چار روز سے گرمی کی شدت زیادہ ہے اور ادہی روز سے روزے شروع ہوگئے ہین ضبط خواہش طعام امر اختیاری ہے لیکن سہ پہر سے پیاس بدحواس کردیتی ہے تعمیل احکام شارع علیہ السلام ہر حال مین واجب التسلیم ہے اس شدت و تعب پر بعض بعض اطفال خورد سال نے بخوشی وطرب روزہ رکھے اگرچہ آئین مذہبی مین عقل کو دخل دینا نازیبا ہے مگر سلیم الطبع کا قول ہے کہ کوئی فعل مذہبی اہل اسلام کا خلاف حکمت حکیم مطلق نے نہین رکھا ہے چنانچہ منجملہ ارکان صلوات کے وضو اور غسل اور طہارت کہ جس سے صفائی تندرستی بھی سمجھی جاتی ہے علی ہذا القیاس روزہ کہ جسمین علاوہ قید خورد و نوش کے اجتناب منکرات اور اختیار واجبات لازمی ہے کیونکہ مقصود اصلی تنبیہ نفس ہے نہ تفریح قلب پس وہ لوگ جو بوجہ خورد سالی کے ہوائے نفس سے دور ہین اور وہ بوڑھے کہ بدتر از رنجور ہین اعمال رمضان سے بری الذمہ ہین بقول آیہ قرآنی الہدایہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا علاوہ اسکے جناب خداوند نعمت سے حضور دام اقبالہ بھی داخل دار الریاست ادسی روز ہوئے باقی خیریت ہے ۔ ۔ ۔

انکار بعد اقرار پر راضی رہنا شادی کی مایوسی پر رنج سہنا

شیخ صاحب مصدر حسنات و کرم مجمع اتم سعد ظلہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ علیہ و برکاتہ ۔
جانفشانی کی قدردانی پر قربان اور شیوۂ اتحاد و مہربانی پر فدا ہزار جان آئینہ
مین اپنے ہی جمال کا نظارہ کرتے ہین اور ظرف سے وہی ٹپکتا ہے جو بھرتے ہین
آپ کی بدولت اس آمد و رفت کی تکلیف اوٹھانی تھی اور یہہ بات مشہور ہو جاتی
خیر جو مرضی اقدس مین آیا وہ ہمکو بھی قبول ہے نہ جب کچھ عذر تھا نہ اب ارشاد
عالی سے عدول ہے فقط اسقدر تصدیعہ خدمت ہے کہ تا گوار طبع نہو تو کاغذات
مرسلہ ہمارے پھیر دو بندہ کے جانیکا ارادہ ہے مصمم ہوئے اور آمادہ ہے والسلام

اپنی بدکرداری کا دوسرے پر الزام دہرنا اور پھر ملاقات کا پیام کرنا

اوہیت کافر تری اللہ رے بے پروائیان	شعر	آشنا دو چار دن نا آشنا دو چار دن

گردش چرخ گردون دون کا اثر عاشق و معشوق کو زبون ہوتا ہے دیکھو شروع فصل
بہار مین گریبان گل چاک اور موسم خزان مین بلبل بیباک کا انجام کو فراق
گل مین خون ہوتا ہے نیرنگی زمانہ بوقلمون ہے یہہ سب فیض معبود بیچون ہے گاہ وصل
کی شام ہے اور کبھی روز فصل ہے سچ ہے مشیت ایزدی مین کسکو دخل ہے جس سے
تعلق تھا اوس سے انفصال ہو گیا اللہ دم کے دم مین کیا حال ہو گیا جسکے دامن
دولت سے بندھے ہوئے تھے اوس سے کیسے یکایک چھوٹ گئے پھندے دام علایق
کے اتنے جلد کیونکر ٹوٹ گئے تا آل کار نہ سوچی کتنا برا کام کیا آپ تو قید تفکرات سے
چھوٹے ہمکو اسیر دام کیا اس بے انصافی کا انصاف پیش احکم الحاکمین ہوگا ادسوقت

آے بے یقین میری بات کا یقین ہوگا جھوٹا الزام لگا کر ملزم بنانا خوب نہین مصلحت اندیشون کا یہہ شیوہ یہہ اسلوب نہین آور جو بہانہ ہی ڈہونڈہتے تہے تو خیر شکوہ محبت جب تہا نہ اب شکایت بغض و بیر مگر لخت جگر کی جدائی بہت شاق ہے آنکہ اوس نورعین کے دیدار کی مشتاق ہے دل مین خیال فرمائیے کہ دری لیجانے سے کسقدر بیدردی ہوئی ہوگی صندوق نے کار سندوق کیا ہوگا کتنی دردسری ہوئی ہوگی ہمنے تو آپکو رفاقت شش سالہ کی جلد وہین ایک لال دیا آپنے اوسکی ہمکو رنج و ملال دیا ہم ایک شوم کی بدولت اوسکی دولت دیدار سے محروم ہین غیر جنسسے مدام نفرت ہتی وہ اوسکے پاس ہے تم شاد ہو ہم مغموم ہین مصیبت کا واضح بیان قابل ارقام نہین حرف شکایت زبان پر لانا اپنا کام نہین اوس حال مین بہی کہ گھر بار تھا نہ جگہ جو لہ تھا اپنا ہی مقولہ تھا

شعر

بیکس ہون پر مدد کو علی ولی تو ہے	گو پاس اور کچہہ نہین یاد علی سے ہے

متواتر سنا گیا کہ بعد مدت مدید آپنے ماشاء اللہ گھر بار سنبھالا ہے بیکاری کے رنج کو یون ٹالا ہے توبہ توبہ یہہ کیا ہمینے زبان سے نکالا اب تو بر سر روزگار ہو جو ہمارے دشمن تہے اونکے دوست ہو رفیق ہو غمخوار ہو مگر برائے خدا ہمکو بہی ذرا یاد رکہنا تم اپنا دل جسطرح جی چاہے شاد رکہنا تمنا ہے کہ کبہی کبہی ہمارے اس پارۂ دل کو ہمین دکھا دیا کرو اور تو کس لایق ہین اپنے حق مین فقیرون کی دعا لیا کرو ورنہ اسکا بدلا ہمکو خدا ضرور دیگا سنا ہے کہ نہین وہ خود فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِین (تحقیق اللہ صابرون کے ساتہہ ہین) جواب کی خواستگار ہون اور دروازہ فیض بخش یہی اجابت کے طلبگار ہون صاحب کے پاس سیاہ نامہ روانہ فرمائیے احسان بیقیاس ہوگا یقین

کامانہ فرمائیے یا قفل دکان کلو بیگ پر فروکش ہون جس خاکسار سے ہوائے آبیاری
تہی آب اوس سے بسان آتش ہون برائے خدا اپنے اہل خاندان کبھی کبھی یہان
اوس نور نظر کے بھیجنے کی اجازت دیجئے کار ثواب سمجھکر حسبۃ للہ واسطے خدا کے اسکا اجر اپنے
حقمین لیجئے زیادہ والسلام والاکرام

رد کلام از کلام متکلم

محب بے ریا شیخ عوض علی صاحب سلمہ آج عند الدرس ایک طالب علم نے کہا کہ جلسہ
شادی مقام کیہرتل مین ایک مولوی صاحب جمال علی نامی ساکن نارنول وارد ہوکر
مباحثہ طلب ہوئے کہ جنکی تقریر سے حیران سب ہوئے اور یہہ **شعر**

کفر کرنے مین یہہ دونوا شد برابر ہین	کسبی اور مولوی کے عدد برابر ہین

پڑہکر فرمانے لگے کہ مینے کہا ہے اور یہہ عدد مینے ہی نکالے ہین اچھی طرح دیکھے
بھالے ہین جودت طبع عیان ہے آگاہ سب جہان ہے اعتراض ہو تو بیان کیجئے
جو غلطی مفہوم ہو اوسکا نشان دیجئے جب اعتراض بے محل کے جواب نہ پائے
اوٹھکر چلے آئے فقیر نے اوس لڑکے سے کہا اگر جودت طبیعت اور تیزی ذہن
اسی کا نام ہے تو ہمارا ایسے مولویون کو سلام ہے سمجھلو کہ جب مولوی اور کسبی
دونون کے عدد کا آپس مین وصال ہوا ہے جب ایک جمال علی پیدا ہے کمال جو
ماہران فن پر روشن جلی ہے کہ اعداد کسبی و مولوی ہم عدد جمال علی ہے تم اوسجگہہ
موجود تہے کیون نہین کہدیا کہ مولوی ایک کسبی کا عدد ہے اور تم دو کسبی کے پس
تم سمجھلو کہ جیسا تم مولوی کو سمجھے ہوئے ہو اوس سے دو چند ہم آپکو ہمارے نزدیک
صلح کل سے بہتر کوئی بات نہین جیسا کہ شیخ علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے **نظم**

مرا پیر دانائے مرشد شہاب	دو اندرز فرمود بر روئے آب
یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش	دوم آنکہ بر غیر بد بین مباش

یہہ بات خیال مین نہین آتی ہے کہ لوگ پڑہ لکہہ کر نادان کیون ہوجاتے ہین اور واقف کار انجان کیون لیکن پہر آپ ہی آپ سمجہکے چپ رہتے ہین کہ امورات تقدیری لاعلاج ہین وہ غنی ہے ہم محتاج ہین جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے جیسا مولانا روم صاحب نے لکہا ہے

شعر

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد	میلش اندر طعنہ پاکان برد

جو لوگ مولویون کو کہ نائب رسول اللہ ہین تبرا سمجہتے ہین ہم اونکو جواب ترکی بترکی دیکر نہین اولجہتے ہین خدا کے سپرد یہہ معاملہ ہے کسی کا کیا گلہ ہے یَهْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ زیادہ والتسلیم

بطلب احباب جہت شمول جلسہ شادی بہجت آیات

اخلاص نشان سمیع اللہ خان صاحب سلمہ اللہ بعد سلام شوق آنکہ اس ایام فرخندہ فرجام مین شادی کدخدائی برخوردار خجستہ اطوار بہرہ مند خان کی قرار پائی ہے اور تاریخ ۱۵ ماہ ذی الحجہ سنہ حال کو بروز پنجشنبہ رسم حنابندی اور بیسوین ۲۰ کو ساچق اور اکیسوین کو برات جاویگی ہر سہ روز محفل طعام و رقص مین رونق افزا جلسہ ہو کر مرہون منت فرمایئے **شعر**

گر قدم رنجہ کنی جانب کاشانہ ما	رشک فردوس شود از قدمت خانہ ما

اطلاع ترسیل کتاب و تاکید تحریر جواب

مطاع خوبی بیکران سید عترت حسین سلمہ اللہ سلام کے پیچہے واضح ہو کہ صحیفہ مودت آگین

بطلب رسالہ تحفت العارفین پہنچا حسب ایماۓ سامی کتاب کو مطبوعہ مطبع نظامی حاجی کریم بخش کتب فروش سے بقیمت ڈیڑھ روپیہ خرید کر بسبیل ڈاک بیم فلٹ روانہ خدمت سامی ہے امید کہ رسید کتاب سے مطلع فرمائیے اور قیمت اوسکی بذریعہ منی آرڈر عنایت فرمائیے زیادہ والسلام ۔

نامہ بنام محبوبہ حور جمال قمر تمثال بیوفائی کا ذکر ہی اور وصال کی فکر ہے

تمہاری ہجر مین یکدم نہ ٹوٹا تار اشکون کا	شعر	نکلتے سب نے دیکھا دیدۂ پرنم سے سید ہا خط

بیوفا ستم شعار کج خلق بد اطوار سراپا بیمروتی و کج ادائی مخزن بیمہری و بیوفائی دوست رو دشمن خو ہمپایہ چرخ بے بنیاد بانی ظلم مایۂ فساد ہداک اللہ الی طریق النجا و سلمکم من آفات الدنیا شعر

تمسے تھی چشم وفا کی نہ جفا کاری کی		ملکے یار آپ نے ہمسے بڑی عیاری کی

اگرچہ شوق ملاقات و اشتیاق دیدار ستر آیات اور تمنائے وصال اوس حور جمال کا جسقدر دل مین ہے کام و زبان قلم سے ادا ہونا دشوار ہے یا وہ گوئی اور قلم فرسائی اس کوچۂ دشوار راہ مین محض بیکار ہے اگر حیات مستعار باقی ہے تو بالمشافہ حال بیان ہوگا اوسوقت بیوفاؤن کی بیوفائی اور وفاداروں کی وفا کا امتحان ہوگا شعر

وہ دو ہی دن مین ایسے ہوگئے اللہ کی قدرت		ہمارا نام سنکر ہاتھ کانون پہ دہرتے ہین
جو کھوٹے من کپٹ سیانے	دوہا	او سر پڑے پڑے پہچانے

منصف مزاجون سے انصاف طلب ہون ہٹ دہرم احسان فراموشون سے روکش ہین شہرۂ ادنیٰ بہیجا کا ہی طور ہو اگر کتاب پا کچھ اور کہ طبیعت عالی ہین آیا مزاج اقدس نے پسند فرمایا

مقام غور ہے کہ ہمنے تمہارے واسطے کیا کیا غم و رنج و درد و الم اٹھائے مگر آپکے خیال مین ذرا نہ آئے بقول ماہ

شعر

مر مٹے خاک ہوئے خاک بہی برباد ہوئی
صاف ہو جائیے اب ہم کدورت کیا ہے

غیرت نے غربت کی راہ دکہائی آتش غریب الوطنی نے کس کس کی باتین سنوائین لیا کیا مفلسی کی چوٹ کہائی ولولۂ شوق محبت اور جذب الفت نے پہر اکبر آباد کی صورت دکہائی بہزار دقت اور لاکہہ تکاپو کے آپکی شکل نظر آئی ہم منتظر دیدار رہے ہمہ نا صدمے اوٹھائے کڑوڑ رنج سہے لیکن تمنے نظر ملانے کی عوض صاف آنکہہ چرائی صورت بہی نہ دکہلائی افسوس

شعر

کرکے زیر چرخ بے بنیاد عشق گلرخان
اپنے ہاتہون سے ہوا مین خود گرفتار فراق

یہہ مانا کہ معشوق کی ذات بیوفا ہوتی ہے مگر بعد کدورت آجانیکی صفائی بہی ہا ہئیت اہل صفا ہوتی ہے

بند

تمسے امید یہی تہی کہ یہہ بیداد کرو
دل ہمارا یکو کڑہا غیر کا دل شاد کرو

جرم کیا ہمسے ہوا پہلے وہ ارشاد کرو
تب ہمین بندگی اپنی سے تم آزاد کرو

خاکساری کو میری تم بہی نہ برباد کرو
کچہہ تو وہ اگلی محبت سے صنم یاد کرو

یاد باد آنکہ سر کوئے توام منزل بود
برزبان بود ترا آنچہ مرا در دل بود

تمنے کیا سمجہکے ہم سے کنارہ کیا کیا ایسی لہر آئی جو ہماری آنکہہ کو دریا بار دل کو پارہ پارہ کیا انصاف اسکا بپیش احکم الحاکمین ہوگا بیوفائی اور دغابازی کے بدلے مین مقام ترا اسفل السافلین دوزخ ہوگا خیال مآل پر ضرور تہا بندہ تمسے کتنی دور تہا اگر غرور حسن و شباب دل مین تو یہہ تصور نفس انجام پایا کہ

بند

اچھی صورت جو ملی ہے تو حباب آسا ہے — اس جوانی کا میری جان بہروسہ کیا ہے
مت کرو ناز نہ اتراؤ سنو بیجا ہے — بہتا دریا نہیں رکتا ہے نہیں رکتا ہے
کس لیئے حسن دوروزہ پہ یہہ مغرور ہو تم — جانتے ہین کہ ابھی رشک دہ حور ہو تم

اور جناب مرزا عنایت علی ماہ سلمہ اللہ فرماتے ہین **شعر**

او حسین حسن دو روزہ کی حقیقت کیا ہے — چار دن بھی نرہی پاس وہ دولت کیا ہے

آب کیا حال ہوگا گو بظاہر خوش ہو لیکن جو کہ وقت او تار رشتہ جوانی ہے طبیعت ضرور ملال ہوگا خیر مضی ما مضی گذرا جو گذرا یَا اَقْتَضَا اب خلاصہ کلام اصل مرام یہہ ہے کہ فقیر بوجہہ مقتضاء آب و دانہ کہ ہر فرد بشر کو یہہ امر ناگزیر ہے اسکی تاثیر مین سرگردان ہے چنانچہ دیر چند روز سے مقام ریاست الور مین قیام پذیر ہے یہان بھی سیر دورہ کی ہے کہ نوکری عہدہ مدرسی اول فارسی تحصیل دیپور کی ہے یاد ہوگا کہ ابتداء ملاقات مین وقت حرف حکایات مین آپنے ارشاد فرمایا تھا بلکہ مکرر سکرر زبان پر آیا تہا کہ ہمارا شیوہ ہر کس و ناکس سے ملاقات کا نہین مرد اجنبی اور شخص غیر سے طریقہ گفتگو اور بات کا نہین **شعر**

پہر یہہ کیا بات ترے دل مین سمائی ظالم — دفعتہ سب ارہ و رسم بہلا دی ظالم

اور یہہ پیشہ اختیار کیا بحالت اختیار قبول طریقہ ناہنجار کیا قرینہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے بلکہ حدیث نبوی کا مضمون مفہوم ہوتا ہے جیسا کہ حضرت رسول مقبول صلعم نے ارشاد فرمایا ہے حدیث پاک مین آیا ہے کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ اور موید اسکا کلام فقیر بھی ہے بکذا **غزل مشتاق**

طور ہرجائیون کا جسکی ہر اذات مین ہے — کیا بہلا فائدہ پہر اوسکی ملاقات مین ہے

وضع مین فرق جو آیا تو یہ معلوم ہوا | کچھ نہ کچھ فرق بلا شبہ تری ذات مین ہے
پہلے اور اب کے چلن مین ہے تری فرق تمام | جو ترا وصف تہا سر دم مین دن رات مین ہے
جانے دو جانے دو بس اپنی طرف تم دیکھو | کیون برا کہتے ہو وہ نقرہ سادات مین ہے
(بجائے توم سادات)
جب سروکار نہین یار کو اس مشتاق سے | پھر ترے فائدہ کیا اوسکی شکایات مین ہے

یاد ہو گا کہ اس ناکارہ نے وقت ملاقات جو اقرار اطاعت آپ سے کیا تہا اوسپر اتنک ثابت قدم ہم اور آپ وہی ۹۰ نسل والے ہین کہ جنکو بر خلاف محبت کے ہم سے رم ہے پیہ خیر یاد و ملانی ہے بات جو ہوئی ہو لی جانی ہے کہ آئندہ یہان سے لیکر تا بروز فردا یعنی پیش خدا شرمندگی ہو جیانی سے بسر دنیا مین زندگی نہو اگر اب بہی حرکات ناشایستہ سے تائب ہو کر دو براہ آؤ تو مصرعہ پہر تو وہی گہر وہی در وہی ہم +
واضح ہو کہ جب آدمی جہل جاتا ہے تو کیا کیا زبان پر نہین لاتا ہے اسکا برا ماننا بیجا ہے کوئی شخص یہ کہتا ہے

بند

یار تو جل جل کے کہا نہ یہ ہے دل کا یہ حال | محو ہوتا ہی نہین آپکا ہر وقت خیال
ہر گہڑی پیش نظر ہے رخ انور کا جمال | یاد آتی ہین وہ زلفین کبہی عارض کبہی خال
آرزو ہے کہ تمہارا رخ زیبا دیکہین | آنکہین پہوٹین جو کسی غیر کا چہرہ دیکہین

اسوقت پانی برستا ہے مینہ و اندر رفتہ کا رستا ہے کیفیت موسم برسات یاد آئی طبیعت لہرائی الفت دیرینہ و محبت پارینہ کا خیال آیا یاد وہ مہ جمال آیا جبین آیا اسوقت جسطرح بہتے ... ہو کر نام لیجیے لیکن پابندی سکو نوکری کہتے مین مانع آئی سیات غیر ... نصیحت والا ... بذریعہ مکاتیب مناسب سمجہکر مدعائے دلی مقصد قلبی کو ... لکہا ... جانتا ہون کہ

وہ صحبت جو کبھی تھی ہاتھ آنا غیر ممکن ہے کہ نہ وہ اپنا زمانہ ہے نہ وہ اپنا سن ہے ہان اگر جواب ہی آجائے تو غنیمت ہے کہ وہ بھی اس تنہائی مین بمنزلہ صحبت ہے القصہ مختصر اس طول کا یہ سبب ہے کہ بخدائے لا یزال جبتک اسکا جواب لکھکر روانہ نفرماوین آپ آب و طعام نہ کھاوین اب جدائی بہت ستاتی ہے شب تنہائی مین جان لبون پر آتی ہے تمہارے کوچے کے ہزار چکر کئے زیر دیوار لاکھ نالے کئے مگر تمکو ذرا خیال آیا بلکہ سامنے بیٹھا بھی سو تو [illegible] کلیجہ کو پکڑ کر بوجہ انقضائے ایام رخصت چلا آیا افسوس ہے کہ [illegible] جگر کھایا [illegible] ملاقات کرا دینیکا وعدہ کیا تھا سو وہ بھی نہ ملا اور آپ تنہا [illegible] کہ شاید کسی حاسدین سے مٹ بھیڑ ہو جائے [illegible] اسکا جواب [illegible] کسیقدر خرچ بقدر وسعت ولیاقت روانہ کیا جائیگا آئندہ اختیار ہے زیادہ شوق ۔ ۔

مراسلہ

جواب محبت نامہ مشکبار معشوقہ غیرت لیلی و اظہار شوق ملاقات تلازمہ کتاب کے حرف و حکایات ۔ شعر

خدا کرے جو وہ ہاتھ آئے مستجاب قسم	کہ جیسے نامہ کا کرتا ہون مین جواب رقم

گل گلستان رعنائی (نام کتاب) سرو بوستان زیبائی (نام کتاب) شیرین بخش چہار شربت [illegible] الفصاحت عالم حسن و عشق روز افزون باد شرح خیابان گلستان اشتیاق (نام کتاب) از بس طولانی ہے کہ جسکا آخر ہے نہ اول ہے المختصر (نام کتاب) سوئے اصل معانی آتا ہون حکایت خاص زبان پر لاتا ہون مدت کے بعد لایا ہے قاصد تمہارا خط **شعر** کیا پیاری پیاری باتین ہین کیا پیارا پیارا خط صحیفۂ مودت آگین رشک صحیفۂ چین (نام کتاب مذہب شیعہ) بطلب این ضعیف البدن غیرت دہ مضمون مثنوی

حسین بجواب عریضہ ایا انتقیمہ معہ دیگر شکایات آیا آفت بے اندازہ لایا زخم
کہن کو تازہ کیا پریشان اجزاء نسخہ کتاب دل کا شیرازہ کیا

مثلث

بات کہئے تو ہے مشکل جو نہ کہئے مشکل | اپنی بیتابی پہ نادان ہوئے حضرت دل
اور اولٹا ہی کیا شکوہ بیجا ہم سے

لیکن یہہ وہی مثل ہوئی بقول شخصے

شعر

خط کے آنے پہ اگر ہم سے ہوا تنگ تو کیا | لطف جب تھا کہ صفائی میں صفائی ہوتی

جب ہمنے ہی ورق کتاب بیحیائی اولٹکر ازراہ اخلاق محسنی پیشقدمی کی تب اوسکا جواب
بسان سحر حلال تمنے لکہا تو کیا ہوا یہہ سمجہا

رباعی

یہہ بے ادبی و بیحیائی کب تک | یہہ شوخیان اور بیوفائی کب تک
مشتاق سے چہرہ آئینہ ہوتی ہے تمہارا | پہر اوس سے یہہ دیدہ کی صفائی کب تک

کنایات بیجا کانہ لسان شرح لونڈی تحریر فرمانا شیوۂ مروت سے دور ہے یہہ کیا
شعور ہے اور اگر شوخی کاتب ہے تو بہی بے موجب ہے کیونکہ مضمون آیہ وافی ہدایہ
اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ کا خیال چاہیئے پیش نظر ہر کام کامل چاہیئے خیر
گذشتہ را صلوات اصل بات یہہ ہے کہ اسوقت تک کوئی بات تنبیہاً حوالہ قلم نہین ہوئی
شکایات گذشتہ ندر قم نہین ہوئی اب مجبور زبان پر لاتا ہون بر سر مطلب آتا ہون
حلوائی کی گلی مکان پربیدروہ کہ جہد وجہد روبرو محذرہ دودمان سلالہ خاندان سربلند
و سرافراز بےممتازہ والدہ ماجدہ آن یا کیا نہ کیا نہ بات ہوئی کبہی کبہی قرآن
وحکایات ہوئی اوس پر کیا عمل ہوا اور اوسمین بہر کسوجہ سے خلل ہوا تمنے اپنے قابوچہ
خاندان کی بات فروگذاشت کی میننے تمہاری اسقدر برداشت کی یہان اب یہی ترحم

منظور ہے تمہارے جی کی نہین خبر ہے ہم تو اپنے حساب یہہ جلنے مین اس قول کو بدل مانتے ہین

بیوفاؤن کے نام پیہ پاپوش | شعر | ایسے اخلاص خام پر پاپوش

اور تم خود کیا نہین جانتے ہو تمہارے پیچھے کس کس کی باتین سنین کیا کیا تکلیفین سہین جان پر کھیل گیا سب بلائین جھیل گیا

شعر

نہ موئے مرتے منہہ موڑا محبت سے کبھی مینے | جفائین اسقدر جھیلین وفا پر اپنی نازان ہون

اور تمنے علاوہ وفاداری کے سوگ طرح یاری کے ازراہ عیاری یا براہ ستمگاری یہہ تحریر فرمایا ہے کہ تونے شادی کی ہے یہہ تو محض دروغ ہے البتہ آپکی بدولت خانہ بربادی کی ہے یہہ تو فرمایئے آپنے کس سے سنا ہے کسنے کہا ہے یا بنایا ہوا فقرہ ہے ہمکو خود تمہاری کتاب جدائی کے مطالعہ سے چھٹکارا نہین غیر سے بات کرنیکا یارا نہین پہر کونسی لوح دل لاتا کہان سے ایسا کلیجہ پاتا جو دوسرا حرف سماتا شادی رچاتا

شعر

آپسے مطلب ہے ہمکو کیا غرض ہے اور سے | بات اتنی ہی سمجھ لو چاہیئے جس طور سے

اپنا تو اسدم تک یہہ حال ہے اور یہی مقال ہے

شعر

تمسے غرض ہے غیرون سے بیہودہ پن کیا | پروانہ کو ہے شمع سے کام انجمن سے کیا

اگر تمہارا سا دل پتھر ہوتا تو کاہیکو اتنا دردسر ہوتا جیسے تم مصروف بہار عیش و عشرت ہو غیرون سے گرم محبت ہو

نام کتاب

شعر

کب چاہیے کی عقل مصلحت سنج | تم تو کرو شادی ہم کرین رنج

ہم بھی مزے اڑاتے تمہین جلاتے لیکن طبیعت سے مجبور ہین کوچۂ بیوفائی سے دور ہین جو تم مائل نہوتے تو کیون باربار رونا روتے اور اس امر کی شکایت کیا ہے

کہ عورت کی ذات بیوفا ہے بہار دانش (نام کتاب) اس سے مملو ہے سورۂ یوسف مین بھی یہی گفتگو ہے سوائے اسکے جب آدمی جلیتا ہے تو کیا کیا نہین سنتا ہے یاد ہوگا کہ آپکی ہمشیرہ صاحبہ فرماتی تہین بار بار زبان پہ لاتی تہین کہ مرد بیوفا ہوتے ہین مطلب کیواسطے سر دیتے ہین جان کہوتے ہین جب کام نکل جاتا ہے پہر آنکھہ چار نہین کرتے ہم تمہاری بات کا اعتبار نہین کرتے سو ہم تو اب تک اپنی بات پر ثابت قدم ہین بہت مضبوط و مستحکم ہین وہی جنکو دعوی لن ترانی تہا خیال بہری آفتاب آسمانی تہا بڑے قوم والے ذات کے چہوٹے نکلے گہر سے کہوٹے نکلے

رباعی

کس سے کہین اپنی اور کس کی سنین		بیٹھے ہین جو مثل شمع خاموش ہین
سب سے بدتر ہین ہین اے مشتاق		اچھا تمہین اب کہو برا کس کو کہین

اور ہم تو وہی قوم کے رزیل ہین سب سے خوار و ذلیل ہین تم بڑے آدمی ہو اگر کوئی چہوٹی بات بہی سرزد ہوجائے تو مضائقہ کیا ہے سوار ہی گرتے ہین وہی ڈوبتے ہین جو تیرتے ہین الحاصل

شعر

بے اثر ہون غرض مین ہی مجذوب		ورنہ کب جاتا پاس سے محبوب
الفت مین کچھہ اپنے ہی ترجلیئے سودا	شعر	ہرچند وفا شیوۂ محبوب نہین ہے

شکایت بیجا سراسر ہے یہ معاملہ قضا و قدر ہے اس چرخ کہن کو ہم نوجوانون کی محبت پر رشک آیا جو ہمکو تم سے چہڑایا

شعر

کیا خبر تہی انقلاب آسمان ہوجائیگا		دوست کا ملنا نصیب دشمنان ہوجائیگا

گرمجوشی تمہارے ساتھہ کی وہ صحبت دن رات کی جب یاد آتی ہے دن کو چین نہین پڑتا رات کو نیند نہین آتی ہے اوس ہنسی ٹھٹھہ کی عوض گریہ و زاری ہے تمہارے فراق مین

یہہ صورت ہماری ہے — شعر

جب سے سودا ہو گیا اوس لف کا مشتاق کو | آپ ہی بکتا ہے بیٹھا بیٹھا دیوانے کی طرح

دم جو نہین نکلتا نمعلوم کہان اٹکرہا ہے آن صدہون پر تمہارا خار الفت دل مین کانٹا سا کھٹک رہا ہے دیکھئے کب بہارستان وصل آئے جامع المتفرقین اوس گل رعنا کو مجھہ بلبل دلخستہ سے ملائے جب تک نہ یہ فلک اس جسم خاکی مین جان ہے تمہارا ہر دم دھیان ہے اور بعد مرنیکے بہی ارمان وصل دل مین لیجاؤنگا یقین ہے زیر زمین بہی چین نپاؤنگا زندگی پانی کا بلبلا ہے عمر روان سیل فنا ہے بقا بجز ذات خدا نہین انسان مشت خاک کو غرور زیبا نہین زنہار جیسے مرغ بے بنیاد سے کسی کو رنج کسیکو شادی آپ اپنی خوبصورتی پہ ناز کرتے ہین ہم اپنی وفاداری پر مرتے ہین — مولف

مانا کہ آپ ماہ جبینون مین ایک ہین | ہم بہی حضور چاہنے والون مین ایک ہین

امتحان بقدر طاقت انسان ہو نہ کہ آدمی کے درپئے جان ہو — شعر

ترا غرور مرا عجز تا بکجا ظالم | ہر ایک بات کی آخر کچہہ انتہا بہی ہے

آپ اسطرف بہی نظر لطف ضرور چاہئیے کیونکہ صاحب عقل ہو کچہہ شعور چاہئیے — شعر

انصاف ضرور چاہتا ہے | جو چاہے تمہین تم اوسکو چاہو

اگرچہ بشر ہو لیکن بہتر ہو صفت نیک خوب سے یہہ اچھون کا اسلوب ہے اللہ تمہارا ڈہنگ سب سے نرالا ہے عجیب طور نکالا ہے — بند

انسان ہو پری ہو مہ لقا ہو | خورشید ہو ماہ ہو شہا ہو
کیا تم سے کہون کہ یار کیا ہو | بندے ہی نہین نہ تم خدا ہو
اللہ بتو بری بلا ہو | قلم فرسائی سے کیا فائدہ وقت

ملاقات برملا کہا جائیگا ہر ساعت تمہارا تصور رہے غم جدائی سے طبیعت کو تکدر رہے دل بیقرار جگر کی مانند نالان ہے چشم منتظر خیال یار مین اشک بہاران ہے

دوہا

ان انکھیان دکھیان کو سکھ سپنو ناہین ۔ دیکھت ہین نہ دیکھتے بن دیکھی اکلاہین

مولف

سینہ نشتر زا غم سے دل بنا ہین خار فراق ۔ جان کے لالے پڑے ہین ہون وہ بیمار فراق

اچھا ہوا ۳ بجینے سے مرجائے بیمار فراق ۔ دق بہت کرتا ہے یا باری آزار فراق

وصل کی شب کہتا ہی مرغ سحر بیدار باش ۔ ایجل عیش کو ڈھائینگے معمار فراق

کر کے زیر چرخ بے بنیاد عشق گلرخان ۔ اپنے ہاتھون سے ہوا ہین خود گرفتار فراق

کس زمانہ مین نہ تھی کیئے تور سم عاشقی ۔ اے فلک پھر کیا ہمین اک تھے سزاوار فراق

حال اپنا کیا کہون **مشتاق** ناسخ کے بقول ۔ ہو گیا ہین دل کے پھنستے ہی گرفتار فراق

اگر آپ ہی سلنے کا اقرار کرو مضبوط دار مدار کرو تو آنکھون سے حاضر ہون ہین گفت بات باہر ہون ورنہ رنج پر رنج اوٹھانا خفت پانا ذلیل ہوتا ہے پھر از سر نو قصہ طویل ہوتا ہے سوچ سمجھکر جواب اسکا تحریر فرمایئے نشہ [illegible] کا اوتار ہو چکا ہے ہوش مین آئے انجام کار خدا کو منھ دکھانا ہے بجز دار البوار کون ٹھکانا ہے ہم اپنے کہنے سے بری الذمہ ہوتے ہین مطیع طریق ائمہ ہوتے ہین آیندہ تمکو اختیار ہے بندہ ملچار ہے یہ رقعہ اپنا بخط خوب جناب فیضمآب مخدوم مکرم حق شناس میر غلام عباس کو دکھلایئے اور اونہین سے جواب لکھوایئے والشوق

ظریفانہ رمز و کنایہ سے ایک معما پوچھا ہے

مشفق من کل کے روز ایک شخص دہلی سے تشریف لائے اور کہنے لگے کہ مینے ایک پرچہ اخبار مین ایک چٹکلا لکھا ہوا دیکھا ہرچند غور کیا اوسکا مضمون سمجھ مین

نہ آیا ماشاء اللہ آپ بھی ذہین اور طبیعت کے رسا ہین تامل تو فرمایئے کہ کیا بات ہے وہ کہتا ہے کہ کون سا جانور ہے کہ جسکا ایک پاؤن قلم کردین تو خاصہ گھوڑا سواری کا ہو جاوے اور دوسرا کاٹ ڈالین تو پھول خوشبودار بن جائے اور تیسرا الگ کرین تو زہر ہلاہل ہو جائے جو کھائے مر جائے بندہ نے سنتے ہی یہہ پہیلی بتلا دی لیکن امتحاناً آپکو بھی لکھتا ہون کہ شہر مین منشی کہلاتے ہو اور لوگ بھی منشی کہتے ہین لہذا و بنظر امنشی سمجھکر اس خبط کو تحریر کرکے دریافت کرتا ہون کہ بہلا بتلاؤ تو سہی وہ کیا شے ہے مناسب ہے کہ اسکا جواب سوچ سمجھکر تحریر فرمایئے ایسا نہ کہ لوگون مین ہنسی ہووے والسلام

تحریر تہنیت آگین تولد نبیرہ میر باقر علی تحصیلدار بالسویہ سلمہ اللہ رب العالمین

بسا باغ جہان مین دامن اور جوا وس گل سے	شعر	صدا آئی مبارکباد کی منقار بلبل سے

الحمد للہ رب العالمین کہ نہال آرزوئے گل مراد سے بار آور ہوا اور چمنستان تمنا نخل کامرانی سے مشجر باستماع نوید جشن ولادت سراپا سعادت پورزادہ حضور کے غنچہ خاطر ہوا خواہان بزم نشاط بلغ باغ شگفتہ ہوا اور گوہر مقصود ناسفتہ سفتہ لیکن تردد یہہ ہے کہ فقیر تہیدست اس بزم دلکش مین حاضر ہوکر کیا پیشکش حضور کرے اور کیا نثار فرق پور موفور السرور البتہ فن شاعری کا مشتاق ہون اور بزم قدرشناس کا مشتاق لہذا باشارۂ سروش غیب قطعہ تاریخ ولادت کہ گل چمن سے بہتر ہے اور گوہر کانی سے زیادہ تر روشن و منور جہت ملاحظہ اقدس ذریعہ ضراعت نامہ ہذا ارسال خدمت ہین مصرعہ گر قبول افتد زہے عز و شرف + والسلام

قطعہ تاریخ

نبیرہ ہوا میر باقر علی کے — صد و بست سالہ کرے اوسکو داور

رواں جب زمین پہ وہ سرو رواں ہو — تصدق ہون اوسپہ مہ و مہر انور

بزرگون کے سایہ مین دیکھے جوانی — مددگار طالع ہو گردون ہو یاور

رہے دور وہ چشم بد سے جہان مین — قرین طرب ہو طفیل پیمبر

لکھو سال مشتاق اب دائرہ مین

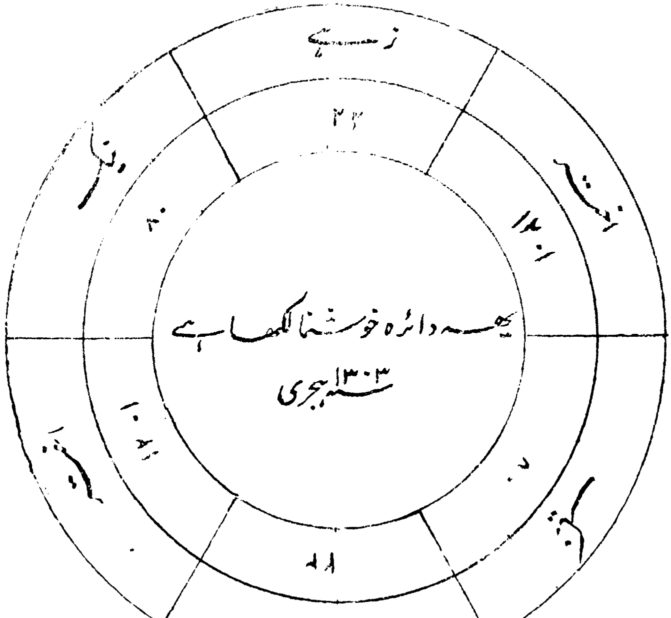

جواب تحریر رفیق

صداقت کیش مصلحت اندیش سعید ازلی سید آصف علی صاحب سلمہ اللہ الولی

مشتاق نامہ نگار اپنے حال پر شکر گذار ہے اور خوشنودی احباب کا خواستگار
الحمد للہ کہ عنایت نامہ ۱۱ دسمبر کا لکھا ہوا اینڈرہوین ماہ مذکور کو بعد
دوپہر میرے پاس پہونچا قلیت مادہ تاریخ باعث اہتزاز خاطر طبع ناقص ہوئی
اور حسب ایماے سامی سطور چند بطرز تقریظ پرچۂ علیحدہ پر لکھواکر ذریعہ ضراعت نامہ
ہذا بہیجتا ہون خدا کرے مقبول ہو اور مدعاے دلی حصول ہو اگرچہ اس [illegible]
عافیت موقعۂ حرکت نہین ہے الا جب آپ سے رفیق کی رفاقت کفیل حال ہے تو مجہسے
غریب الوطنی کی بہی شکایت نہین ہے بقول **سودا**

امن دو دل کو ہوا کجا بہ بساط دوران
چوٹ کہاتی ہی نہین نرد جو ہو مرد کے ساتہ

بخدمت جناب منشی صاحب مخدوم الانام مرجع خاص و عام تسلیم دست بستہ عرض کردیتا
اور انشاء اللہ بشرط حصول ملازمت و بحالت یکسوئی طبیعت کہ **شعر**

بگڑا ہوا ہے ان دنون چرخ کہن کا رنگ
فرصت زمانہ سے تو دکہاؤن سخن کا رنگ

کسی موقع خاص پہ زور طبیعت دکہاؤن گا تقریظ ثانی مین طبع آزماؤن گا بقول اوستاد
مصرعہ اپنی تو وہ مثل ہے اک سر ہزار سودا + کا حال ہو رہا ہے اور چند قطعات تاریخ
پیچہے سے ارسال خدمت کرون گا بالفعل مجہکو بہی اپنے دیوان کی فکر تکمیل درپیش ہے آپ بہی
اوسکی تاریخ اتمام کی فکر فرمائین تو بعید از عنایت نہین زیادہ والسلام والاکرام +

رقعہ معہ غزل حسب فرمایش جناب بابو رنجیت سنگہ صاحب ہیڈ کلارک کنٹونمنٹ چہاونی آگرہ

بخدمت فیضدرجت مفخم و محتشم مکرمی معظمی مجمع خوبی بیشمار جناب مولوی خواجہ یوسف علی صاحب
مہتمم اگرہ اخبار غفر اللہ الغفار احقر الانام بندہ رنجیت سنگہ مدعا نگار ہے کہ ماشاء اللہ

اتفاق آپکا اخبار خوب مشہور ہر بلاد و امصار ہے تحریر آزادانہ کی چاردن طرف دہوم ہے شمع مضامین پر پروانہ وار شائقین کا ہجوم ہے ہر ایک فقرہ گویا نسخہ معجون فلاسفہ ہے سچ تو یون ہے کہ ہر طرح کی تحریر و تقریر مین سب اخبارون سے یہہ اخبار اچہا ہے مین خوشہ چین خرمن ارباب سخن ہون چہوٹی باتین کیون بناؤن صرف یہہ مصرع پڑہ کے چپ رہون مصرع خاموشی از ثنائے تو حد ثنائے تست ٭ عرصہ ہوا کہ اخبار مفید عام مین ایک غزل فارسی جسکا ایک شعر یہہ ہے

شعر

از کجا می آئی اے مست غزلی محو ناز	عطر آگین تا بدامن عنبر افشان تا کمر

تصنیف جناب مولوی غلام امام صاحب شہید دیکہی بعدہ ایک اور اخبار مین اوسی زمین کی ایک غزل جناب مرزا حاتم علی بیگ صاحب مہر کی اردو مین جسکا مطلع یہہ ہے

مطلع

بڑہتے بڑہتے بڑہ گئی زلف پریشان تا کمر	اس بلا کا بہی تو پہونچا ہاتہہ جانان تا کمر

نظر پڑی فی الحقیقت زمین فارسی مین اردو غزل اس شد و مد کے ساتہہ لکہنا ایسے ہی شاعر بے نظیر و بے مثل کا کام تہا وہ وادی دشوار راہ طے کی ہے کہ جسکا آغاز تہا نہ انجام تہا منظور ہوا کہ اسی زمین اور غزل بہی لکہی جاوے رنگینی مضامین و روانی طبع دیکہی جاوے چنانچہ مشفقی محمد مستجاب خان صاحب مشتاق تخلص سے کہ وہ بہی اپنکو شاگرد مرزا صاحب موصوف کا ظاہر کرتے ہین بلکہ نام خود بہی شاعرون مین رکہتے ہین غزل لکہنے کی فرمایش ہوئی جو کہ خانصاحب ہمارے محکمہ کنٹونمنٹ چہاؤنی اگرہ مین بر سر روزگار ہین اسوجہ سے محض عدیم الفرصت بباعث کار سرکار ہین مگر بحمد اللہ کہ اس عجلت مین ادہر اون سے کہا گیا اودہر اونہون نے جو کچہہ ہو سکا کہہ کے پیش کیا چند شعر خوب تحریر فرمائے بعض بعض تازہ مضامین

نئی صورت سے دکھلائے چاہا کہ ناظرین غزلیات سابقہ اس غزل کو بہی ملاحظہ فرماوین اس کلام سے بہی لطف اوٹھاوین محروم نرہ جاوین مگر مجبور تہا کہ کیونکر اون لوگون تک پہنچاؤن کس عنوان اس گل سخن کی خوشبو سونگھاؤن معاً دہین خیال آیا کہ اسمین ہمارے مولانا بلاشک مدد دینگے ہماری آرزوے دلی کو بلا تامل پورا کرینگے لہذا ذریعہ ضراعت نامہ ہذا روانہ خدمت کر کے ملتمس ہون کہ اشعار مندرجہ پرچہ ہذا کو مع ان چند سطور کے اپنے اخبار مین جگہہ دیجئے بندہ کو ممنون منت کیجئے زیادہ والسلام والاکرام

غزل

دیکھکر اسے آئینہ رو تجھکو عریان تا کمر
غرق آب آئینہ ہین سب کے حیران تا کمر

بال آئینہ مین ہے یا موجزن ہے بحر حسن
صاف سینے سے ہے یا سیلی نمایان تا کمر

مصحف روے صنم کی عاشقون کو چاہیے
اک طرف زنار ہو اک سمت قران تا کمر

یہہ کبھی ڈہا دے دیدۂ گریان تمہارا نے ترا
اور باقی ہے ابہی دیوار زندان تا کمر

واہ کیسے لچکے شاخ گلبن کیطرح
بدنی پہولون کی جو پہنی تمنے ایجان تا کمر

میرے زانو پر جو لیٹا ہے میرا شیرین دہان
اے خضر دیکھو یہان ہے آب حیوان تا کمر

جوش فصل گل مین دیوانے ابہی رکتے ہین کہین
قد آدم ہو گئی دیوار گلستان تا کمر

واہ اب کیہے یون عاشق و معشوق دہوتی ہین اٹہن
درمیان اونکے تمہاری ہو نہ ایجان تا کمر

سر سے لیکر ناف تک ہر عضو تن ہے داغ داغ
بنگیا ہون صورت سرو چراغان تا کمر

اے بت نازک کمر خود ہے ترا دیوانہ کفر
ہو گا زنار آکے ہر تار گریبان تا کمر

پسلے سے گہاٹ تک تیغ دو دم سے غرق خون
قاتلون کے ہے مگر یہہ جوش طوفان تا کمر

ہم سیہ بختون کی آہ نیم شب کا ہے اثر
رہتے ہین اکثر جو وہ گیسو پریشان تا کمر

گنگا جمنی ڈاب ہے زیب میان گلرخان — یاد و آب میں اوتر آئی ہیں پریان تا کمر
جسطرح جی چاہے پردہ کیجیے اسوقت آپ — وصل میں کھل جائینگے سب راز پنہان تا کمر
بعد مردن بھی رہا ان گیسووں والوں کا عشق — سنبل تر ہے سر گور غریبان تا کمر
قبر منعم پر تو دیکھی چادر گلہاے شمع — ڈھیر کانٹوں کا سر گور غریبان تا کمر
یہہ وہ پشتارہ ہے جس سے خم ہی پشت آسمان — مفت سمجھو جو ادھے بار عصیان تا کمر
ایک مصرع میں لکھا آدھا سراپا وقت فکر — کھینچی اس صورت سے تصویر حسینان تا کمر
قاتل عالم اب اوس سفاک کو کہتی ہے خلق — ہر گلی کوچہ میں ہے خون شہیدان تا کمر
دیکھکر ہونٹوں پہ مسی ہاتھہ پر رنگ حنا — نیلوفر ہے تا گلو غرقاب مرجان تا کمر
کیا عجب ہے وہ صنم آجائے دم دلمے گر میں اب — صورت زنار ہے تار گریبان تا کمر
آپکی پتلی کمر سے ڈر ہی لگتا ہے مجھے — باغ میں ہیں شاخ گلہا گلستان تا کمر
ہونگے مضمون خیالی شاعرانہ بندشیں — ہے ترے مشتاق کی نظروں سے پنہان تا کمر

بقیہ سوم رقعات درجہ اولی

شاگرد کو سبق دینا زبان کا کام قلم سے لینا

نوباوۂ حدیقہ کامرانی و نہال چمنستان زندگانی بلند بودہ باشند گلدستہ دعا و ثنائے گلچینان باغ شادمانی باد درینولا شغل سیر گلشن تاریخ حکماء سلف میں مصروف ہوں اسوجہہ سے تحریر جواب بمیقہ رشک گلزار سے معذور رہا اور فی الحقیقت اس گلگشت مطالعہ کتاب نے ایسا بیخود کر دیا ہے کہ کوئی شے نظر میں نہیں

سماتی ہے چنانچہ کل کے روز احوال حکیم فیثاغورث کا جو شاگردان اصحاب سلیمان علیہ السلام سے ہے اور موجد علم موسیقی و فن شناوری دیکھا کمال عبرت ہوئی لہذا چند قول اوسکے ہی واسطے ملاحظہ کے لکھتا ہون یقین ہے کہ اوس سے حظ وافر اوٹھاؤگے اوّل یہ ہے کہ آدمی خوشحال و غمگین دوستی احباب سے ہو اکثر اوقات کسب ہنر مین صرف کرے خواہش گناہ پر نفس کو آمادہ ہونے دے طالبان فضائل و عبادت کی مدد کرے فتنہ رفع ہونے والا بہلائی سُننے والی سے بہتر ہے اور خوشنودی خدا صرف گفتار سے نہین ہے کردار بہی چاہیئے جو دوست لائق دوستی نہین اوسکو دشمن نہ بناوے جس سے ملاقات منظور ہو اول اوسکے افعال ملاحظہ کرے چکنی باتین اور چرب زبانی پر فریفتہ ہو اکثر اس جہان کے آدمی لائق دوستی کے نہین اور شرافت نفس یہ ہے کہ جو بُرائی بہلائی پہنچے اوسکو برابر سمجھے اور بدترین خلائق وہ ہے کہ مال واسطے غیرون کے جمع کرے دوست خالص وہ ہے کہ سچ بات سے رنجیدہ ہو اور نیک وہ ہے کہ گناہ کم کرے فقط آپ غور کیجئے کہ کہ روکی بہیکی ملاقات اچہی ہے یا سیر کتاب اگر تمکو بہی خدا نے عقل دی ہے کہ ایسی دولت عظمی کو ہاتہ سے ندو آیندہ مختار ہو زیادہ والسلام

یہہ تقریر نہایت بیچارہ ہے قدرت قدیرہ کا اظہار نہی

نور نگاہ سلمہ اللہ ذات واجب الوجود کے اسمائے صفاتیہ پر غور کرنیکا یہہ طریقہ ہے کہ اوسکو ہر حال مین حاضر و ناظر سمیع و بصیر جانے اور ہر مقام و ہر زمانے مین علیم و قدیر دیکھو عرش برین سے فرش زمین تک مع آلیہ ثلاثہ و نظام علویہ اوسکے

قبضۂ قدرت ادمین ہے بہار خزان سے متصل ہے اور خزان بہار مین ہے تاب
آفتاب کا جسطرح اوقات معینہ پر معمول ہے اوسمین فرق ذرا نہین آتا اور جو قاعدہ
گردش زمین کا گرد خورشید جہانتاب ہے اوسمین تفاوت ایک بال کا نہین آتا سورج کو
اپنی جاے مقررہ پر قرار ہے اور دورۂ ماہ گرد زمین ایک وضع پر لیل و نہار
فصل کا بدلنا اپنے اپنے وقت پر خوش اسلوب ہے کہ سبکو مرغوب ہے سرما مین باد سموم کا
ذکر نہین اور گرمی مین سامان شدت سردی کی کچھ فکر نہین برسات مین بارش
باران سے ہزار نمونہ قدرت قدیر نمایان ہوتے ہین سبزہ زار و گلہاے رنگا رنگ
بہار در بہار کو طایران خوش الحان دیکھکر ترانہ سنجی و نغمہ سرائی سے جان کہوتے ہین
وہ پہاڑ جو ایام سرما مین غرقاب برف تہے گرما مین بسان آبشار آب ریز ہین اور وہ
درخت جو موسم گرما مین رشک خارزار تہے نسیم بہار کی بدولت برشکال مین عنبر بیز
پس وہ خالق کائنات سب سے افضل و جملہ صفات مین کامل ہے اور عظمت و جلال مین
سب سے ہمتا و لا مقابل وہی ذات پاک ازلی ابدی نجم النور شمس الانوار نامتناہی
ابتداء ہمیشہ نام ستارہ و خورشید نور
ہے اور سزاوار بادشاہی غیر متغیر الحال کی مانند جملہ عوارض سے مبرا ہے اور لم یزل
ولایزال حَیٌّ قَیُّومٌ عَالِماً قَدِیراً مُدَبِّراً سَمِیعاً بَصِیراً جو کوئی اخلاص و ارادت
زندہ قایم جاننے والا قدرت والا صاحب تدبیر سننے والا دیکھنے والا — نہیں ہے زوال اوسکو
راستی و حسن عقیدت سے لیے عین العلم خدا کا پرستار صادق ہو جاتا ہے اوسکی
شمس العلم سے منور ہو جاتی ہے اودہر سے واصل اودہر سے کہو جاتا ہے موٹی موٹی
باتون مین ہزارون باریکیان و دقایق نظر آتی ہین کجروی کی طرف سے رکاوٹ
صراط المستقیم کے رستے کھل جاتے ہین اسپر جو کوئی سواے اوسکے انسانون کی
شفاعت یا رشتہ دارون کے توسل و حمایت مقامات متبرکہ کی زیارت کو وسیلہ

نجات ورستگاری سمجھے گا وہ انتفاع وفوائد کو زیان کاری سے بدلیگا اگرچہ
مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ کا سہارا ہے مگر نغب اعمال نیک و کردار
کوئی نہین شفاعت کرسکیگا مگر ساتھ اوسکے حکم کے
درست وہان کسکا گذارا ہے عادل کامل کسی کے کہنے سننے سے اصول معدلت کو کب نظر
انداز کرتا ہے البتہ کچھ کام کرتا ہے تو عجز و نیاز کرتا ہے اور اوسکی مرضی پر شفاعت کا بھی بہروسا ہے بندہ بمقام
دم مارنیکا ہے چاہیئے کہ اس وثیقہ کو پیش نظر رکھنا ہر کام پر مقدم مرضی ذوالجلال
والاکرام رکھنا زیادہ دعا

مآل پیدایش انسانی کا خیال تقریر مدلل آیات قرآن و دیگر اقوال

قرۃ العین طال اللہ عمرہ بشرت اصدار آیہ کریمہ لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ انسان حصول
جامہ انسانی سے اشرف المخلوقات نہین ہے جیسا ناواقفون نے سمجھ لیا ہے وہ بات
نہین ہے بلکہ مدعا یہ ہے کہ خلاق کون و مکان نے جو خاص اپنی حکمت بالغہ سے اس
مشت خاک کو جوہر عقل عطا فرمایا ہے وہ نسبت ملکی و بہیمی سے اسکی رنگ کو جمایا چاہیئے خیر و
شر مین تمیز کرے نہ کہ حسد و بغض مین رایگان عمر عزیز کرے پہلے اپنی پیدایش پر
کہ کس ناچیز شے سے ہے غور کرنا چاہیئے پھر اوس وحدہ لاشریک کے اکرام و احسان کا
شکر اور جلال و دبدبہ کے خوف سے ڈرنا چاہیئے کہ باعث نزول غضب نافرمانی رب
ذوالجلال ہے اور موجب جمعیت و حصول نعمت خوشنودی ایزد متعال پس لازم ہے
کہ اہل نظر کی جستجو کرے اونکی خدمت سے ترقی آبرو کرے کہ گوہر عقل کی قیمت مرصع
کاری علوم سے سوا ہوتی ہے جیسے بوئے گل کی منزلت دکان عطار مین خریدارون کی
دہوم ہے بعدہ اس چراغ کی روشنی کے ذریعہ سے خوب و زشت کی شناخت کرے

زرقلب کو اس خیالات بیہودے سے گداخت کیجئے فکر و تامل سے کام لیے ہر دم اوسکا نام لے تا کہ مقام اسفل السافلین سے گذر کر منزل اعلیٰ علیین کا مکین ہو جیرخ ہفتم اپنے شہ نشین ہو بس مناسب ہے کہ اوس بارگاہ معلی مین سرخرو جائے دنیا مین نام نیک ہے نہ عقبی مین عزت پائے - زیادہ دعا

عجب پر بندر ہو کسیکو کچھ مت کہو

عجب نادان ہین جنکو ہے عجب تاج سلطانی	شعر	فلک بال ہما کو پل مین سونپے ہے مگس رانی

دریافت ہوا کہ آپ اس قلیل آمدنی پر اسقدر نازان ہین کہ جسکا کچھ حساب نہین اور چند خدمتگار پر اسدرجہ مغرور کہ جواب نہین غور کرو کہ غرور برا ہے اللہ غرور کرنیکو منع کرتا ہے اسیر ہر ایک سے تمکنت رعونت حسد بغض کینہ لڑائی جھگڑا جیتے جی مرنا ہے کیا تمنے نہین سنا ہے کوئی شاعر یہہ کہتا ہے شعر

اسطرح جی کہ بعد مرنے کے		یاد کوئی تو گاہ گاہ کرے

کتب تواریخ و سیر کی سیر کرو ناد ون کے طریقہ پر قدم رکھو فتح و شکست عزت و ذلت باختیار خدا ہے اسمین کسی کا اجارہ کیا ہے دیکھو ایک پتہ نے نمرود کو شکست فاش دی گاؤہ آہنگر و فریدون نے بے مال ولشکر ضحاک کے ساتھہ کیسی کی وہ فراوانی فوج و زیادتی خزانہ و ترقی ملک کہان گئی نہ وہ خود رہا نہ اوسکی دولت رہی دارا کو اوسکے غرور نے کیسا ڈبایا سکندر کے ہاتھہ سے جان کھوئی ملک و مال گنوایا شداد کہان ہے اور وہ اوسکا باغ ارم نزہت آباد کہان قارون کدہر گیا اور وہ اوسکا خزانہ کیا ہوا فرعون اور اوسکی تمکنت و تکبر کا زمانہ کیا ہوا

گردش فلکی پر نظر انداز ہو بینندہ قدرت بے نیاز ہو کہ دم مین گدا کو سلطان اور سلطان کو فقیر بناتا ہے کارخانہ اوسکا سمجھ مین کچھ نہین آتا ہے یوسف سے حسین مہر سیما زہرہ جبین سکندر سے اولوالعزم بادشاہ فلک مرتبت ثریا جاہ رستم سے تہمتن صف شکن فردوسی و خاقانی سے شعرائے نامدار اقلیم سخن کے شہریار افلاطون وارسطو سے حکیم دانندۂ احوال صحیح المزاج وسقیم یاقوت رقم خان سا خوشنویس باریک بین خجل کنندۂ ارژنگ چین حاتم سا اہل سخا جو لیئے خوشنودی خدا علمائے دین و اہل یقین حفاظ قرآن ونشیان دیوان کہان ہین روے زمین پر اب اونکے نشان کہان ہین

شعر

مطرب و مینا و ساقی نہین	کوئی بھی اوس بزم سے باقی نہین

اسیطرح ایکدن ہم بھی آغوش دایۂ زمین مین آرام کرنیوالے ہین اور اس مقام دنیائے دنی سے گذرنے والے پہر اس ظاہر حسن وصورت مال و دولت پر فریفتہ ہو کر اپنی جاہ وحشمت پر گھمنڈ کرنا حماقت کی راہ چلنا ہے اور طریقہ دانشمندی کو بیدانشی سے بدلنا مناسب ہے کہ اس روش کو چھوڑو کجروی سے منھہ موڑو ورنہ

شعر

غیر افسوس کبہی ہاتھہ نہ کچھہ آویگا	بات رہجائے گی اور وقت نکلجائیگا

اتباع شرع شریف رسول الثقلین صلعم اختیار کرنا چاہیئے اور عبادت معبود دارین پر دل دہرنا چاہیئے

خجستہ اطوار اسلم تحریر محمد نظیر سے دریافت ہوا کہ وضع وضیع پر میلان طبیعت سوا ہے معلوم نہین کہ مدنظر کیا ہے چاہیئے کہ موت کو یاد رکھو اور آسایش جہان گذرانکو

چھوڑو سفر عاقبت کا توشہ درست کرو ادائے فریضہ یعنی عبادت مالی و بدنی پر
دل کو چالاک و چست کرو احکام شرع شریعت کی بجا آوری کو مقدم سمجھو اور
تلاوت کلام مجید و تفہیم معانی و مطالعہ کتب و استماع وعظ و کثرت تسبیح و استغفار
و درود سے آئینۂ دل کو جلا دو مخلوق خدا کو امر معروف و نہی منکر سے آگاہ کرو اپنی
تہذیب اخلاق کی درستی کیواسطے احیاء العلوم و کیمیائے سعادت و منہاج العابدین
پڑھتے رہو اتباع سنت نبوی ضرور ہے کہ اسکی برابر کوئی دولت ہے اور اسکے
چھوڑنے کی برابر کوئی قصور ہے خاص اس زمانہ مین کہ اہل روزگار نے بدعت کو سنت
اور سنت کو بدعت سمجھ لیا ہے بنور دیکھیے تو بالکل دانشمندی سے بعید ہے ایسی ہی
حالت مین قول رسول مقبول صلعم مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِي
جس کسی نے اختیار کیا سنت میری کو وقت فساد امت میری کے
فَلَهُ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ ہے چاہیئے کہ اس وعدہ کو سچا جانکر احیاء سنت کے
پس واسکو برابر لائے سو شہید کا ہے
داعی ہو اور خاص از دواج بیوگان مین ساعی رسوم بد مروجہ شادی و غمی کو دور
کرو کلام علمائے طامع کو لوح دل پر نہ مسطور کرو اور اہلبیت و اصحاب رسول اللہ صلعم
و اولیائے کاملین مقبول بارگاہ سے محبت رکھو اور عدوئے دین و شیطان لعین
سے نفرت ایسا نکرو کہ خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق ہو جاؤ نافرمانی کے ہاتھوں
ہماری جانب سے عاق ہو جاؤ

شعر

نصیحتے کنمت بشنو و بہانہ مگیر	کہ ہرچہ ناصح مشفق بگویدت بپذیر

وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى . . . .
اور سلام اون پر جو تابعدار رہتے کرتے ہین ہدایت کے

خلاصہ نکات لڑکون کے سمجھانے کی بات نظم

چونکہ با کودک سروکارم فتاد	هم زبان کودکان باید کشاد
کہ برو کتّاب تا مرغت خرم	یا مویز و جوز و فستق آورم
جز شباب تن نمیدانی مگیر	این جوانی را مگیر ای خرشعیر

تمنے چھٹپن مین تشریح الحروف مین طوطے کی کہانی پڑہی ہوگی جسکا نتیجہ تحریص علم بیزوال ہے جو دولت بیزوال ہے اور اوسپر عمل کرنا سنوارنا اوسنورنا ہے اور وہ بغیر مصاحبت اہل دشوار ہے اور اہل وہ ہے جو شرع پر مستقیم اور کتاب وسنت پر استوار ہے اوسی پر متقی کا اطلاق صادق آتا ہے اور وہی پرہیزگار کہلاتا ہے اور زاہدان وشقیون مین وہ داخل ہوگا جو ان دس خصلتون کا عامل ہوگا تصدیق[1] وحدانیت حق تذلیل[2] نفس مطلق حق[3] و باطل مین انصاف خدمت[4] بزرگان واشراف باخردان[5] شفقت و با درویشان[6] سخاوت دوستون[7] پر دروازہ نصیحت وعلم کا کہولنا دشمنون[8] سے ساتھ مدارات وحلم کے بولنا عالمون[9] سے تواضع بگرمجوشی کرنا چاہیئے اور جاہلون[10] کے مقابلہ مین اختیار خاموشی کرنا چاہیئے مدام اسپر خیال رکہنا بنظر مآل رکہنا زیادہ دعا۔

بیان سعید مضمون مفہوم کی تردید

برادر عزیز دانشمیر سلمہ اللہ خط تمہارا پہونچا احوال معلوم ہوا تمنے جو لکہا ہے کہ بہار دانش کے پڑہنے سے علاوہ عبارت آرائی کے اسقدر دریافت ہوا کہ اقوال وافعال عورات لایق اعتماد نہین کیونکہ انہین بہ نسبت مرد کے عقل و دین نصف سے زیادہ نہین ہم کہتے مین کہ جس مرد سے جان پہچان نہین ہے اوسکے قول وفعل کا بہی

اعتبار قابل اطمینان نہین ہے اکثر عورتین مردون سے بڑھکر معتمد و دیانت دار ہین عصمت گزین و عفت شعار ہین اور بیشتر مرد عورتون سے سوا خائن و بد اطوار جسقدر ذکور مرتکب جرایم ہوئے وہ گناہ اناث سے بالکل کم ہوئے خدائی کا دعوی ہنین مردون نے کیا ہے اور اپنے اصلی نشان رجولیت کو مٹا کے وضع اناث کو اچھا سمجھا علاوہ اسکے جعلسازی چوری رشوت ستانی ڈاکہ زنی حرام خوری مین مرد ہی بہت اسیر ہین اور عورتین تو اونکے مقابلہ مین کم از عشر عشیر اگر انکی یعنی عورتونکے حرام کاری کا خیال کیا جاتا ہے تو یہہ سمجھہ مین آتا ہے کہ جو مرد ارتکاب نکرے تو عورت کبھی اسطرف قدم نہ دہرے خلاصہ کلام یہہ ہے کہ ہر دو فریق پر بغیر امتحان احتیاط رکہے اور اونکے چال چلن کا لحاظ رکہے کیا تمنے نہین سنا ہے -

شعر

نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد	خدا پنج انگشت یکسان نکرد

اور مجرد گمان اور قول بلا دلیل پر کسیکو مجرم بنانا خود مجرم بننا ہے مطابق مضمون وافی ہدایہ یعنی پرہیز کرو تم گمان سے تحقیق کہ بعضے گمان گناہ ہین اور تمہارے لکہنے کے موجب دو آثار ناشپاتی اور ایک بوتل شربت انار روانہ کیا ہے پہنچے گا زیادہ دعا

تقریر زیبا نصایح ہوش افزا

آرام جان طال اللہ عمرہا کتاب کی سیر باعث ازدیاد فلاح و خیر ہے اسواسطے تمکو بار بار اوسکی اشتعال کی ترغیب دیجاتی ہے کل کے روز ایک بیاض مین دیکھا کہ وجہہ قیام بنیاد سلطنت عدالت ہے اور باعث افزایش ملک و مال شجاعت و سخاوت ہے عالمون اور فاضلون کی صحبت اور جاہلون سے نفرت موجب استحکام عقائد ہے

آورنشان دانشمندی اور شداید سختی مین مستقل رہنا علامت خرسندی امورات دنیوی غافل نرہنا تدبیر سے اور وقت افلاس شکایت نکرنا تقدیر سے بیتیمون احسان باعث بقائے نسل و خاندان ہے اور رفع افلاس کی تدبیر کاربرآری محتاجان امورات ملکی مین صلاح لینا مدبران واہل تدبیر سے چاہیے اور فیروزی وفتح مندی کی استمداد ہمت فقیر سے اپنی تندرستی وصحت کا علاج علاج دردمندان ہے اور امید رحمت رحیم سبب عفو جرایم مجرمان آب اگر کچہہ عقل و فہم ہے تو سمجہہ لو کہ ہماری تمہاری سلطنت انتظام خانہ داری اور آبادی ملک و مال خوش باشی و نیک کرداری ہے اسیطور سے جو ہر ایک بات کی رعایت ملحوظ رہے تو آدمی ہر حالت مین آفتون سے محفوظ رہے محبت قلبی جوش زن ہوئی لہذا حوالہ قلم کیا زیادہ دعا

کلام تعجب آمیز و نصیحت دلاویز

سعادت آثار کیا سچ مچ وہ زمانہ آگیا کہ جسکی خبر خواجہ بعثت ولبشر حضرت خیر البشر صلعم نے دی ہے اور تشریح اوسکی علمائے دین و حکمائے متقدمین نے کی ہے کہ ایک وقت مین نیتین اہل دنیا کی بدل جائینگی اور ہوائین جور و ظلم کی زمانہ مین ایک لخت چل جائین گی عدل و انصاف کا نام نرہیگا اور ناظمون و محافظون کو سوائے غارتگری و رشوت ستانی کوئی کام نرہیگا حاکم وقت مظلومون کے انصاف سے آنکہہ چورائین گے اور امرا باہم صلاح ہو کر ستمگارون کی اعانت فرمائین گے حرف حق دامن صفحۂ روزگار سے دہل جائیگا اور باطل برسات کے چاند کیطرح صاف کہل جائیگا عورتین دلبر ہو جائین گی اور لڑکیان وزیر و مشیر کہلائین گی عقیل

ودانشمند بیقدری کے سبب دیدہ و دانستہ ملازمت سے پرہیز کرینگے اور
[12] مستحق گوشہ نشینی پر بھی بخوف زہر کہ وطن سے سوئے غربت گریز کرینگے
[13] بے شعور نا تجربہ کار بر سر روزگار ہونگے اور بیٹے [14] باپ کے درپئے آزار [15] شفقت
پدری عالم سے مفقود ہو جائیگی اور مردمان [16] تیرہ دل و فاسق سے محبت زنان
[19] صالحہ کافور [17] عورت مرد کی شاکی ہوگی ایسی بیباکی ہوگی پانی [18] برسنا کم ہوگا اور
بدنیتی سے گران فروشی غلہ کا ظلم حاکم شدت [20] ظلم سے ملک ویران ہونگے
اور بکثرت [21] فسق و فجور سے اشخاص مبتلائے آفات و امراض ناگہان [22] مرد دون کو
وضع عورات کی رغبت ہوگی اور [23] عورت کو عورت سے ملاست کی عادت ہوگی ہمنے سنا
ہے کہ دریغو لا اوضاع فسق و فجور پر طبیعت زیادہ آگئی ہے کہ نفس سرکش اسقدر
بڑھ گیا ہے کہ خورشید قلب پر ظلم و کفور کی گھٹا چھا گئی ہے ایک برس ہوا کہ گھر کی
طرف سے کان مین غفلت کا تیل ڈال لیا ہے بتاؤ تو ہی کس خیال مین ہو تمنے یہہ
کیا کیا ہے ان باتون سے انجام بخیر ہونا غیر ممکن نظر آتا ہے تمہارے حال پر آنکھون سے
آنسوؤن کا دریا بہا چلا جاتا ہے ہم تو آفتاب لب بام ہین کام کے ہین یا نا، اللہ اعلم ناکام ہین
تمکو اپنی خانہ داری و حقوق واجبی وزادہ بار کا لحاظ و پاس ضرور ہے منعم حقیقی کا ہر حال مین
شکر و سپاس ضرور ہے کہ عصر دگرگون حال ہو جاتا ہے اکدم مین زمانہ کا

آزادون کا طور انجام پر غور

ستودہ اخلاق سلمہ خدا پرستی و راست بازی کو فضول اور خواہش نفس امارہ کو معقول
و مقبول قیود اخلاق حسنہ سے اغماض اور تعلقات دنیوی مثل اہل و عیال اور تلاش معاش
طرح دینا

اعراض ابنائے جنس سے روپوشی کوہ و دشت مین بہایم سے سرگوشی کا نام
آزادگی نہین ہے مناسب ہے کہ باہمہ و بےہمہ ہوکر رہے تاکہ کوئی شخص برا نہ کہے قوائے
جسمانی کو کاروزمرہ سے معطل نکرے اور ملاقات روحانیکو ذکر خالق الارواح مین صرف
کرے گو جسم گرداب بحر دنیا مین مبتلا ہو مگر مدعائے اصلی تلاطم امواج تخیلات فاسد
سے جدا ہو اور جو شخص ان دونون قوتون کو دنیا کی ظاہری مادے چیزون مین صرف
کرتا ہے وہ سب سے برا ہے کیونکہ یہہ خود بنفسہ ایک جزو ضعیف ہے جب وہ محض اپنے
نفس کو مرکز کل عالم بنائیگا اور بھی زیادہ حقیر ہو جائے گا اسیطرح اگر کوئی شخص بغیر
وسعت و استحکام قوت مدرکہ روح کو عالم باطن اور غیر معلوم مین بھیجے گا تو پہنچ جانے
مین اور وہان کی سیر دیکھنے مین شبہہ نہین ہے الا ادراک ماہیت معلوم بیکار محض
مجذوب صفت ہو جائیگا پس ایک طرفہ ترقی غیر مناسب بلکہ مضر ہے چاہیئے کہ عقل معاش اور
عقل معاد اعتدال کے ساتھ ہون

زیبا نصیحت تدابیر مسافت

فرزند دلبند جو تلاش روزگار پردیس کو تو جاتے ہو لیکن تمکو سمجھائے دیتا ہون
کہ بدخصلتون کو منہ نہ لگانا اور نہ عدم حصول مقصد پر گھبرانا خفا ہونا انسان خوش
مزاج پر اور سوال نکرنا بکمال احتیاج پر غنیمت سمجھنا صحبت اہل معاد کو اور ڈھونڈھنا
انسان قابل و صاحب استعداد کو جاہلون سے کلام نکرنا اور شگفتون کو بقدر توفیق
دیکر شہرت و نام نکرنا مقدم جاننا اکرام اہل فضیلت کو اور پیش نظر رکھنا قانون
عدالت کو خیال نکرنا اقوال شخص غیر عقائد کا اور خبرگیران رہنا احوال متوسلان مکان کا

غافل ہونا ادن بکڑنے روزگار سے جو خلق سے بیگانے ہین ادر مغتنم سمہنا صحبت صالحین کو جو دنیا کے گرم و سرد دیکہے بہلے جلنے پہچانے ہین جو ان باتون کو عمل مین لاوگے انشاءاللہ کبہی دہوکا نہ پاوگے زیادہ دعا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

نوابسنجی تہنیت دستیابی روزگار حسب دلخواہ وبیش قرار پر

قرۃ باصرہ دحشمت غرہ ناصیہ اقبال ودولت طال اللہ عمرہ باستماع دستیابی روزگار بیش قرار قوت نامیہ باد بہار فرحت بہجت سے چمنستان قلوب احباب مین نشو ونمائے نہال انبساط گل گل ہے اور ترانہ سنج بلبل زبان ہر سبزہ وگل المنۃ للہ کہ شگوفہ نہال آرزوئی بہار ے عین شباب بیت مین پہولا اور عندلیب دل ندکور خزان بیکار یکو بہولا لازم ہے کہ آبریزی افضال نخلبند گلشن کائنات کی شکر گذاری مین تر زبان رہنا بجز کلمۂ الحمد للہ کسیوقت منہہ سے کچہہ نہ کہنا اور صرصر حوادث روزگار سے گل عیش کو بچائے رکہنا اور خوش اسلوبی سے ثمر زندگانی کا مزا چکہنا مالک باغ وباغبان کے ہی حقہ مین لطف بہار باغ نہین ہے اور مستحقین بہی امیدوار ہین اور وہ خویش وتبار ہین علی قدر مراتب سب کا خیال رہے ایسا نہو کہ خار گریبان مین جا کر او لجہین اور گل پایمال رہے دشمن ہنسے دوست رنج سہے غیر طعنے دے نیک بد کہے اور محسن کے احسان کو فراموش نکرنا عہد سے راست بازی سے اعراض کرکے قحبہ دروغگوئی کو ہم آغوش نکرنا رشوت سے پرہیز اکل حلال پر قناعت کرنا اس مہم کو بخندہ پیشانی سر کرنا کیونکہ

مثنوی

لقمۂ کان نور افزود وکمال	آن بود آوردہ از کسب حلال

روغنی کاید چراغ ما کشد / آب خوانش چون چراغی را کشد
علم و حکمت زاید از لقمہ حلال / عشق و رقت زاید از لقمہ حلال
چون ز لقمہ تو حسد بینی و دام / جہل و غفلت زاید آنرا دان حرام
ہیچ گندم کاری و جو بر دہد / دیدۂ اسپی کہ کرہ خر دہد
لقمہ تخمست و برش اندیشہا / لقمہ بحر و گوہرش اندیشہا
زاید از لقمہ حلال اندر دہان / میل خدمت عزم رفتن آنجہان
زاید از لقمہ حلال اے مہ حضور / در دل پاک بود و ز دیدہ نور

موحدون کے عقاید کا مذکور موفور السرور

برخوردار نور چشم سلمہ واضح ہو کہ صلاح ہر کثرت کی وحدت سے وابستہ ہے کہ اوسکے انتظام کا یہی رستہ ہے جیسا کہ دار الملک انسانی جسکا نام عالم اصغر ہے تدبیر نفس کے ساتھ شیر و شکر ہے ثبات و قرار مجموعۂ عالم کبیر کا وجود حاکم حقیقا تدبیر سے مربوط ہے اور سلسلہ نظام دنیا رائے اہل خرد سے مضبوط اب اگر تدابیر نفس و افعال و اعمال قواے طبعی و حیوانی کے کہ فرمان بردار اوسکے ہین عدالت و اعتدال پر رہین تو احوال بدن و اطوار تن بہی سلامتی و استقلال پر رہین ورنہ بیت السلطنت صحت و عافیت سے نکلکر میدان فساد و زوال مین مقیم ہوگا۔ صحیح المزاج سقیم ہوگا اسیطرح جو مالک ملک یا صاحب حکم لباس اخلاق حمیدہ سے آراستہ اور زیور صفات ستودہ سے پیراستہ ہو اور رائے صواب کو پیش نظر رکہکر از روے عدالت متوجہ سرانجام کار اہل روزگار ہو تو بیشک جہان اوسکا مطیع اور تمام عالم فرمان بردار ہووے

عنقریب اوسکے احوال مین خلل ہوگا اور ستون امن و امان متزلزل و زایل بلکہ دستِ ہلاکت سے مستاصل

شعر

ہے مدعائے دلی اب یہہ ذوالجلال اپنا	کمال پاکے نہ دیکھے کوئی زوال اپنا

اور عمدہ اطوار خوب و اوضاع مرغوب کہ باعث تحصیل و تعمیر و بقائے جاہ و دولت ہین یہہ پانچ ارکان ہین اوّل ہوشیاری یعنی بڑے چہوٹے کہرے کہوٹے کی دریدہ خبرہ ہوشیاری دوم اغماض بردباری زیر دستان و عفو گناہ مجرمان سوم مظلومون کی داد دینا اور ظالم کی رعایت نکرنا چہارم حاجت روائی سائل و مراد برآری اہل دل پنجم انصاف پر مستقیم و پایدار رہے تعصب سے بیزار رہے کسی ملت و مذہب والے پر چشم حقارت و عداوت سے نظر نڈالے سوائے نرمی و دلجوئی کے کوئی بات مُنہہ سے نہ نکالے یہہ چند کلمہ جو خلاصہ احوال فوائد آمود حکایات سلف ہین جہت انتظام نظم و نسق ارتسام تختۂ دل ہین نہ سزاوار تلف محبت قلبی کے جوش سے حوالہ قلم کئے وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن

مولف

دنیا مین سربلند رہو سرفراز ہو	ختم سخن ہے عمر تمہاری دراز ہو

ارسال اشیائے مطلوبہ کی اطلاع

بلند اقبال ستودہ خصال سلمہ ربّ ذوالجلال زیب تن و زینت بدن سے درستی معاد بہتر ہے اور جامۂ منقش و زیور مرصع و سامان آرایش سے لباس زہد و تقوی و جوہر علم و ہنر و سامان نیکنامی و فرح انجامی خوشتر اسباب جہان جہان کے ساتھہ ہے اور کردار نیک جان کے ساتھہ جس شخص نے توشۂ اخروی مہیا کیا دانشمند ہے

اور جو آہ می آرایش دنیا مین مبتلا رہا سب سے زیادہ مستمند اس تحریر سے یہ نسمجھا کہ اشیائے مطلوبہ کی روانگی مین درنگ ہے اونکا پارسل بہی اسی خط کے ساتھ ہے بلکہ علاوہ دس گز گرنشٹ سبز و چار گز اطلس زرد و دو صدری ریشمی و ایک ٹوپی پچگوشیہ لکھنوی سوزنی و تین بٹن طلائی معہ زنجیر و ایک انگشتری معنگین مہر و پانچ کرتے کامدانی و ایک چادر کشمیری جامہ وار کی و ایک کتاب ترجمہ احیاء العلوم و نسخہ بحر العلوم شرح مثنوی مولانا روم و اخلاق جلالی و اخلاق ناصری بہی واسطے مطالعہ کے بہیجی جاتی ہین چاہیے کہ جسطرح ظاہر بناؤ بناؤ اِن کتابون کو بہی دیکھکر تہذیب اخلاق کیطرف طبیعت لگاؤ زیادہ دعا۔

تلاش مرشد کامل مقدم ہے کہ وہی اصل ہمدم ہے

نور نگاہ سلمہ اللہ تمنے جو صلح کل سے یہ مطلب نکالا ہے کہ سب کو برابر سمجہنا چاہیئے کسی سے نہ اولجہنا چاہیئے فی الحقیقت صحیح ہے لیکن عام لوگونکے نزدیک قبیح کیونکہ وہ طریق اہل نظر کا ہے نہ ہر رہ گذر کا منتہیان علوم معرفت و سالکان منزل حقیقت اگر اسکو اختیار کرین تو مضائقہ نہین کہ بینا ہین اور مبتدیان مکتب و نوآموزان کتاب کے نزدیک جنکو گل و خار خزان و بہار زشت و خوب محب و محبوب کی تمیز نہین کہیل اور تماشا تا وقتیکہ امتیاز سفید و سیاہ اور شناخت کرم شب تاب و ماہ مین ہو جائے دم نہ مارنا چاہیئے درستی عقائد کو سنوارنا چاہیئے اور یہ بات بے جستجوئے مرشد کامل و رہادی مراحل مشکل ہے اور یہی پہلی منزل جیسا کہ مولوی معنوی فرماتے ہین مثنوی

ہر کہ او بے مرشدے در راہ رفت شد	او ز غولان گم رہ و در چاہ شد

اور رہنمائے کامل کی جستجو مین ڈہیل نکرے ہر کس و ناکس سے قال و قیل نکرے کہ مطلع

بظاہر سب اوی ہین مگر ہے فرق باطن مین		نہ ہر سینہ مین حکمت ہے نہ ہر خم مین فلاطون ہے

اور بشرط دستیابی جادہ اطاعت سے قدم آگے نہ بڑہائے فنا فی الشیخ ہو جائے سو دریغولا بنظر فقیر قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین خبردار رموز خفی وجلی سید قربان علی سلمہ الولی قادری سا دوسرا کوئی نہین ہے جنکی نگاہ کاشف اسرار آسمان و زمین ہے اگر سعید ہو تو اونکی خدمت سراپا برکت سے مستفید ہو زیادہ دعا

تقریر دلپذیر انتظام خانہ داری کی تدبیر

فرخندہ ذات ستودہ صفات سلمہ اللہ انتظام امور خانہ داری کار سرسری نہین ہے اور نہ سزاوار بیخبری یہ مانا کہ بوجہ عدم حصول رخصت گہر آنے سے معذور ہو لیکن ارادہ ولی کرو تو کیا دور ہو خرچ بہیجے ہوئے ہی چار پانچ مہینے ہو گئے ہین واللہ اعلم پردیس مین رہنے سے تمہارے کیا قرینے ہو گئے ہین سلامت روی حد اعتدال مین ہے اور وضعداری قدامت کی چال مین مناسب ہے کہ تنخواہ کے دو ثلث گھر والون کو دو ایک آپ خرچ کرو اور جو حسب اتفاق کسی مہینے مین بوجہ مہمانداری یا دیگر اخراجات ضروری نوبت بصرف کثیر ہو تو اوسکے آئندہ مہینون مین یہ تدبیر ہو کہ آمدنی معینہ سے ایک جزو خفیف بجہت ادائے رقم مذکور مجرا دیا جائے ہمیشہ یہ بندوبست کیا جائے ورنہ کل کو شادی ختنہ برخوردار درپیش ہے اوسکے واسطے اگر بطریق سنت ہی رسمیات ادا کیجا دین تو کم سے سو روپئے چاہئین اور روزگار کا کیا اعتبار رہے جانتے ہو کہ سراسر ناپایدار ہے علاوہ اسکے زیست دو روزہ پر مغرور ہونا عقل سے دور ہونا ہے دنیا و مال دنیا وہ چیز ہے کہ اکثر جسکی فکر تلاش مین اور بیشتر تحصیل معاش مین مر گئے

لاکہون بعد حصول درہم اورون حریص بوالفضول تک ودوکرتے کرتے اسی رہگذر مین گذرگئے انجام پر نگاہ نکی اپنے جینے کی خوشی مین دوسرون کے مرنے پر بہی آہ نکی چاہیئے کہ شباب مین شیب کا خیال رہے ایسا نہو کہ جو آج ثناخوان ہے کل بُرا کہے

لمولفہ

بزرگو نکی نصیحت کو نہ یان پہ جسنے مانا ہے
شباب و شیب مرگ و زیست عالم کا فسانا ہے
چہپر کہٹ کی عوض لازم جنازہ کا بنانا ہے
تہ افلاک وہ تیر حوادث کا نشانا ہے
اجل سر پر کہڑی ہے خواب غفلت مین نہ ماننا ہے
والسلام علی من اتبع الہدیٰ

تفسیر لطایف ستہ

اخلاص آثار عفت دثار لطائف ستہ جو باعث ترقی درجات علیا مین وہ حسب ذیل قرار دادا صفیا ہین اول نفس جسکا مقام ناف ہے مثال آئینہ شفاف ہے دوم قلب جو مقیم دل ہے جانب چپ سینہ سے متصل ہے سوم روح کہ کہ تاجدار اقلیم تن ہے سوئے راست قرین سینہ اوسکا مسکن ہے چہارم سر ہے جو ساکن قم معدہ بستہ ہے پنجم خفی جسکی جائے قرار پیشانی ہے جو معراج ثانی ہے ششم اخفی جسکی فرودگاہ دماغ ہے جو رشک صد باغ ہے اور جبتک یہ لطیفے روشن نہین ہوتے ہین مقامات معارف حاصل نہین ہوتے ہین اور اونکی روشنی جبتک شمع دل سے مقتبس انوار نہو کبہی اس بحر تجلیات سے کشتی پار نہو اور وہ بے مصقلہ اذکار زنگ وسواس ناقصہ سے صاف نہین ہوتے ہین اور تمام اہل عالم اسی کی تلاش مین جان کہوتے ہین اور سینہ زنگ صیقل صحبت صلحا و خدمت اولیا اللہ سے پاک ہو جاتا ہے پہر تو

رفتہ رفتہ ہبیاک ہوجاتا ہے اون باتون پر جو روضۂ شاہجہان مین لب دریا مین تمکو بتلائی تہین دہیان رکہتے تو اتنک مقام بالائے آسمان رکہتے بے مشقت ان مدارج کا طے ہونا دشوار ہے گفتگو زبانی وتحریر طولانی اس کار مین سراسر بیکار ہے **شعر**

پس صفا کن درون خویش را		تا بدانی سر ہر درویش را

اور جو ہو ہی جائے تو شل دولت بے مشقت قدر و منزلت آبرو و وقعت نہین ہوتی ہے آیندہ کو ترقی ہمت کی نہین ہوتی ہے چاہیے کہ اس عمل محررہ پرچہ جداگانہ کا شغل کرتے رہو انشاء اللہ عنقریب مطلب براری ہوجائیگی تمنائے دلی لباس عروس مین روبرو آئیگی بشرطیکہ اعتقاد درست ہو اور ادائے فریضہ ربانی مین بہی سست نہو زیادہ دعا

کمیابی انسان کا رونا **شعر**

انچہ بر جستم و کم دیدم کہ بسیارست و نیست		نیست جز آدم درین عالم کہ بسیارست و نیست

یاد ہوگا کہ ولی محمد اللہ بخشے تمکو بچپن مین ایکمرتبہ تاجگنج کا میلہ دکھانیکو اپنی گود مین چڑہا کر لیگیا تہا پہر تمکو رستہ مین اوسنے گود سے اوتار دیا چند قدم چلکر تمنے پہر گود مین چڑہنے کی ضد کی اوسنے کچہ ٹالا اسپر ہزار طرح سے تمنے اوسکو برا بہلا کہا مگر دم نہ مارا اور پہر خوشی خوشی تمکو کہلاتا ہوا لے آیا حالانکہ وہ نہ خانہ زاد تہا نہ غلام ایک خانمان آوارہ شریف زادہ غریب الوطن خستہ تن اچہے بولنے پر خوش باش آرہا تھا اور کل امورات خانہ داری کا بار سہتا تہا بتدرین اسقدر تہا کہ علاوہ نقد و جنس کے کبہی کوئی بات تک صندوق سینہ سے باہر نہ نکلنے دی اور مستند ایسا کہ ایکروز ہم مشاعرہ مولوی محمد نیاز علی صاحب پریشان مرحوم مین موجود تہے جسوقت میرے قریب کے ہم نشین

دیدار حسن صاحب نے غزل غیبہ طرح شروع کی سینے جیب مین دیکھا تو غزل ندارد واللہ اعلم کہان گر گئی کچھہ عرصہ تو اوسکی تلاش مین اوسی جگہہ گذرا مجبوراً اوس سے کہا کہ یہی گہر مین جو مسودہ رکھا ہے وہی لے آؤ لیکن اسقدر جلد آنا کہ اپنے ہی نمبر پر اپنی غزل پڑہون اور اونکے مکان موتی کٹرہ سے ہمارے گھر کا فاصلہ کم سے کم نصف میل کا ہے پس یہہ عجلت کی کہ وہ آدہی غزل بہی طرح کی نہین پڑہ چکے تہے کہ غزل لے آیا غرض اس ذکر سے اسوقت یہہ ہے کہ آدمی دنیا مین کمیاب ہے اسکی تلاش مین کمی نکرنا اور بشرط دستیابی حتی الامکان ہاتہہ سے رایگان نہ دینا زیادہ دعا +

فضایل اربع کا بیان بقول حکمائے یونان

سرو گلستان ارجمندی و ثمر نہال بلندی نژاد حشمتہ تمنے جو فضایل اربعہ کی شرح دریافت کی ہے وہ کما حقہٗ تو کتب مطولہ مثل احیاء العلوم و کیمیائے سعادت سے معلوم ہوسکتی ہے اِلّا بالاجمال یہہ ہے کہ حکمت و شجاعت و عفت و عدالت کو فضایل اربعہ و ملکات فاضلۂ چارگانہ و خصایل خوب کہتے ہین اوّلاً حکمت اور وہ دو نوع پر ہے ایک نظری اور وہ ہر شئے کی حقیقت بقدر طاقت بشری معلوم کرتا ہے تاکہ حضرت واجب الوجود تک کہ مطلوب حقیقی ہے پہنچ جائے گوہر مقصد ہاتہ آئے دوسرے عملی اور وہ افعال نیک مثل تہذیب اخلاق و تدبیر منازل و سیاست بدن پر قیام کرتا ہے جس سے نفس کو اخلاق ستودہ کی عادت ہو جائے اور اسکی چار قسمین ہین اوّل ذکا یعنی سمجھہ ایسی ہو جائے کہ ادنی توجہ سے ہر مقدمہ کا نتیجہ نکل آئے دوم صفائی ذہن جسکے ذریعہ سے بلا تکلف مطلب کو پا جائے سوم حسن تعقل

جو سہو و خطا کا نگہبان ہے چہارم تحفظ جس سے اشکال خیالی و مثالی کو یاد رکہتے کہ وقت حاجت کے اونکو جلد پہچان لے ثانیا شجاعت اور وہ برانگیختہ ہونا قوت غضبی کا ہے جو نفس ناطقہ کو مہلکون اور خوفون مین سست کردے اور اوسکی چہہ قسمین ہین پہلی کبر نفس یعنی بڑے کامون مین قیام بالاستقلال کرنا اور اوسکے رنج و راحت پر نہ خیال کرنا دوسری علو ہمت ڈہونڈہنا ذکر جمیل و کمالات انسانی کا اور بے اعتبار سمجہنا آفات و بلیات اس جہان فانی کا تیسری حلم یعنی ثبات و استقامت حالت غضب مین اور سبکساری و اضطراب نکرنا امور نا ملایم و تعب مین چوتہی تواضع آپ سے کم مال و رتبہ والیکو ذلیل نہ خیال کرنا البتہ لحاظ اعتدال کرنا پانچوین حمیت یعنی حفظ احکام شریعت اور اپنے احباب کے پاس حرمت چہٹی رقت ہمجنس مصیبت زدہ پر بغیر اصطرار و اضطراب کے نرم دلی و شفقت کرنا ثالثا عفت اور وہ یہہ ہے کہ شہوت نفس ناطقہ کے پابند ہو تا کہ تصرف اوسکا حسب اقتضائے عقل بلند ہو اور اوسکی سات قسمین ہین پہلی حیا افعال قبیح سے گریز کرنا اور رنج پشیمانی سے پرہیز کرنا دوسری حسن ابتدا حاصل کرنا فضایل غریبہ کا اور دور کرنا آفات قریبہ کا تیسری صبر قوائے نفسانی کو بقدر طاقت لذات قبیحہ سے روکنا چوتہی قناعت خوراک و پوشاک مین جسطرح ممکن ہو اقتصار کرنا پانچوین وقار تحصیل مطلوبات مین اطمینان رکہنا اور شتاب کاری سے بچنا چہٹی خیریت کسب جمیل سے حاصل کرنا مال و مکنت کا اور اوسکے صرف کرنے مین لحاظ رکہنا شریعت حکمت کا ساتوین سخاوت مسکینون اور غریبون کی رعایت کرنا اور اعتدال سے آگے نہ بڑہنا رابعا عدالت یہہ سب قوتین باہم متفق ہون اور قوت تمیز انکی مطیع ہو جائے پہر دیکہو کہ اتزالصاف

کس قدر وسیع ہو جائے اور اسکی پانچ قسمین ہین اول صداقت دوستی یعنی جو بہلائی برائی آپکو پسند و ناپسند ہو دوسرے کے حق مین بہی ویسے ہی سمجہو دوم وفا ہمجنسون کے ساتہہ جوانمردی کرنا اور اونکے ہر ایک کام مین پامردی کرنا سوم تسلیم احکام الہی و فرمان رسالت پناہی کو قبول کرنا اور اگرچہ خلاف طبع ہو لیکن اوضاع نبوی کا معمول کرنا چہارم عبادت تعظیم بجا نا رب السموات کا اور ادا کرنا جملہ فرایض و واجبات پنجم توکل درستی کار خدا کو سونپنا اور اپنی سعی اور غیر کی مدد کو برطرف کرنا اگرچہ ابہی بعض اصول حکمت کا ذکر باقی رہگیا ہے لیکن وہ اس بحث سے جدا ہے آیندہ بشرط یاد کسی پرچہ مین لکہہ بہیجون گا ماشاء اللہ آپ کی طبیعت باوجود عدیم الفرصتی کے تحقیق علوم کیطرف متوجہ زیادہ ہے بہت اچہا ہے لیکن کمال کا بہی خیال رکہنا نظر علے المال رکہنا زیادہ دعا۔

عجیب گفتگو معترض کا جواب ظرافت سے مملو

بلند اقبال ستودہ خصال سلمہ ایزد متعال مینے کسی کی زبانی سنا ہے کہ حکیم مومن خان صاحب دہلوی کو کلام شیخ سعدی علیہ الرحمہ پسند نہ تہا اونکی تحریر سے جی خرسند نہ تھا کبہی دیکہتے تو بچشم حقارت اور سنتے تو بگوش بے رغبت ایکروز کسی طالب علم نے پوچہا کہ آپ برخلاف متقدمین و متاخرین کلام شیخ سعدی کو کیون سبک خیال فرماتے ہین اقوال استاد مستند الاسناد پر حرف طعن کس سبب سے لب پر لاتے ہین فرمایا کہ ہان کیلے ہے جا بجا گفت گفت لکہدیا ہے حسن اتفاق سے اوسیوقت مولوی ظہوری علی صاحب بہی وہان آگئے تہے فوراً اوٹھہ کہڑے ہوئے حکیم صاحب نے پوچہا کہ آج خلاف عادت

باعث عجلت کیلیے جواب دیا کچھہ نہین انجام کار بعد اصرار بسیار بولے کہ تمکو شاید کلام الہی پر بہی کچھہ اعتراض ہوگا فرقان حمید کی عبارت سے بہی دل ناراض ہوگا کیونکہ اوس مین بہی قال قال بہت آیا ہے رب مجید نے اپنی کتاب مین اکثر مقامات پر اسی لفظ کا زیادہ استعمال فرمایا ہے یہہ سنکر حکیم صاحب خاموش ہوگئے موج بحر تحیر سے ہم آغوش ہوگئے غرض اس بیان سے یہہ ہے کہ جو جسنے کہا ہے اور کہہ رہا ہے اور کہے گا بے مدعا رہا ہے نرہیگا مناسب ہے کہ جب تک خوب مفہوم نہو جائے اصل مطلب اچھی طرح نہ معلوم ہوجائے کسی کے کلام کو مہمل و بے معنی نہ کہے اور جو نہ سمجھے تو چپ رہے زیادہ دعا۔

پیش امام کی تشریح باقوال صحیح

لخت جگر نور بصر مکاتبہ تمہارا آیا احوال معلوم ہوا تم جو بار بار پوچھتے ہو کہ امامت کس شخص کو زیبا ہے اور مقتدی کو کس کی اقتدا روا ہے واضح ہو کہ وہ شخص امامت کا سزاوار ہوگا جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہوگا اور قرآن مجید غلط نہ پڑہتا ہو مسائل خوب جانتا ہو صحیح الاعضا ہو بندہ یا بندہ زادہ نہو پابند ارکان اسلام و با ایمان ہو اور شریف خاندان ہو اور شرافت از روئے اصول دین اسلام دو قسم کی ہے ایک بوجہہ اعمال یعنی جسکا اعتقاد درست ہے اور اخلاق حسنہ پر خوب چالاک و چست ہے اللہ و رسول کی اطاعت پر آمادہ ہے وہ شخص اشراف سب سے زیادہ ہے بفحوائے آیۃ محکم اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اور جو بد اعتقاد ہے اور بدعتی بانی فساد اخلاق ارذال کا عاشق اور نہایت درجہ کا فاسق وہ سب سے سوا

رذیل ہے خالق و مخلوق دونون کی نظرون مین ذلیل ہے دوسری سبب
قرابت انبیا و اولیا جو اشخاص اونکے رشتہ دار ہین وہ دوسرے قومون سے
سردار ہین جیسے سید اور بنی ہاشم اور بنی اسمعیل ور قومون سے افضل ہین
اگرچہ شرف قوم بہی با ایمان و اعمال نیک مشروط ہے مگر جو سید فاسق بہی
ہوگا تو سید ہی رہیگا ایسا انکا رشتہ مضبوط ہے علاوہ اسکے اسکا پتہ غیر ملت والون
سے بہی ملتا ہے غور سے دیکہو تو وہی ایک نتیجہ نکلتا ہے چنانچہ فرقہ اہل ہنود کے
بہی چار برن ہین اوّل برہمن دوسرے کہشتری تیسرے ویش چوتھے
شودر اب دیکہو شودر سے ویش بہتر ہے اور ویش سے کہشتری بڑہکر اور کہشتری
سے برہمن افضل تر کیونکہ برہمن کی پیدایش برہما کے منہہ سے ہے اور کہشتری کی
بازون سے اور ویش کی زانو سے اور شودر کی پاؤن سے پس اگر کچہہ فہم و ذکا
ہے تو سمجہہ لو کہ کون سا آدمی زیادہ اچہا ہے اوسی کی اقتدا کرو اس معاملہ مین
اپنے دل سے اجازت لو اور اچہی طرح یقین کرو کہ یہہ نماز پنج وقتی دربار داری
رب حقیقی کی ہے اگر کسی عمدہ کے ہمراہ داخل دربار ہوئے تو مورد عنایات پروردگار ہوئے
اور جو ایسے ویسے کا ساتہہ ہوگیا تو مفت مین وقت عزیز ضایع ہیہات ہوگیا آج کل کے
کٹہ ملاؤن کے دم مین نہ آنا مسایل شرعی کو خوب دریافت کرنا کرانا اس خط کو پیش نظر
رکہو اور جسکے مقلد ہو اوسکی کتابین دیکہو زیادہ دعا

تقریر دل پسند ہزلیات سے استخراج پند

عزیزی سلمہ بعد دعا کے معلوم ہو کہ زمانہ قدیم کے مورخ تحریر فرماتے ہین کہ فارس کے

شریفون کا یہہ طریقہ کا تہا کہ اپنے بچون کو تین باتون کی تعلیم مین بہت سعی کرتے تہے شہسواری تیراندازی راست بازی پہلی اور دوسری بات تو بیشک سہل آجاتی ہوگی لیکن راست بازی کی تعلیم کا طریقہ سمجہہ مین نہین آتا کہ وہ کون سی ڈہال ہے کہ جب دروغ دیوزاد آکر اونکے دلون پر شستہ جادو مارتا تہا تو یہہ اس چوٹ سے اوسکی اوٹ مین بچ جاتے تہے جہوٹون کی تو عملداری دور دور تک پہیل گئی ہے دیکہو جب کسی شے پر دل آتا ہے اور سچ اوسکے برخلاف ہوتا ہے تو اوسوقت سچ سے زیادہ کوئی برا معلوم نہین ہوتا ہے حکیمون نے جہوٹ سے بچنے کی بہت سی تدبیرین نکالین جیسے دوائے تلخ مین شہد ملا کر بچون کو کہلاتے ہین اسیطرح انواع واقسام کے رنگون مین اسکی نصیحتین کی ہین تاکہ لوگ اسکو ہنسی خوشی سے چہوڑین پس تم اس کتاب انوار سہیلی کو بغور دیکہنا کہ مآل اسکا کیا ہے نہ یہہ کہ اوسکے قصے کہانیون پر مائل ہو جاؤ زیادہ دعا ۔

تحقیق حسب و نسب وقت مناکحت ضرور ہے کہ یہہ طریقہ اہل شعور ہے

آرام جان زید عمرہ بدریافت حال تجویز نسبت نور چشمی اعجاز حسین سلمہ رب الخافقین بمستورہ سلالۂ خاندان خلاصۂ دودمان محمد سیف اللہ خان بہادر جلادت نشان ذوالفقار جان رسالدار رجمنٹ انگریزی کمال خوشی حاصل ہوئی خرمی قسمرین دل ہوئی مگر تحقیق حسب و نسب امر ضروری ہے دبدبۂ دولت وشوکت ملازمت پر مت بہول جانا ایسا نہو کہ حنظل خربزہ دہوکا دے سنا گیا ہے کہ خانصاحب موصوف کی موہن پور کے جوجون سے بہی کچہہ قرابت ہے پہر دیکہہ بہال کے جینی مکہی کون کہاتا ہے جسوقت اسکا جواب آئیگا بعد ملاحظہ کوائف مفصل کوئی امر قرار پائیگا زیادہ دعا

نمونہ ۴۴

عذر عدم رسی خود تقریب حمیدہ مین

برادر بجان برابر سلمہ اللہ اکبر شادی لشرۂ قرآن مجید برخوردار کامگار عطاء اللہ خان
مبارک میرے نہ پہونچنے کا توقف عدم حصول رخصت تہا ورنہ ضرور آتا دو تہان ململ
اور دس گز چہینٹ وایک دستار اور پندرہ روپیہ نذرانہ جناب حافظ عبداللہ اور ایک
جوڑا مغرق و دو جوڑا سادہ معہ دستار و سرپیچ و گوشوارہ و انگشتری طلائی
و دو دوشالہ مع چہینٹ عزیزی سلمہ اللہ بدست رحیم بخش بہیجتا ہون پہونچنے پر رسید سے
اطلاع دو زیادہ والسلام

نمونہ ۴۵

خط معاملات مناکحت مین اور دریافت حال رسوم نسبت مین

برادر فرخندہ اختر محمد انور سلمہ اللہ اکبر خط تمہارا باطلاع تقرر نسبت سراپا سعادت
برخوردار لخت جگر غلام سرور بخانہ سمو المکان سلالۂ خاندان خانصاحب سیف اللہ
خانصاحب و بدریافت حال رسوم نسبت آیا باعث افزودلی و خرمی ہوا مبارک
ہو شرعاً تو رضامندی طرفین اور نامزد ہو جانے ہر دو نور عین کا نسبت ہے
اور عرفاً استحکام اقرار و اظہار تال کار کیواسطے یہہ قاعدہ مقرر ہے کہ دو انگشتری
سنگین اور ایک جوڑا مکلف رنگین اور بقدر استطاعت شیرینی و میوہ و زر نقد
دولہن کے گھر بہیجنے کا شرفا مین شیوہ ہے اور ادہر سے ایک انگشتری طلائی
و انگشتانہ نقرئی اور چند رومال اور پانچ یا سات یا گیارہ طباق مٹھائی کے آتے
ہین آتے جاتے وقت عطر پان شربت ہوتا ہے اب امین جو بات تمہاری اور
اور اونکی قرار پا جائے وہ کرنا چاہیئے اور تاریخ شادی کی بہی اون سے قریب کی

ٹہرالو کہ ابہی یہہ دن اچہے ہین اور ہاتہہ پاؤن چلتے ہوئے خدا جانے آج کیا ہے
کل کیا ہو زیادہ دعا

سامان شادی کا بیان

قوت بازوی من سلمہ اللہ چلو اچہا ہوا جو تاریخ شادی بہی پاس کی پاس ۱۷
شعبان ٹہیر گئی مجہکو تو بوجہہ کثرت کار سرکار اتنی رخصت نہین مل سکتی ہے
کہ انصرام کار شادی برخوردار خود آکر کرون جو رعایت حکام ہوئی تو دن کے دن
آنا ہوگا اور یہہ کام ایسے ہین کہ جو وقت پر ذرا سی بہی کسی چیز کی شکایت ہوئی تو کل
انتظام مین بٹہ لگ جاویگا اگرچہ منظور یہہ ہے کہ خلاف شرع شریف کوئی رسم
ناچ راگ رنگ آتشبازی آرایش تخت روان نقارخانہ ساچق حنابندی تیل
رتجگے وغیرہ کی ہونے پائے جس سے خدا کے گنہگار اور اہل شرع کے روبرو
ندامت اٹہائے تاہم بعد نکاح دعوت ولیمہ جو سنت رسول مقبول صلعم ضرور
ہے اوسمین بیگانے بیگانے دوست آشنا احبا واقربا سب جمع ہونگے کہانا عمدہ
قسم کا ہونا چاہیئے مگر اوسط درجہ کا اور جو تورہ بندی کا اہتمام ہو جائے تو کیا کہنا
ہے کہ نہ اسمین کچہہ نقصان ہوگا اور نہ کسی کی شکایت باقی رہیگی اور اوسکی تجویز
میری سمجہہ مین یون آتی ہے کہ دو طرح کے نمکین چاول یخنی پلاؤ و قورمہ پلاؤ
اور دو طرح کے میٹہے متنجن و زردہ اور چار قسم کا گوشت قورمہ و قلیہ کوفتے و
شامی کباب اور چار ہی قسم کی روٹیان شیرمال باقرخانی تنکی آبی سوائے
اسکے فیرنی بورانی آچار مربا چٹنی اور ہندؤن کے پوری کچوری حلوا سوہن لڈو
پیڑے جلیبی امرتی کلاقند بالوشاہی تنگنی پاپڑ دہی بڑے رائتہ ترکاری اچار دال موٹہ

اور یہہ کام برات کے ایکدو روز پیشتر ہونے ضرور ہین اور مہمانداری کے واسطے روزمرہ کی کھلائی کا جیسا موقع مناسب وقت ہو وہ کیجیے بالفعل اس صرف کیواسطے پندرہ سو روپیہ شام لال گھنشام داس ساہوکاران بیلن گنج کی کوٹھی سے لے لینا باقی جو اور ضرورت ہو تو مجھکو اطلاع دو کہ یہان سے روانہ کئے جاوین زیادہ دعا

اظہار تدبیر نیک واسعد و نیز رجوع جانب شرع محمد صلعم

فرخندہ صفات کل کے خط کے مطابق کل انتظام تم کسی ہوشیار و معتبر باورچی کی معرفت کرنا اور سمدھون کی ضیافت کا سامان تو بازار سے ہی ممکن ہے بالفعل دولہن کے جوڑے کیواسطے ایک تہان کریپ سرخ رنگ بیلدار ایک عدد دو تہان زربفت اور مسین گرنٹ سبز مع لچکہ گوٹے پٹہ لہر گوکہرو بنت کرن دہنک چین انچل پلو اور ایک دوپٹہ بنارسی اور ایک جفت کفش زرین مغرق اور علاوہ اسکے گیارہ تھان ململ نینو سینو و جامدانی و کامدانی و چکن و بابرکیٹ و ساسرلیٹ جالی تن زیب دریس اور چہہ تہان چہینٹ مختلف الالوان وا وضلع ہدست ابراہیم حجام بہیجے جاتے ہین نورخان خیاط کو بلا کر بہت جلد درست کرا لیجیے اور مین انشاءاللہ بشرط حصول رخصت جمعہ کے روز ضرور پہنچ جاؤنگا حتی الامکان شرع شریف کے برخلاف کوئی بات ہونے پاوے ایسا نہو کہ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَا اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ وَمَنْ یَّفْعَلْ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ کے مصداق ہو انقطاع شہرت کے بدلے زبان ناکامی ہاتھ آئے زیادہ دعا

جواب مکاتبہ جمال الدین خان درباب نسبت شادی برخورداران

نونہال کامرانی سرو چمنستان زندگانی مودت آگین عزیزی جمال الدین سلمہٗ
تمہارا خط لکہا ہوا آٹہوین جون کو دو پہر کیوقت میرے پاس پہونچا
اور سبب توقف یہہ دریافت ہوا کہ تم لفافہ پر ضلع راج الور لکہنا بہول گئے تہے
آیندہ صاف اور ہوشیاری سے لکہا کرو اس سے پیشتر اور کوئی خط میرے پاس آپکا
نہین آیا ہے جسکا جواب میرے ذمہ باقی ہو پوسٹ کارڈ کا تو کیا ذکر ہے اور بخدائے
لایزال مجہکو آپ سے کچہہ ملال نہین ہے کوئی کسیطرح کا خیال نہین ہے فقط یہہ فکر
تہی کہ کوئی صورت تمہارے روزگار کی نکل آئے تو بلا لون اب اندنون مین ایک
تجویز قرار پائی ہے انشاء اللہ آجاؤگے تو لائق گذران تنخواہ کے بیشک نوکر
ہوجاؤگے مناسب ہے کہ دیکہتے ہی خط ہذا کے ایکیلے خواہ مع متعلقین کے فوراً چلے آؤ
دیر نہ لگاؤ اور جو بنسبت تجویز نسبت شادی برخورداران اٹاوہ اور آگرہ کا ذکر لکہا
ہے اون مین اٹاوہ والی بات معقول ہے لیکن مسافت کا بہت طول ہے کم سے کم
چہہ روپیہ ایک آدمی کے آمدورفت کی سواری کا خرچ ہے علاوہ اسکے وہ امیر
اور ہم غریب

شعر

نسبت ہے برابری مین زیبا	شادی ہے برادری مین زیبا

اور آگرہ مین ملوکا کی تباہی ہوئی بات کا اعتبار نہین کہ وہ نیک کردار نہین
کہین نانی کی منڈی کا سا حال ہنو شادی کے ذکر مین ملال نہو اور اب امیرون سے
نکر لینے کے لائق ہماری حیثیت نہین رہی ہے پیوند سے پیوند ملنا چاہیئے کیونکہ
آج کل روپیہ اور مال کے دیکہنے والے اکثر ہین اور حسب و نسب و جوہر ذاتی کے
قدردان کمتر اگرچہ اس تحریر سے یہہ ادعا نہین ہے کہ ہم سب سے اچہے مین یا ہما

چال چلن لائق تحسین ہے بلکہ سب سے بدتر ہین اور تہدید ست و سزاوار نفرین چشم اہل طریقت مین فی الحقیقت وہی ایک حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہین مشت خاک کی بنیاد ہین اگر رموز دان دقیقہ شناس ہوا حکیم کہلایا اور جو طبایع بہیمی نے فوق پایا اخوان الشیاطین نام پایا بہر حال جو اوضاع و اطوار خوب ہین تو سب کی نظرون مین محبوب ہین بندہ آنادمنش فقیر دوست ہے اور علم و ہنر کیطرف سے بے مغز کا پوست اطفال طالب علمی کرتے ہین زندگی کے دن بہرتے ہین تاہم سفید و سیاہ لیل و نہار سے محض بے خبر ہین ابہی تک میرے ہی دست نگر ہین آیندہ اَلْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ ہماری تمہاری مربی و بزرگ اونکی نانی صاحبہ معظمہ سلمہا اللہ موجود ہین اونکو اختیار ہے جو کچہہ اونکی صلاح ہے وہ ہر حال مین خیر و فلاح سے زیادہ والسلام

تہنیت سرائے استماع نوید تولد شیر و خود دیر اور تصدیق کرنا اشعار آبدار مادہ تاریخ ولادت کا یکم

سرور سینہ نور الابصار خجستہ اطوار خط مسترنما آیا چشم منتظر کو نور کمال ملا
شکر خدا کہ سبکو خوشی پیدا ہوئی انکو لال ملا

غزل

نسیم جانفزا آمد گل آمد برگ و بار آمد — مبارکباد اے بلبل کہ در گلشن بہار آمد
فدائے پا سرم شد چشم و دل شد فرش راہ او — ز تن شد بہر استقبال جان چون آن نگار آمد
چو شد مشہود عشقم در جہان بہر قدم بوسی — ز صحرا قیس آمد کوہکن از کوہسار آمد
ز ہمسر شبابِ رنگ دندان و لب جانان — در از بطنِ صدف و ز کوہ لال آبدار آمد

پسند خاطر ے مشتاق ہر بزم جہان مارا	وصال دلبر با جام شراب خوشگوار آمد

بیان طرب انگیز لکہنے سے قلم پہولا جاتا ہے مضمون نشاط افزا جامہ کاغذ مین نہین سماتا ہے ریشہ کلک کو سمجہا کہ کوئی نیا شگوفہ نکلتا ہے سر پر قلم سے چہچہے گلبانگ بلبل کی صدا پیدا ہے جب چلتا ہے حرف پہول کا رنگ دکھلاتے ہین نقطے مشک نافہ بنے جاتے ہین سلک تحریر رشک سلک گوہر ہے سیاہی صاف غیرت مشک اذفر ہر سو سے مبارک باد کی صدا آتی ہے طبیعت باغ باغ ہوئی جاتی ہے زلف سنبل کو بندش الفاظ سے پریشانی ہے اور صفائی مضمون سے آئینہ کو حیرانی الطاف خداوندی اور انعام منعم حقیقی کا شکریہ ضرور ہے کہ آسدم دل سے ہر سر قلم نے سجدۂ شکر کو سر جہکایا دست سرپرست کی تسلیم تا بہ سر آیا اللہ اللہ عجب وقت سعید ہے کہ طلوع آفتاب ہوا دوست شاد ہوئے دشمن کمبخت سینہ چشم رشک حسد سے کباب ہوا ارادہ تاریخ کا ہوا فی الفور قلم نے یہہ قطعہ زیب قرطاس کیا

قطعہ تاریخ

فرزند جو محمد علیخان کے اب ہوا	اوسکی خوشی ہوئی ہے مجہے بیشتر زحد
تا عمر ساتہہ ساتہہ رہے فضل ایزدی	سر پر سے اوسکے آفت و رنج و بلا ہو رد
دنیا ہو وہ ہوا اور ہوا خواہ اوسکے ہون	بوٹا سا اس زمین پہ روان ہو وہ سرو قد
زندہ رہے جہان مین صد بست سال تک	با اوج و جاہ زیر سماوات سبے وتد
لازم ہے اوسکے سال ولادت کی کیجے فکر	خوش جسکو دیکہ کے سخن سنج مستند
تاریخ اوسکی لکہہ سر دبین کو کاٹ کر	عالم مین یا علی وہ رہے شاد تا ابد
ملہم یہہ بولا سال مسیحی دعائیہ	جیتا رہے نبیرۂ مشتاق یا صمد ۱۲۹۹ھ ۱۸۸۲ع

اور نام تاریخی اوس سلالہ خاندان کا رحمت خان ہوا مشہور عالم عالم ۱۲۹۹

جہانِ جہان ہوا — دیگر

مشتری دایہ تو ہے زہرہ نگہبان وسکی	تابع حکم عطارد بہی ہے مریخ بہی ہے
فلک کیا خوب ہے مشتاق کہ یہ رحمت خان ۱۲۹۹	نام کا نام ہے تاریخ کی تاریخ بہی ہے

اللہ اوسکی عمر دراز کرے اور دروازہ گنج شادمانی وخزینہ کامرانی کا باز زیادہ والدعا

روانگی نرگاوان کی خبر ونیز چند کلمات مستبشر

برادر عزیز القدر آرام دل راحت جان مراد علیخان حفظہ تمہارے مکاتبہ سے دریافت ہوا کہ بافضال ارحم الراحمین بوجہ کثرت نزول باران رحمت ہنوز تکمیل تردد کاشت باقی ہے اور اوس پر حرص افزون کہ تدبیر زمین چاہے بہی درپیش ہے اگرچہ وجہ اکل حلال ہے کہ آدمی اپنی قوت بازو سے پیدا کرکے کھاوے تو اچھا ہے ورنہ ہر روزگار مثل تجارت و نوکری مین احتیاط کیجاوے تو وہی سامان مہیا ہین کیونکہ جیسے کاشتکاری آدم علیہ السلام کی سنت ہے اور اوسیطرح اور پیشے بہی دیگر انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ہین چنانچہ داؤد علیہ السلام لوہار کا کام کرتے تھے اور کپڑے سیتے تھے علیٰ ہذا القیاس تاہم انسان کو چاہیئے کہ وضع اور پیشہ آبائی کا لحاظ رکھے دیکھو ہمارے باپ دادا سلف سے روزگار پیشہ رہے اب جو سپاہی کی قدر نرہی تو آرام طلب ہوکر بالکل نکمے ہوگئے کیونکہ سوائے لکھنے پڑھنے کے نوکری کے دوسرے کام کی عادت نہین اور اگر کرین بہی تو ہو نہین سکتا ہے لیکن بہی تم تو ماشاء اللہ بڑے مستعد نکلے کہ ہرفن مولا ہو کہ حسب تحریر تمہارے دو راس بیل قیمتی پچاس روپیہ کے روانہ کئے جاتے ہین رسید سے مطلع کرنا باقی والدعا

تاکید جہت تحصیل علوم و تمثیل حال شخص نامعلوم

نور چشم راحت جان خداوند تعالی نے تحصیل علم کو ہر فرد بشر پر فرض کیا ہے اور مقتضائے عقل بھی یہی ہے کہ انسان اشرف المخلوقات علم سے ہے ورنہ انسان اور حیوان برابر ہین اور علم وہ جوہر ہے کہ جسکے سبب سے اسفل علی ہو جاتے ہین رذیل شریف کہلاتے ہین چنانچہ یہہ امر بچشم دید ہے کہ ایک موتراش سے کسی نے پوچھا کہ آپ کون ہین وہ کچھہ حرف شناس تھا بولا کہ سید پوچھا کہ کون سید کہا علوی پوچھنے والے سید بے علم تھے دریافت کرنے لگے کہ علوی کسے کہتے ہین اوسنے کہا کہ جو سب سے اعلی ہو سید بیچارے کہنے لگے کہ ہمارے باپ دادا تو لپنے آپکو حسینی بتایا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ حسنی و حسینی افضل ہوتے ہین تم علوی کو اعلی بتلاتے ہو حجام نے کہا تمہارے باپ دادا ہمارے خاندان کے غلام ہے کہ جیسے ہمارے سنبر شاہی سلیم شاہی مشہور ہین اوسیطرح تم بھی حسنی حسینی کہلاتے ہو الحاصل اتفاقیہ وہ چند روز ایک جا رہے پاس رہنے سے کھل گیا کہ وہ ناقص حجام خاص اونہین سید زادہ کے شہر اور محلہ کا حجام ہے پھر تو میر صاحب کی چڑھ بنی ایسی لفش کاری کی کہ اوس نامعقول کے سر پر ایک بال نرہا غور کرو کہ اگر وہ کچھہ بھی علمیت رکھتے تو ایسے دہوکے مین کیون آجاتے حسنی حسینی کو علوی کا غلام اور علوی کو اعلی سمجھتے فی الواقع سعدی علیہ الرحمہ نے خوب کہا ہے شعر

چو شمع از پے علم باید گداخت	کہ بے علم نتوان خدا را شناخت

لازم ہے کہ حتی الوسع اسمین کمی نکرنا اور نہ سر پر ہاتھہ رکھکر روؤ گے

تہذیب اخلاق خوب ہے اور لہو و لعب نامرغوب

عزیزی اقبال نشان زاد اللہ عمرہٗ مکاتبہ تمہارا آیا حال من وعن معلوم ہوا اگرچہ
تمہاری تحریر کا خیال کرنا نامناسب ہے لیکن بفحوائے آیہ وافی ہدایہ خبرگیری اقربا
واجب ہے مبلغ بیس روپیہ جو بالفعل موجود تھے لبیل ہنڈوی روانہ کرتا ہوں ورنہ تحریرات
احباب سے خوب معلوم ہو چکا ہے کہ تم نے ان دنوں میں وہ وضع اختیار کی ہے جو
شرفا میں نہایت معیوب و مذموم ہے بلکہ اجلاف صحبت یافتہ بھی انگشت نما
کرتے ہیں یاد رکھو کہ حسب و نسب کے دریافت کی ضرورت تو کبھی کسیوقت ہوا کرتی
ہے اور چلن رویہ اور لیاقت علمی اور وضع سب دیکھتے ہیں جو اسمیں برخلاف ہوا
تو لوگوں کو نفرت ہو جاتی ہے اور ہر شخص چھوٹا بڑا نام دہرتا ہے بلکہ بزرگوں پر
حرف آتا ہے اسواسطے تہذیب اخلاق و درستی افعال ابتدائے عمر سے مقدم
سمجھی گئی ہے اور تم تو ماشاء اللہ ذی شعور ہو اس عمر میں یہہ کیا طبیعت کو لہر آئی
ہے کہ دریا کنارے یا بازار کی سیر میلوں کا تماشا مرغباری کا شوق کبوتر اڑانا کھیلنا
کودنا سوجھا ہے اور پڑھنے لکھنے کو طاق پر رکھدیا ہے جو ہر ذاتی انسانی کا علم
ہے اور ظاہر ہے کہ بے جوہر لوہا بھی برا ہوتا ہے پھر وہ شخص جو اشرف المخلوقات
ہوکے بہائم اختیار کرے تو اوسکو کیا کہیں گے وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ
الْمُبِيْن آیندہ مختار ہو زیادہ دعا

حقوق دنیوی کا خیال چاہیئے نہ نظر بر مآل چاہیئے

نور الابصار عزیز جان اقبال نشان طال اللہ عمرہٗ دعا درازی عمر کے پیچھے
مطالعہ کرو کہ خداوند تعالی نے انسان کو دنیا میں فقط اسواسطے پیدا نہیں کیا ہے

کہ عمر عزیز کو لہو و لعب مین رایگان دے بلکہ غرض اس خلقت سے یہہ ہے کہ فرمانبردار
اور نافرمان کا حال اس مقام الامتحان مین کھل جائے اس وجہ سے سلسلہ توالد
و تناسل قایم ہوا ورنہ قدرت قادر مطلق وہ ہے کہ بلا واسطہ ایک دوسرے
کے عالم ارواح سے عرصہ شہود مین لا سکتا ہے خبردار ہو کہ تحقیق حقیقت خداوند
حقیقی ہر فرد بشر پر لازم ہے اور اگر نظر تامل چشم غور سے دیکھین تو ذرہ
ذرہ اور قطرہ قطرہ صنعت صانع بیچون سے مملو شاہد مدعا قول عارف
باللہ ہے

شعر

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار	ہر ورق دفتریست معرفت کردگار

بعدہ خدمت والدین و آداب استاد و حقوق ہمسایہ و سلوک با اہل و عیال
و مدارات رفقا و ترحم بر حال یتیمان و خبرگیری مساکین و حاجت روائے
سایلان عزت علما و حرمت سادات و زیارت گوشہ نشینان صالح و ملاقات
فقیران با صدق و صفا ضروریات سے ہے بلکہ واجبات سے ہے جو کہ سنا گیا
ہے کہ آپکو میل سیر و تماشا و خواہش طبع جانب زیب و آرایش متوجہ ہے محبت قلبی
جوش زن ہوئی اسواسطے یہہ چند کلمہ حوالہ قلم کیے زیادہ دعا

اوّل توسیع استعداد کرنا چاہیئے بعدہ تمنائے مراد کرنا چاہیئے

نصیحت

عزیز از جان سلمہ الرحمان ۔ دعا ۔ مکاتبہ تمہارا آیا حال معلوم ہوا کہ ارادہ تمہارا
امتحان قانون دینے کا امسال مصمم ہے فی الحقیقت تمنے اس عرصہ تین سال گذشتہ
مین بہت محنت کی ہے لیکن یاد رکھو کہ جو شخص جج اور مجسٹریٹ کی خدمت بجا لانیکے لیئے

مقرر ہوا او سمین علمی لیاقت کی کس قدر ضرورت ہے اور قانونی باریکیون کے سمجھنے سکے لیے علمی مادہ کا ہونا کس قدر ضرور اور واقعات کے مسلسل بنانے کے لئے اچھی تحریر کرنے کی کس قدر حاجت اس زمانہ مین جو لوگ اعلی عہدون پر سرفراز ہوتے ہین اون مین اکثر تعلیم یافتہ ہوتے ہین اور اونکی لیاقت کا پیمانہ بادی النظر مین فوراً اونکی ڈگریون سے معلوم ہوجاتا ہے جو اونہون نے یونیورسٹیون سے حاصل کئے ہین اور جو لوگ رفتہ رفتہ ترقی پاتے ہین وہ عملی کارروائی سے اگرچہ واقف ہوتے ہین لیکن استعداد علمی نہین ہوتی کیونکہ زمانہ ملازمی مین اونہون نے طریقہ کارروائی یاد کیا ہے نہ علمی استعداد اونکے لکھے ہوئے فیصلے جو کسی عالم اور فاضل کو دکھلائے جائین تو غیر ممکن ہے کہ غلطی نہ نکلے اور یہہ بہی وجہ ہے کہ اپیل در اپیل مین وہ خارج اور منسوخ ہوجاتے ہین اور وقت بازپرس کے عذر غلط فہمی پیش کیا جاتا ہے پس مناسب ہے کہ حتی الامکان جہانتک ہوسکے اول استعداد علمی کو درست دینا چاہیئے زان بعد واقفیت قانونی بہت جلد حاصل ہوسکتی ہے چاہیئے کہ ایکسال تم اور توقف کرو زیادہ دعا

وجوب اطاعت والدین خوشنودی خلاق دارین

عزیز از جان اقبال نشان طال اللہ عمرہٗ یاد رکھو کہ والدین کی اطاعت خوشنودی خدا کا سبب ہے اور نافرمانی باعث نزول غضب وہ لوگ بہی کسی زمانہ مین تہے جو بوجہہ عذر فرمان برداری والدین پیغمبر صلعم وقت کی ملاقات سے مقصر رہے جیسے حضرت خواجہ اویس قرنی رضہ یا دہ زمانہ ہے کہ ضلع امرتسر مین

ایک لڑکے نے اپنے باپ کو اسلئے قتل کرڈالا کہ مسافرون کی پرورش اپنی دولت سے کرتا تھا پس اب بار بار کیا پوچھتے ہو کہ آسمان پر سرخی رہنے کی کیا وجہ ہے اسقدر سمجھہ لینا کافی ہے کہ آسمان ہماری نالایق حرکتون پر لال لال آنکھین دکھلارہا ہے زیادہ دعا۔

شوق علم پر اظہار خوشنودی و نتیجہ صحبت صالحین کی بہبودی

تنویر الابصار نجستہ اطوار سلمہ اللہ ماشاء اللہ ان دنون مین آپکو تحصیل علم کا شوق اور تحقیق مطالب کا ذوق ہوا ہے اللہ زیادہ کرے لیکن یاد رکھو کہ علم صرف دنیا کمانیکے واسطے ہی نہین ہے بلکہ علت غائی اسکی اور ہی ہے اکثر مضامین سے ثابت ہوا کہ انسان کے واسطے وقت ولادت سے تا دم فوت سات گھاٹیان ہین منجملہ اونکے اول علم کی گھاٹی ہے اگر اس سے نادان تر انو کہین کا ہی نہ تا حدیث شریف مین آیا ہے کہ تحصیل علم فرض ہے اوپر ہر مسلمان مرد اور عورت کے اور قول محققین بھی اسکی تائید مین وارد ہین جیسا کہ شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین شعر

بنی آدم از علم یابد کمال	نہ از حشمت وجاہ ومال ومنال

اگر اسطرف میلان خاطر ہے تو عمل بھی چاہیئے اور عمل بغیر صحبت صالح دشوار چنانچہ مثنوی معنوی مین وارد ہے

شعر

صحبت صالح ترا صالح کند	صحبت طالح ترا طالح کند

پس مناسب ہے کہ گاہ گاہ خدمت علمائے دین وصلحائے اہل یقین وفقرائے گوشہ نشین مین حاضر ہوتے رہو زیادہ دعا۔

معاملات دنیوی سے نتیجہ اخروی نکالو ہر شئے کو بغور دیکھو بھالو

خلاصۂ دودمان سلمہ اللہ دعا کے بعد مطالعہ کردم مکاتبہ تمہارا آیا حال معلوم ہوا جو آپ کی روانگی مین اس سبب سے دیر ہوئی کہ چند خیالات پیش نظر ہوتے تھے ادنیٰ ان سے ایک یہہ ہے کہ اس ریل کو ہندوستان مین آئے ہوئے قریب اکیس برس کے ہوئے ہونگے اور اوس سے تجارت کے فائدے اور جانے آنے کا آرام وغیرہ جو ہے سب پر ظاہر ہے لیکن ایک دوراندیش درویش نے اسکو دیکھکر کیا اچھا نکتہ کہا ہے کہ انجن آگ اور پانی کے ذریعہ سے چلایا جاتا ہے اسمین اگر کمی ہو تو نکما ہے اور دو افسرون کے ماتحت اسکی کارروائی ہے ایک ڈرائیور یعنی چلانیوالا دوسرا گارڈ یعنی نگہبان اسیطرح آدمی کے جسم کے انجن کو اوس صانع حقیقی نے اوسی نمط کا بنایا ہے جسکا ڈرائیور نفس اور گارڈ روح دنیا کی سختیان آگ اور عیش مباح پانی جس سے جوش مین آکر تیز ہو جاتا ہے کل اس لائین کا ٹریفک انسپکٹر ہے شہر عدم سے یہہ سڑک بنائی گئی اور اسکا بڑا اسٹیشن شہر دنیا اور اسکی انتہا دارالقرار عقبیٰ ہے دنیا کے مقام سے دو شاخین نکلی ہین ایک سیدھی بہشت کو جاتی ہے اور دوسری دوزخ کو جس کے پاس اجازتی پرچہ یا پاس ہوتا ہے وہ بہشت مین خوش خوش چلا جاتا ہے ورنہ دوزخ مین پڑا پڑا ٹھوکرین کھاتا ہے دوسرے یہہ کہ دوزخ کیا چیز ہے اور بہشت کیا شئے غور کرنے سے معلوم ہوا کہ نیک اعمال و بد افعال کے نتیجون کا نام ہے جیسا

مرزا عنایت علی ماہ نے لکھا ہے **شعر**

اپنے اپنے ہین یہ اعمال سب اپنے ہمراہ		ورنہ انسان کے لئے دوزخ و جنت کیا ہے

فقط تمہاری تحریر کے موافق شہد خرید کر بہیجدیا جائے گا فی الحقیقت انسان کے واسطے شہد اور دودہ سے بہتر کوئی چیز نہین جسکی نسبت کلام پاک مین خلاق عالم نے فرمایا ہے کہ شفا ہے اسمین آدمیون کے واسطے اور ایک حکیم معتبر کا قول ہے کہ اگر تمام نعمات روئے زمین جمع ہو کے دودہ کی مانند عرق اور شہد کی مانند شربت بنانا چاہین تو غیر ممکن ہے بہت اچھی بات ہے کہ اسکا استعمال کرتے رہو

یہ نظم بیان ہے لایق غور — بچپنے کا ہے بدگمانی سے طور

گنجینۂ گوہر معانی	اے چشمۂ آب زندگانی	اے مایۂ مخزن محبت	اے معدن جوہر شرافت
دنیا مین عزیز و شاد و خرم	رکھے اللہ تمکو دایم	با عزت و جاہ و حشمت و زر	ہو عمر خضر تمہین میسر
قاصد آیا پیام پہونچا	گویا پیاسے کو جام پہونچا	جو جو لکہا تہا جس نمط سے	سب حال کہلا تمہارے خط سے
رنجش کا تہا جو حال تحریر	اول سے پڑہا وہ تا بہ آخیر	شکوہ کا نہین ہے طور کوئی	قایل سکا ہے ور کوئی
بیجا ہی گلہ بجا نہین ہے	دم مارنیکی یہ جا نہین ہے	کسکی تکلیف کیا آرام	تمکو چون و چرا سے کیا کام
غم سہ کرو صبر عیش سے کم	ہر وقت کیا کرو مگر شکر	شکوہ نہ زبان سے کچھ نکالو	سمجھو سنو سوچو دیکھو بہالو
ہو رسم جہان سے بیخبر تم	دیکہو تو آنکھ کہولکر تم	کیا کیا یان کام ہو رہے ہین	نامی بدنام ہو رہے ہین
دیکہو وہ کلام حق تہا الحق	منصور جو کہتا تہا انا الحق	سمجھے کچھ اوسے سمجھنے والے	اور الجہے جو تھے الجہنے والے
عشاق کو بو الفضول سمجھے	سمجھے کیا خاک وہ اصول سمجھے	جب تہی تو نہ چہیڑ چہاڑ کرتے	بنتی تو نہ یہہ بگاڑ کرتے
مستی وہ شراب شوق کی تہی	کچھ سدہ نہین تحت و فوق کی تہی	اپنی ہی ادا کا خود تہا بسمل	دلبر بہی تہا آپ ہی دل

ہستی ہی عدم عدم سے ہستی — سمجھی ہوئی تہا وہ ایک یکسانی

عاشق جو اسطرح بیان ہے — اک اک کا بیان لا بیان ہے

پہرتا ہی جو دیس دیس مارا — کرتا ہی گوارا ناگوارا

مسجد میں ہے خواہ دیر مین ہے — سمجہا ہی وہ کار خیر مین ہے

غم سے نہ غمین نہ خوش خوشی سے — رکہتا نہین کچہہ غرض کسی سے

جو رنج دیا تو گنج سمجہا — حنظل جو ملا ترنج سمجہا

انسے ہے تمہارے دلین پرخاش — شاباش ہے صد ہزار شاباش

اک ذکر چہا نچہ اور سنئے — اسبات کو کہکے غور سنئے

شیرین تہی لباس کوہکن مین — لیلی مجنون بنی تہی بن مین

مستی ہی تہی ہشیاری ہی تہی — تہا ضبط ہی بیقراری ہی تہی

ہو حق کرتا تہا جوش کے ساتہہ — بیہوش تو تہا پہ ہوش کے ساتہہ

لب پہ جو تہا خدا خدا ہے — سچ تو کہو کیا معاملا ہے

وہ بولا کہ کیا نہین سنا ہے — اس باغ کی او ہی ہوا ہے

جو دل مین ہے وہ زبان پہ ہے — ہی پاس جو آسمان پہ ہے

شدت جو ہے یہ زدنا سکی ہے — مہلت نہین کچہہ جواب کی ہے

کافی ہی یہ نکتہ رمزدان کو — بتلاتا ہے بے نشان نشان کو

اب اسمین ہے قال قیل بیجا — بس بس نکرو دلیل بیجا

القصہ یہ طول مختصر کر — ہے ختم کلام اس سخن پر

کرتا تہا جو کام کر گیا وہ — زندہ ہی اگرچہ مر گیا وہ

القصہ یونہین وہ پیر درویش — عاشق سینہ فگار دلریش

کیا جانئی کسکی دسکو دہن ہے — دن رات وہی لو دہی لگن ہے

زاہد سے غرض نہ اہل کل سے — مالوف بلبل ہے صلح کل سے

رکہی کف دست پر ہے سر وہ — راضی ہی رضای یار پر وہ

صحرا کو وہ جانتا ہے گلشن — یکسان ہے نظر مین دوست دشمن

توبہ کرو خدا نا سزا سے — بچتی رہو انکی بددعا سے

اک مجلس حال و قال مین کل — دیکہا ایک با ہوش کو بیکل

کام اوسکو اپنی کام سے تہا — آزاد جہان کے دام سے تہا

قسمت کے خلاف بکرہا تہا — ہر اک کے منہہ دیکہتا تہا

اس حال آیا جب اچنبا — مینے یہ اوس صنم سے پوچہا

کیسی یکواس لگ رہی ہے — کیا آگ وہ سلگ رہی ہے

یہ درد جو ذوالجلال کا ہے — عکس آئینہ خیال کا ہے

ہی پیش نظر جو کچہہ نہان ہے — اپنا ہی مکان جو لامکان ہے

خاموشی ہی رازدان کا حصہ — گونگون کی زبان پہ ہے قصہ

گویائی جہان ہے خامشی مین — تو یاد ہی ہے فراموشی مین

جو کوئی حسن لباس مین ہو — اوسکو ویسا ہی تم تو سمجہو

مشتاق تمہین تو نہین سہو — توفیق قبول تمکو حق دے

استمداد معاملہ ملازمت مین

شیر بیشہ جسارت نہنگ دریائے شجاعت نور چشم آرام جان مولا داد خان صاحب سلمہ الرحمان
دعا۔ محمد ظہور کے لکہنے سے معلوم ہوا کہ آپ اندور سے آکر راج گڈہ مین قیام پذیر ہوئے ہو
یہہ مقام رشک بوستان اور یہہ سرکار قدردان اللہ جلشانہ روزگار قایم
و برقرار رکہے بہت خوب ہے آپسے جو وعدہ تہا موافق اوسکے چند خط برادرم محمد منیر صاحب
کی خدمت مین ارسال ہوئے جواب نہ آیا اب اس محمد ظہور کے خط مین لکہا تہا کہ تم چلے آؤگے
تو کوئی صورت روزگار کی ہوجاویگی چونکہ اوس دربار مین وسیلہ آپکا بظاہر بہت معقول
ہے اسواسطے ایک قطعہ عرضی اور ایک قصیدہ ہمراہ خط ہذا کے روانہ کرتا ہون اسکو
ملاحظہ بندگان حضور مین گذرانکر اور اپنے طور پر پیش کرکے کوشش کیجئے اجرا اسکا
خدا دیگا بعدہ حکم مشتبہ عرضی سے مطلع فرمایئے اگر طلب ہو تو پروانہ لکہوا کر بہجوا دیجئے
ورنہ جیسا جواب ملے اوس سے اطلاع دیجے زیادہ دعا

معاملات دنیا کی ناپائداری قول حکما سے اس بحث کی استواری

عزیز از جان سلامت خط تمہارا آیا خوشی کا بڑہانے والا ہوا جو کچھ تمنے زمانہ کی شکایت
افلاس کی مصیبت تنہائی کا شکوہ دولت کی تمنا جاہ او مرتبہ کی آرزو مین حکایت بیان
لکہی ہے غور کرنے سے صاف کہل جائیگا کہ یہہ جہوٹے خیال ہین دیکہو حکیم سقراط نے
کیا خوب لطیفہ لکہا ہے کہ اگر تمام اہل دنیا کی مصیبتین ایک جگہہ جمع کرین اور پہر اون
سبکو برابر بانٹ دین تو جو لوگ اب اپنے آپکو بدنصیب سمجہے ہوئے ہین وہ اس تقسیم کو
مصیبت اور پہلی مصیبت کو غنیمت جانین گے چاہیئے کہ رضیا بالقضا پر راضی رہو
زیادہ دعا

جواب مکاتبہ عبد القادر خان

میان صاحبزادے تمہارا خط پہلی دسمبر کا لکھا ہوا میرے پاس چھٹی تاریخ کو آیا اوسکے بعد سید ریاض الحسن کے خط مین بھی کچھ تمہارا ذکر تھا معلوم ہوا کہ بھائی محمد حبیب اللہ خانصاحب نے تمکو پیمایش کا کام سیکھنے کو وہان بھیجا ہے پس چاہیئے کہ حتی الوسع اسمین کوشش کر کے جلد وقفیت حاصل کرو کہ از دیاد لیاقت باعث جاہ و ثروت ہے اور عبد الشکور کے گھر مین ولادت فرزند کی مجھکو پہلے سے اطلاع ہے الّا نام اوسکا تمنے لکھا اچھا ہوا اللہ مبارک کرے اور اوسکی اور تمہاری عمر دراز اور ایک خط اگرہ سے پوسٹ کارڈ عزیزی عبد الشکور کا بھی آٹھوین کا لکھا ہو اگیارہوین کو بدینمضمون کہ جناب بھائی صاحب مکرم مولوی محمد منیر صاحب بھی سانبھر مین آنے والے ہین اور مین بھی سانبھر کو جاتا ہون میرے پاس پہونچا آج اٹھارہوین ماہ مذکور روز جمعہ کو تمہارے دونون کے خطون کا جواب لکھتا ہون چاہیئے کہ مدام اپنے حالات سے اطلاع دیتے رہو زیادہ دعا

جواب مکاتبہ نور الابصار بطلب مولوی محمد منیر صاحب معہ برخوردار

نور الابصار ستودہ شعار ذی شعور محمد عبد الشکور سلمہ اللہ رب الغفور تمہارا پوسٹ کارڈ ۵ دسمبر کا گیارہوین کو میرے پاس پہونچا اس سے پہلے دو خط تمہارے اور بھی مینا گنج سے آئے تھے مگر اونکے جواب روانہ ہونیکے چند سبب ہوئے سب سے بڑا باعث میری کاہلی ہے اور علاوہ اسکے امورات دنیوی و تفکرات قلبی اب جو جناب بھائی صاحب مکرم مولوی محمد منیر صاحب تشریف فرمائے سانبھر ہونیوالے ہین

اور ارادہ قدم رنجہ فرمائی گلبہ احسان فقیر بہی ہے نہ بہ عز وشرف گلہ دشکی
دیدار فیض آثار سے ہم سب چہوٹے بڑے مشرف ہون کیونکہ انقلاب زمانہ نے ہمکو
قطعی اس قابل نہین رکہا ہے کہ کسی طرف بہی حرکت کرسکین علاوہ اسکے جو وہ آئین
تو عریضہ نقیہ ملاحظہ اقدس مین گذرا آنکہ زبانی بہی عرض کردینا کہ بہائی حیات مستعار
بے مدار ہے اور بکاکلت مقتضاے ملاقات خویش و تبار اگر اس سرداری مین ملجاؤ گے تو ہم کو
ممنون فرماؤگے زیادہ دعا

مبارکبا د تہنیت تولد نبیرہ خود بنام محمد علیخان سپاہی وسپاس گذاری انعام نامتناہی کی بدرگاہ الہی - شعر

خبر لائی صبا جسدم چمن مین آمد گل کی	کہلی شوق مبارکبا د مین منقار بلبل کی

للہ الحمد کہ بہار چمن فضل خلاق عالم بر سر جوش ہے اور طراوت باغ فیض مبداء
فیاض نزہت نسرو وش ہجوم مجلسیان بزم انبساط طرب انگیز ہے اور کثرت
بزم نشینان انجمن نشاط عشرت خیز نمونہ قدرت قدیر ہر غنچہ و گل سے عیان ہے
اور نشان رحمت رحیم ہر رگ ابر بہار سے نمایان قطرات بہار موتیون کی بوچہار
کرر ہے ہین اور نونہالان گلشن زندگی نثار اللہ اللہ کیا وقت فرح افزا ہے
کہ نوید تہنیت تولد فرزند کی سننے والون کا دل باغ باغ ہوگیا اور کیا ہنگام
بہجت انتما کہ جبین تفکرات لاحقہ سے حاصل فراغ قدم بیک صبا گلاب سے
دہو لائے جائین تو بجا ہے اور قاصد نسیم کے دماغ کو عطر بوے گل سے معطر
کرین تو زیبا کہ یہہ پیغام ترقی سرور کا بانی ہے اور یہہ خبر دجہاز دیاد خرمی

وکامرانی منعم حقیقی کے انعام پر مدحت سرائی کا وقت ہے اور فکر تاریخ تولد مولود مین رنگین ادائی کا وقت فکر سلیم کو لال و گلنا چاہیئے اور زبان قلم کو محفل اہل سخن مین فقرہ چلنا چاہیئے

قطعہ تاریخ

مشتاق لو نبیرہ ثانی عطا ہوا
پہر ہوگیا زمانہ موافق تمہارے ساتھ
مسجد مین چلکے شکر کے سجدے ادا کرو
زندہ جہان مین صد دہی سال اوسکو رکھ
مان باپ اوسکو دیکھ کے خرم مدام ہون
گلہائے عیش سے ہون سیاجاب نونہال
تاریخی نام کی بھی اگر فکر ہے تمہین

اب کیجیئے سپاس خداوند دو جہان
اور پھر کے پھیرے ہے برسر مہر آیا آسمان
مانگو دعا کہ ایسے خلاق جسم جان
با عز و جاہ و حشمت و اقبال کامران
مان باپ کے وہ سایۂ دولت مین ہو جوان
کانٹون پہ لوٹتے رہین اعدائے بدگمان
خط مین یہ لکھ کے بھیج درت آب خان
۱۳۰۲

روانگی چہوچہک مین بوجہ مسافت طویل کے ڈہیل ہوئی اور نقد کا بہیجنا مناسب نتہا انشاء اللہ تعالی جسوقت تمہاری پلٹن چہاؤنی شاہجہان آباد دہلی مین آئے گی اشیائے رسم مذکور یہان سے سمت تبلیغ پائیگی لیکن عقیقہ اوسکا موافق شرع شریف روز معینہ پر ضرور کر دینا اور اپنے والدین کو ہماری جانب سے مبارکباد کہنا زیادہ دعا۔

حصہ چہارم متفرقات

تقریظ کتاب مرقع الور تصنیف جناب منشی شیخ محمد مخدوم صاحب فوجدار ریاست جودہپور معہ تاریخ تصنیفات

تقریظ

کلید گنجینۂ کلام زبان کلیمان فصحائے زمان سب کہ نقود منت آلائے نعمائے منعم حقیقی کو بحد طاقت حلۂ الفاظ و معانی سے سنوار خانۂ دل سے حجلۂ بیان مین جہت پیشکش اہل روزگار لآلی اور مفتاح خزینۂ بیان کام و دہان سخن سرایان بلغائے جہان ہے کہ جواہر شکر واحسان عطیات محسن خاص کو تا بحوصلہ عقل وادراک حلیۂ صنایع بدایع سے مزین فرمالیون وہم وخیال سے منصۂ شہود تحریر مین برائے نذر صاحبان عز وافتخار لائے اسیر بھی جب بغور دیکھا تو انجام ناتمام تھا اور مدعائے طالب کام ناکام تاہم باوجود عجز مراتب حمد وثنا حق جل وعلا ہر زمانہ ماضی وحال مین موجب برکات باعث حسنات جانکر ہر ایک اس بحر ناپیداکنار سے بیک قطرہ و حبہ تر زبان ہوا اور ازراہ مرحمت اس کار خیر کا ممد ومعاون وہ رب رحمان ہوا پس اگر دست خامۂ حقیر خشک سر سر دست بیا مردی و بقوت بازو نقاب عارض شاہد مضمون ستائش گری تک رسا ہو تو کیا بعید ہے کہ سویدائے مداد رشک زلف شام شب قدر و بیاض صفحۂ قرطاس غیرت عارض صبح روز عید **نظم مولفہ**

سپاس فراز ذرۂ آسمان — بگوید ہر اک بے زبان وزبان
ہمان بر سر لوح کلکم نوشت — ندانم کہ آن خوب باشد کہ زشت
ولیکن امید است از کردگار — بفضل وکرم کن مرا رستگار
بطاعت نہ پامال وچیز آمدم — بدار جہان بے تمیز آمدم

اور قلایۂ درخزانۂ نجات و صلاح ذکر محمود سرور کائنات ہے اور زنجیر کاشانۂ خیر وفلاح سلسلۂ طریق مخزن موجودات کہ گم گشتگان دشت ناکامی

جسکے ذریعہ سے کامیاب ہوئے اور منحرفانِ طریقِ طریقت رسوا و خراب

غزل

ثنای احمدی مین جب قلم نے سر جھکایا ہے — قلم اوٹھا دیکھو گیا کرسی سے بڑھکر اسکا پایا ہے
صفت اوس مصطفی لولاک کی طٰہٰ و یٰسین ہے — ہمارا حوصلہ ہے جو قلم اوس پر اوٹھایا ہے
مگر معذور ہین مامور ہین چاہت کے ہاتھون سے — کہ جسنے لق و دق میدان یہہ ہمکو دکھایا ہے
اسیر حادثاتِ دہر ہون تنہا ہی ہون لیکن — خدا کا آسرا میم محمد سر پہ سایا ہے
طفیل آل و اصحابِ جنابِ سیدِ عالم — خداوندا ترحم تنگ اب مشتاق آیا ہے

یارب یہہ ناچیز و نحیف بدتر از مور ضعیف بھی پاے پیل ہوا ہے نفسانی و ذیل
حوادث شیطانی سے بچکر مجمع مدحت سرایان ممدوح خلاق زمین و آسمان باعث
ایجاد کون و مکان سید المرسلین خاتم النبیین احمد بلا میم لاکلام محمد مخدوم
الانام مرجع انبیاے و اوصیاے عظام صلوۃ اللہ علیہ و السلام مین داخل ہو اور
زمرۂ کفش برداران اہل یقین مین شامل اما بعد یہہ سیر بھی قابل دید ہے
کہ اس نگارستان کہن سال مین صناعان روزگار نے کیسے کیسے ابداع و اختراع
کی رنگ آمیزیان کرکے کیا کیا مرقع جدید بناے کس کسطرح کے زور دکھلاے ہین کہ
ارواح مصوران زمانۂ ماضی و حال اور نقشبندان خیال پر جسکے تماشے سے حالت
وجد و حال طاری ہے اور جہت اہل استقبال آرایش استقبال کی تیاری بڑے بڑے
مبصرون کا قول ہے کہ اللہ اکبر اتو اس دور مین بفضل قادر قیوم و بطفیل ترقی علوم
گھر گھر ہر سخن پرداز کا کلام لباس طرز جدید د زیور خیالات جدید کی بدولت صاف
رشک عروس بنا ہے اور ہر ایک مصنف بباعث گھر بیٹھی اظہار نکات حکمت و نکتۂ
وقایق حقیقت ہمسر جالینوس کیونکہ نئے نئے رنگ مین اور نئے نئے ڈھنگ نئی نئی چال

ڈہال ہے اور نئے نئے خیال نئے نئے اوضاع مبدعات مین اور نئی نئی تالیف و تصنیفات چنانچہ منشی شیخ محمد مخدوم عالم علوم فہام فنون شاعر جلیل دبیر بے نظیر وعدیل ماہر عروض وقافیہ واقف حالات تاریخ وجغرافیہ مشاق سیاق وعدد کامل فن ومستند خبردار نکات جبر ومقابلہ عالم یکتائے علم مناظر واصول بیش نظر فروع سے باخبر کلام منطق برزبان حکمت دان خلیق بے مثال مہذب بکمال جوان خوش پوشاک چست چالاک معنی بند ادا پسند لطیفہ گو حاضرجواب قیافہ شناس ومعتبر خواب مردم شناس ستودہ قیاس صاف دل حلال مشکل ہے نے دریتولا ایک کتاب تاریخ مسمی بہ مرقع الور ہزار تلاش وجستجو اور لاکھہ تفحص وتکاپو سے بے مایہ سرمایہ اس ربط وانتظام سے تحریر فرمائی ہے کہ گو فرشتہ وصاحب روضۃ الصفا
یعنی مصنف تاریخ فرشتہ
سے صدائے احسنت گوش سامعین مین آئی سلامت وتناسب لفظی اپنے اپنے موقعہ پر دست بستہ موجود اور تلازمہ ورعایت معنوی اپنے اپنے قرینہ پر سربسجود احوال منتشر کو جمع کرکے اردو زبان مین عام پسند کیا ہے گویا دریا کوزہ مین بند کیا ہے الحق نسخہ لاجواب ہے اور کتاب انتخاب قطعہ تاریخ تصنیف جو بامداد سروش غیبی ذہن نشین ہوا حوالہ قلم ہے اور جہت یادگار زمانہ تحت مین رقم +

ساقی ہے ستہ اب بکا دور
آیا باران ابر رحمت
لے پہرہ کہو وہ بزم مین ہے
صحبت اوس بادہ نوش کی ہو
ادہکا ادہر ادہر جب آئین

اس وقت روا ہین تجھ جو ر
دل سے دہو ڈال سب کدورت
احباب کو شکل اپنی دکھلائے
مدہوشی مین تب ہوش کی ہو
الور کا مرقع اوسکو دکھلائے

دیکہہ اوٹھی گہٹا وہ کالی کالی
شیشہ پری جو بند کی ہے
گلزار مین چلکے بہر تو بیاب
مضمون سناؤن تازہ تازہ
منصف ہو تو خود کہے بانسے

دی مجھکو پیالی پہ پیالی
دارو دل دردمند کی ہے
رکہین اوسے زیر سایہ خار
جو ہوئے رخ سخن کا غازہ
سینہ طرح جلد اکسب جان سے

یہ کام نہین لب و دہن کا
پر نام ہی پوچھو تم تو کہدین
لکھو تو وہی ہی نام والا
مقبول ہو یہ کلام اُسکا
ہے عیسوی سن کا مصرع تر
تاریخ لبیطا از سر ارض
۱۲۹۳

یکتا ہے مصنف اپنے فن کا
اظہار کی طور سیکڑون ہین
جسنے کہ یہ رنگ ہے نکالا
مداح ہو خاص و عام اسکا
تاریخ مرام راج الور
سن ہجری کا اب کیجیے فقر
ار پھر کی جو پھر ہے دور آیا

اس بحر مین نام جب یہ آیا
با طرز مقدم و مؤخر
یکتا ہی جہان وہ خوش بیان ہے
تم بھی مشتاق لکھو تاریخ
بہر سمت یہ دُر خوشنوا ہے
رضوان کا مقولہ نقل ہے
اب لکھون چراغ بزم دہلا
۱۲۹۳

ظاہر ہی کہ ہے بلند پایا
مخدوم و محمد اک جگہہ پر
گویا جسم سخن کی جان ہے
عش عش کری جسکو دیکھ ہمہ
ہی خوب متین نثر نایاب
اچھا گل باغ عقل ہے یہ
۱۲۹۳

عرضداشت معہ قصیدہ مدح ممدوح مشتاق شہرۂ آفاق معلی القاب خورشید رکاب ذرہ پرور جناب مہاراجہ سوائی منگل سنگھہ بہادر والئ ریاست الور دام اقبالہٗ

بجناب فیضمآب مہر سپہر قدردانی و سپہر مہر فیض بخشی و فیض رسانی مجمع حشم حجاہ عالی مرتبت کیوان بارگاہ دام اقبالہٗ و اجلالہٗ پہونچاتا ہے کہ شہرۂ فیض عام بندہ پروری اور آوازۂ فیض بخشی و دادگستری سنکر یہہ بے سر و پا فقیر بے نوا عرصہ دور و دراز سے منازل نشیب و فراز کے مسافت طے کرکے درِ دولت تک پہونچا ہے اور عرض پیرا کہ اگر نظر غربا نوازی بحال غریب ہو سایۂ دامن دولت نصیب ہو تو نمک خوارون مین داخل ہوکر معہ عیال و اطفال دعائے ترقی دولت مین مشغول ہو مراد دلی و مقصد قلبی حصول ہو بیچارہ وطن آوارہ پیشکش کیا کرے ایک قصیدہ برائے

نذر لایا ہے مصرعہ گر قبول افتد زہے عز و شرف زیادہ حد ادب آفتاب دولت و اقبال حشمت و اجلال مدام تابان درخشان رہے۔

قصیدہ فی المدح جناب فیضمآب سپہر رکاب راے رایان مہاراؤ راجہ سوائے منگل سنگہ بہادر دام اقبالہم والی ریاست الور

کھولتا ہے جو لبِ زمزمہ منقار قلم — بند ہوجائیگا بلبل کا گلستان مین دم
مدح کرتا ہے جو ممدوح کی اپنی تحریر — رشک سے ہون گے قلم اہل چمن ایک قلم
اس قضیہ مین جوانان چمن سے ہے بحث — اوسکا کیا ذکر ہے سبزہ تو ہے اُنکا محرم
غیرت سرو ہر ایک مصرعہ برجستہ ہے — دیکھکر صاد کو ہر شعر پہ نرگس ہے قلم
رشکِ گل حرف ہین خجلت وہ گلبن ہر شعر — رنگِ گل بوئے معانی سے اڑا جون شبنم
داغ نقطون سے سویدائی دل حور کو ہی — پیشِ گلزارِ سخن ہیچ ہے گلزار ارم
آبجو آگے ہے اس بحر کے پانی پانی — زلف سنبل کی سیاہی سے ہے درہم برہم
آفتابی ہے ہر ایک دایرہ حرف ایسا — ماہ نے دیکھہ کے کہایا ہے جبھی داغ الم
کیا جمے رنگ چمن رنگ سخن کے آگے — ہے قصنا اوسکی تو دو چار ہی دن ہی ہم
اور رہا سخن اس دہر مین تا یوم قیام — بزم احباب مین سرسبز رہیگا ہر دم
کیونکہ ممدوح وہ اپنا ہے الیس دنیا مین — جسکا مداح دل و جان سے ہے سارا عالم
قدردان قدرشناس اور ہے خود عالی قدر — اہلِ دل اہلِ دول اہلِ ہمم اہل کرم
منبع فضل و ہنر جامع ہر علم و کمال — واقفِ رمز سخن کاشفِ اسرار اہم

وہ سخاوت ہے کہ حاتم بھی ہے سائل جسکا | وہ شجاعت ہے جسے دیکھکے کانپے رستم
ہمہ اوصاف حمیدہ ہے وہ مجموعۂ خلق | ہمہ اخلاق ستودہ ہے وہ فرخندہ شیم
متامل پی پاداش گناہ عاصے | اور مضطر کی انجاح حوائج ہر دم
مثل مہر کو بھی لیکن جو ڈھونڈے ہے کوئی | نہ ملے اوسکا نظیر ہندسے لیتا بہ عجم
رائے رایان مہاراو سری منگل سنگھ | وارث تاج و نگین مالک اقلیم و قلم
بسکہ آوازۂ اخلاق کا خلقت مین ہے شور | شہرۂ آفاق ہے بخشش مین کریم اکرم
وصف مین اوسکے مین اک اور سناؤن مطلع | جس سے ہو مطلع ابروئے حسینان بھی قلم

مطلع ثانی

جود و احسان ہے تیرا جو محیط عالم | تسلیم جہان کا ہے تیرے روبرو خم
آستان بوس ہے ہر روز تیرا مہر منیر | چرخ کوچہ سے گذرتا ہے کئی پشت کو خم
گھس گئی ماہ کی پیشانی تری چوکھٹ پر | بندگی سے وہ بنا بندۂ بے دام و درم
حد امکان سے باہر ہین سب اوصاف تری | جسقدر کر سکے تحریر قلم سب ہے وہ کم
منحرف ہو جو کوئی تجھ سے عیاذاً باللہ | اوسکو دکھلائے وہین تیغ دو دم راہ عدم
الغرض سنکے یہہ مشتاق بھی آوازۂ فیض | در دولت تک اب آیا ہے بنا سر کو قدم
کیا عجب ہے ذرہ ذرہ نوازی جون مہر | کبھی ہو جائے ادہر بھی نگہ لطف و کرم
کیونکہ آیا ہون بہت گردش افلاک سے تنگ | بسکہ ہون فکر معیشت سے گرفتار الم
خون دل پیتا ہون ونرات بجائے پانی | عوض اغذیہ کہاتا ہون ہمیشہ مین غم
مکتفی ہے دل مضطر کو فقط ایک نظر | استرف بھی کبھی اے مایۂ جود ابر کرم
حسب حال اپنے سمجھکر یہ کلام حافظ | کرتا ہے آپکا مداح بھی اس بحر مین ضم

منکہ باشم کہ برآن خاطر عاطر گذرم
باعث سمع خراشی نہو یہ طول سخن
مہر و ماہ و فلک و ثابت و سیار تمام
دن سے شب شب سے سحر صبح سے شام تلک
بدل و جان یہی اب ہے دعائے مشتاق
اور جو اوسکے عدو ہین وہ ہمیشہ یارب

لطفہا سیکنی ای خاک در ت تاج سرم
اب مناسب ہے دعا پر یہ قصیدہ ہو اتم
دورۂ قائمہ پر اپنے ہین جب تک قایم
وضع پر اپنی اک اک سے جدا اور باہم
معہ احباب زمانہ مین رہے وہ خورم
طعمۂ مرگ ہون اور لقمۂ کام ارقم

عرضداشت معہ قطعات تاریخ ولادت سراپا سعادت جناب مہاراج کنوار والے الور دام اقبالہ

بعد عرض بندگا لتعالی متعالی فیاض زمان فیض بخش فیض رسان جم حشم جمجاہ کیوان بارگاہ جناب فیضماب سرکار حضور بہادر دام اقبالہ وحشمتہ پہونچاتا ہے باستماع نوید ولادت سراپا سعادت حضور موفور السرور خداوند نعمت آسمان رفعت جناب مستطاب سری مہاراج کنوار دام اقباله وطول اللہ عمرہ کہ دل باغ باغ ہوا حاصل فراغ ہوا اہل ثروت لعل و گوہر نثار کرنیکو لائی ہین اور صاحب مقدرت نذرین پیشکش کرنیکو آئی ہین کمترین بندۂ مسکین ہی اور ناچار رہا ن شاعر یادگار ہے اور نکو ارچند قطعات تاریخ ولادت سلک نظم مین منسلک کرکے ذریعہ عرضداشت ہذا جہت ملاحظہ بندگان حضور ارسال کرتا ہون کیا عجب ہے کہ نظر کیمیا اثر سے ذرہ آفتاب ہو جاوے اور یہہ ناکام کامیاب آفتاب دولت و اقبال تابان اور نیر جاہ و جلال درخشان باد۔

برآمد جب ہوا برج حمل سے نیّر کامل
ترنم ساز رقاص فلک ہے چرخ سیوم پر
بہار آئی ہے گلشن مین نغزلخوانی کی ہے چرچے مین
زمین سبزہ سی دلکش ہی شفق سی چرخ رنگین ہے
چمن مین بزم گل ہی آسمان پر بزم انجم ہے
کوئی لغمہ سرا ہی زمزمہ پرداز ہے کوئی
کنور مہراج الور کے تولد کی ہی یہ شادی
نکلیو نکر تہنیت خوان ہو نکیونکر تہنیت خوان ہو
محمد مستجاب الدین خان مشتاق اب تو بھی

ہوا ثابت کہ مہ طے کر چکا افلاک کی منزل
دف مہ کی صدا پر مشتری کی ہی طبع مائل
مراد دل ہوئی ہے بلبل خستہ کی حاصل
ہوا لے عطر آگین درمیان دونکی ہی حائل
ادھر رقص روانی اسطرف ہی راگ کی محفل
کہ وہ مہ اہل عالم کی ہین اس جلسے مین شامل
کہ جسکا شور ہے اس شش جہت مین صوت اہل
تمکخوارون مین یہ مداح بھی تو اوسکی ہی شامل
لیطرز نو رقم کر سال سمت دیدکے قابل

دبیر چرخ آگر دائرہ سے یون پڑھے اسکو

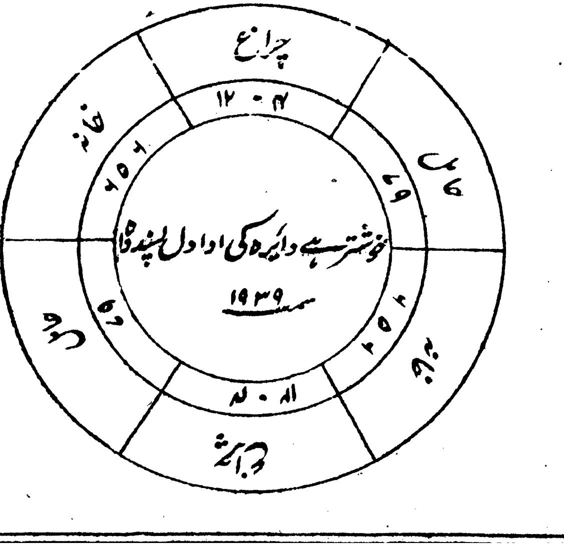

ولہ

پیدا اسری کنور جی مہاراج کی ہوئی ہین — وجہہ فراغ ہے یہ وجہہ فراغ ہی یہ
صورت مین خوبصورت ہیں سیرت مین نیک سیرت — ہان مہ کا داغ ہے یہ ہان مہ کا داغ ہی یہ
اقبال اوسکا چاکر دولت کنیز اوسکی — عالی دماغ ہے یہ عالی دماغ ہی یہ
کیونکر نہ منہ سے نکلی ہی چشمداشت ہمکو — اپنا سراغ ہے یہ اپنا سراغ ہی یہ
سبکو سرور اوس سے حاصل ہوا جہان مین — برکف ایاغ ہے یہ برکف ایاغ ہی یہ
آنکھون کا نور دلکا آرام زیب خانہ — چشم و چراغ ہے یہ چشم و چراغ ہی یہ

لکھتا ہے دایرہ مین مشتاق سال ہجری

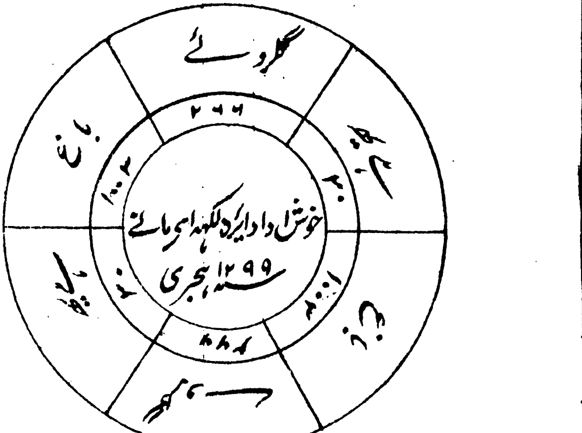

ولہ

پیدا ہوئے ہین حضور مہاراج کنوار — تاریخ مسیحی کرو مشتاق نگارہ
پابند رضائے خاص دن رات رہین — تہذیب الضاف فیض تیغ جمذار

مبارکباد تهنیت هنگام عطائے خطاب ستارۂ هند حضور جناب قیصر هندوستان دام اقبالهٗ سے معه قطعه تاریخ

بعزعرض بندگان عالی متعالی فیاض زمان فیض بخش فیض رسان جمجاه کیوان بارگاه جناب معلے القاب سے بحضور بهادر دام اقبالهٗ باستماع شلک اتواب تهنیت سرفشر عطائے خطاب قلوب هواخواهان ترقی جاه و دولت اور دلهائے تمام رعایا و خلقت گل گل شگفته هوکر خوشی سے جامه مین پهولی نه سمائے اور چمن چمن بلبلان خوش الحان سے نغمه سرائے کے راگ گائے مشتاق نمک خوار قطعه تاریخ کهکر جهت نذر بگان حضور ابلاغ کرتا هے اور بزم نشاط کو ان پهولون سے باغ باغ بشرطیکه عز قبولیت سے شرف پائین جهت نظارۂ نظارگیان مشهور هوجائین زیاده آدب آفتاب دولت و اقبال روز افزون باد۔

مسیحائی سے همدم جو میری معجز بیانی هے ۔ کچه ساری قیصر هندوستان کی قدر دانی هے
که ابر فیض سے جسکے هر گلزار جهان تازه ۔ رخ هندوستان کو جو دجسکا بنگیا غازه
شفقت کیا معونت کیا عنایت کیا محبت کیا ۔ جو کچهه هے عام هے سب پر لطف کیا مروکیا
چنانچه حضرت ممدوح جو والے الوهین ۔ سخن فهم و سخندان هین سخن سنج و سخنور هین
ثریا جاه کیوان منزلت هین ماه سیما هین ۔ قمر تمثال هین خورشید سی رتبه مین اعلی هین
جسے کهتے هین گردون خاص انکا آستانه هے ۔ یهه چرخ هفتمین بزم طرب کا شامیانه هے
وه منظور نگاه قیصر هندوستان اب هین ۔ که چرخ هند کے سچ پوچهیے تو کوکب هین

حضور عالیہ سے جب خطاب نجم ہند آیا	ملک بولے فشر پایا فشر پایا فشر پایا
لکہو مشتاق اب سال مسیحی تمکو ہے لائق	مبارک ہو خطاب اسٹار آف انڈیا فایق ۱۸۸۶ع

مدحت سرائے جناب فلک رکاب ممدوح دام اقبالہ وقت رونق افروزی

بہ قصبہ بہادرپور

ظاہر ہے کہ زمین کی خوبصورتی میوہ اور خوشرنگ پہولونکے درخت اور آب خوشگوار کی نہر اور آبشار روشنی سے ہے اور آسمانکی زیبایش چاند اور ستارونسے ملک کی آرایش اور آبادی عدل و انصاف سے ہوتی ہے اور انسانکی منزلت علم اور نیک اوصاف سے سواس زمانہ مین باقبال شاہنشاہ قیصر ہند جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا سب چہوٹی بڑی آسایش سے زندگی بسر کرتی ہین اور خود سر خوف سے ڈرتے ہین علم کی ترقی روز بروز زیادہ ہے ہر شخص کمال کے حاصل کرنیپر آمادہ ہے اگرچہ اوسکی پیروی کا اور ریاستونمین بہی رواج ہے لیکن اس امر مین اول نمبر اونکا راج ہے کیونکہ والے ریاست جناب فیضماب معلے القاب سپہر رکاب قمر تمثال دریا نوال خداوند نعمت سر حضور بہادر دام ملکہ جنکو اس زمانہ کا بکرماجیت کہیے تو روا ہے اور اسکندر وقت سمجہئے تو زیبا ہے اسطرف بدل متوجہ ہین کہ ہر ایک ملت کو آزادی حاصل ہے اور ہر ایک مذہب کے انسانکی طبیعت تحصیل علوم کیطرف مائل حصول علم و ہنر پر اسدرجہ شوق دلایا کہ چہوٹی چہوٹی گانون تک مین مدرسہ جاری فرمایا کم سن طلبہ کا امتحان خود لیتے ہین اور اونکی دل بڑہانے کے لئے بڑے بڑے انعام دیتے ہین یہہ قدردانی کہ جسکا نتیجہ رعایا کے حق مین آب حیات ہے

ایک ادنی بات ہے اور ویسے ہی امیر کبیر قدردان علم و ہنر داد گستر مہرپرور مخدوم الانام مرجع خاص و عام ارسطو ئے وقت فلاطون زمان مہر سپہر قدردانی و سپہر مہر فیض بخشی و فیض رسانی جناب مستطاب پرائم منسٹر ایم اے دیوان سر رام صاحب دام اقبالہ ہمہ تن مصروف ہین در ستئے تہذیب اخلاق سے مالوف ہین جنہون نے تمام ریاست کے انتظام کو آئینہ بنادیا دود کو دود پانی کر دکہایا خاص رشتہ تعلیم کیطرف توجہہ اسقدر ہے کہ جو احاطہ تحریر سے باہر ہے چنانچہ اس عجالہ کو تین مدرسہ بہادر پورکو کہ وسطی درجہ کا ہے خود ملاحظہ فرمایا اور طلبہ مدرسہ کو کتب مطبوعہ انعام تقسیم کین کہ جسکی سبب سے اونکے شوق دوچند ہوئے اور نہایت خورسند ہوئی پس یہہ وقت ہے کہ ہم خداوند حقیقی کیطرف دونون ہاتھ اوٹھا کر یہ دعا مانگین کہ یا الٰہی یہہ والئے ملک معہ ارکین ریاست ابدآباد تک قایم و برقرار رہے آمین ثم آمین۔

زمزمہ پردازی قلم خجستہ رقم کی تہنیت ترقی منصب شیخ واجد علیصاحب فوجدار ریاست الورمین معہ قطعات تاریخ

رباعی
جمشید کا جام یادگارانہ ہے — اپنا بھی کلام یادگارانہ ہے
عدل و انصاف وجود نیکی و بدی — جسکا ہے جو کام یادگارانہ ہے

آئین نظام عالم مین روز ازل سے یہہ امر قرار پایا ہے اور اہل تحقیق نے بدلایل و براہین یون ارشاد فرمایا ہے کہ اس چمنستان دنیا مین اکثر مرغان خوش الحان ایام فصل بہار مین نغمہ سرا ہوتے ہین اور سخن سرایان زمزمہ سنج اپنی اپنی اہل زمانہ کے

مدحت پیرا لیکن یہہ بات سمجھہ مین نہین آتی ہے کہ زمانۂ ماضی کو حال پر ترجیح کیون دیجاتی ہے جب کیا بات تھی جواب نہین ہے وہی مہر و ماہ ہین زمین و آسمان ہین ہر رستم سے معرکۂ رزم مین ہمنے کس روز منہ موڑا ہے جو اوسکی تعریف جوانمردی مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑا ہے اور حاتم نے کیا دیا ہے جو اوصاف سخا مین اتنا غلو کیا ہے عدل نوشیروان کو کیون سراہتی ہین کیا کوئی مقدمہ روبکار ہے جسکی داد چاہتی ہین صرف اتنی بات کہنا چاہیے کہ دنکو دن رات کو رات کہنا چاہیے وہ باتین جو ایام مختلف مین جدا جدا تھین اب زمانہ نے پلٹا کھایا کہ آن واحد مین ایک جا جمع کر دین دیدہ ور دیکھین جو دیکھنا گوارا ہے اور اہل بینش سمجھین جو سننے کا یارا ہے اثبات دعوی کی دلیل طریقہ نظم و نسق ملک داری والئے ریاست الور دام اللہ ملکہ بی قال و قیل ہے کہ جو شعر وحید العصر یکتائے زمان ہے بجا ہین اوسکا اب ثانی کہان ہے اور شاہد مدعا تدبیر صائب سنجیدہ و انتظام برگزیدہ وزیر رفیع التنویر خوش اساس مردم شناس مکارم اخلاق محاسن اشفاق شعر یکتائے روزگار ارسطو نظیر ہے اسکندر زمان کا بھی ان پر کہ جسکی قدر دانی نے اہل لیاقت کو اپنی مرتبہ اعلی پر پہونچایا اوتو ایکو تو سابق بنایا اشتیاق گوش زد شنیدہ بیان ہے الا وسعت میدان سخن کا پایان کہان ہے دو رنیولا جو ساعت سعید مین جناب مستطاب برگزیدہ بارگاہ لم یزلی شیخ واجد علی صاحب دام اقبالہ نے مسند عدالت فوجداری پر اجلال فرمایا طبیعت باغ باغ ہوئی تاریخ جلوس کا دلمین خیال آیا قلم بار بار گل کہلاتا ہے صفحۂ قرطاس پر خوشی سے پھولا نہین سماتا آخر کار مضمون مبارکبادیکو با شعر تخمیر کیا جب وہم لیا وہو اکذا ـ

الحمد رب ذو الجلال	والشکر لحق لایزال	چشمم کہ بیاض صبح یاد دید	این مژدہ صبا بمن سالند

اقبالش گردگار سازی
وقتیکہ شنید این سخن دل
وسواس چو دار بی دل از

حاکم فرمود دلنوازی
گفتا کہ بود عزیز پردل
مشتاق این شعر سال بگذا

برمسند فخری نشستند
مشہور جہان چو خوشنویم
فرخ زانکہ کام فوجداری ۱۳۰۳

واجد علی فوجدار گشتند
تاریخ بہ تہنیت سرایم
آباد نظام فوجداری ۱۳۰۳

ولہ

ہر وقت یہہ دعا ہے واجد علے ہماری
افضال ایزدی سی حاکم کی پرورش سے
آیندہ بھی رہین خوش حکام اور احبا
سال ترقی کا پڑہ مشتاق ایتو مصرع

دی اس سے المضاعف رتبہ جناب باری
تحصیلداری مین بہی تہی واہ وا تمہاری
ہوئے نصیب اعدا تذلیل اور خواری
فرخندہ آپکو ہو یہہ آج فوجداری ۱۳۰۳

مبارکبادی ترقی منصب وجاہ شیخ واجد علیصاحب فوجدار ریاست الور بقدردانی حضور فیض گنجور حسب فرمایش عبدالرحیم خان نائب تہانہ دار بہادر پور ہنر پرور

رباعی برخیز غنی ہوائے فرور دین است
فصلی است کہ آشیان مرغان چمن

مے نوش کہ وقت بادہ خوردن اینست
از کثرت گل چون شد گلچین است

انقلاب گردش گردون مین فائدہ ضرور ہے الا اوسکی ادراک نکات کما ینبغی مین ہمارے ہی فہم کا قصور ہے رات کی تاریکی سے جب دل گہبراتا ہے تو دنکی روشنی دیکہنے کو جی چاہتا ہے اور جب روز کی تکالیف سے بیزار ہوتے ہین رات آنیکی خواستگار ہوتی ہین ایام گرما مین موسم سرما کی یاد آتی ہے اور شدت سردی مین

گرمی پر طبیعت لہراتی ہے تری کو خوشکی درکار ہے اور خشکی تری کی طلبگار رحم دلون کے عہد مین دلیری سے کام خراب ہوتا ہے اور ظالمون کے وقت مین ظلم سہنا جانکو عذاب کبھی تنگدستی سے پیش منعم ہاتھ پہیلانا گاہ فراخی مین دعوئے خدائی کا دہیان آنا اعتدال ہرحال مین خوب ہے یہی سبکو مرغوب ہے دیکھو اسمانہ مین یہی جو نائب احکم الحاکمین ہین مردم شناس بایقین ہین اونکی قدردانی اور حضور کی ترقی حکمرانی کی مبارکباد جان ودل سے ادا کرکے دست بدعا بدرگاہ رب العزت ہون کہ تا قیام ثابت وسیار پروردگار اس انتظام نظم ونسق کو برقرار رکھے مالغ اختصار بارگاہ پرتنویر علالت طبع قیصری انشاءاللہ بالیقین ہے کہ پس فرداشتر ملازمت حاصل کرون زیادہ کیا لکھون افتاب دولت تابان ونیر اقبال درخشان رہے۔

عرضداشت ازطرف سید حسین علی بحضور جناب فیضمآب مہاراجہ صاحب والی کہیتڑی

بعد عرض بندگا لتعالی متعالی فیاض زمان حاتم وقت نوشیروان زمان جناب مہاراج سرخیر بہادر دام اقبالہم پہونچتا ہے گذارش یہہ ہے کہ بندہ زاد محمد رضا نمکخوار قدیم سرکار دولتمدار کے طفل شیرخوار اور زوجۂ اطاعت گذار کی حادثۂ انتقال سے علاوہ تکالیف امورات خانہ داری کے اسقدر رنج وملال ہوا کہ وہ نیم بسمل حاضر حضور ہے اور یہہ اضعف العباد بے مرگ حلال ہوا معاملات قضا وقدر سے بندہ ناچار ہے مشیت ایزدی مین کس کا اختیار ہے ہرچند سمجہایا کہ جہان گذران ہے اسکے کارخانہ مین بے سروسامانی کا نام سروسامان ہے غم ہوا کم دور کردیتی القدر

دوسری شادی کی فکر ضرور کرو لیکن مین تو کیا اہل خاندان سے کسی بات بجز
انکار زبان پر حرف اقرار نہ آیا جواب صاف سنایا۔ چار عرضی ہذا بندگا بحضور مین ارسال
کرکے امیدوار ہون کہ اگر بندہ نوازی نامبردہ کو ترغیب شادی ثانی ہوکر باصرار مجبور کیا جائے
تو کیا عجب ہے کہ روبکار آ کے اوسکی شادی ہوا ور کمترین کو آلام دنیوی سے آزادی
الثالث بالخیر دعائے ترقی دولت حضور مین شب و روز مشغول ہون مطالب کی
حصول ہون زیادہ حد ادب آفتاب دولت و اقبال تابان باد۔

عرضداشت معہ قطعہ تاریخ مخلع شدن جناب منشی کنجبہاری لعل صاحب بہ خلعت انسپکٹری سرشتہ تعلیم راج الور در صنعت توشیح

اے عندلیب قلم شہبار فکر کے ہمراز و طایر خیال کے ہمدم ہوا خواہ دولت
ہے تو چہک اور پھول کی مانند مہک کہ اضافہ منصب قبا زنامدار کی تہنیت سرائی کا
زمانہ آیا ہے اور ساقی گل اندام معہ شیشہ و پیمانہ آیا مسند آرائی سرشتہ تعلیم منبع فیض عمیم
شمس علم قمر قلم آسمان فراست بحر کرامت مخزن فصاحت معدن بلاغت ہندسہ خوان
ہمہ دان مورخ بے بدل عالم باعمل اصول شناس منطق اساس دقیقہ رس صحیح النفس
مناظرہ فہم دافع وہم اوستاد عروضیان معلم جغرافیان خوشخو لطیفہ گو سرو رعنا پیر دانا
جوان عقیل وضعدار جمیل ماہ تمثال ستودہ خصال جناب منشی کنجبہاری لال صاحب
ادام اللہ فیوضہ مین کہ جنکی زیب حسن سے شاہدان باغ کامرانی گل گل نونہال ہین اور بدخواہ
بدباطن لسان سبزہ بیگانہ پایمال تو بہی صنعت توشیح مین بطرز جدید قطعہ تاریخ رقم کرکے
پیش کر کہ وقت اظہار سخندانی ہے اور ہنگام قدردانی کیا عجب ہے جو شرف قبول ہو

مسرور ہو جائے اور ملال خاطر ضعیف برطرف کہ ذرہ نوازی خورشید عالمتاب کا کام ہے اور نور افشانی کار ماہِ تمام لہذا حسب ایمائے سروش غیب یہہ چند ابیات گوشوارۂ گوشِ سامعین اور لب پر بالائے دعائے ترقی دولت آمین

قطعہ تاریخ

ک	۲۰	کبھی تو کام ہمارے بھی ساقیا تو آ	۱	۴۰	مے نشاط کا مشتاق کو بھی جام پلا	۱
ن	۵۰	نگارخانۂ دنیا کی سیر آج کرون	۵۰	۴۰	مین اہل ہوش سے بیہوش آ مزاج کردن	۵۰
ج	۳	جوانی کا ہو میسر و پیری مین	۵۰	۲۰	کہ اندنونمین مین آزاد ہون سرِ یمین	۵۰
ب	۲	بھری ہوئی ہے جو یہہ بزم قدردانون سے	۱۰	۵	ہے وقت وہ کہ دعا دیجیے زبانون سے	۱۰
ہ	۵	ہنر دکھائے جوہر دکھائے اپنا	۱	۲	پھر آگے دیکھیے مقدر دکھاتا ہے کیا کیا	
ا	۱	ادب سے افسر اعلی کی کر ثنا خوانی	۱۰	۵	ہے قدردان وہ ممدوح رشک خاقانی	
ر	۲۰۰	رہے مدام جہان مین وہ خورم و شادان	۵۰	۲۰۰	رہین منت و احسان رہے مدام جہان	۵۰
ی	۱۰	یہی وہ ماہ ہے روشن ہے جس سے ملک سخن	۵۰	۱۰	یہی وہ گل ہے خجل جس سے ہے گل گلشن	۵۰
ل	۳۰	لبونمین ہے لبِ جان بخش کا اثر دیکھو	۶	۱۰۰	قلم سے حرف جو نکلا لگا ثمر دیکھو	۶
ع	۷۰	عجب نہین جو وہ افسرِ علوم و ہنر	۲۰۰	۲	لبان خور نظر انداز ہووے در و نیر	۲۰۰
ل	۳۰	لکھی ہے صنعت توشیح مین یہ نظم تمام	۴۰	۱	اب آگے سال ترقی کو کرتا ہون اتمام	۴۰
ق	۱۰۰	قلم کیا سر بیت تو سال بھی نکلا	۱	۲	پے سر رشتۂ تعلیم افسر زیبا	۱
	۵۲۱		۴۶۹	۴۲۶		۴۹۵

کل [illegible]

عرضداشت بجناب فیضمآب فلک انتساب نواب سید

محمد صدیق حسن خاں صاحب بہادر والی بہوپال معہ قصیدہ

بعد عرض بندگی تعالی متعالی مہر سپہر قدردانی و سپہر فیض بخشی و فیض رسانی رستم سیرت رعنا صورت قمر تمثال دریا نوال مفخم و محتشم جناب مستطاب فیضمآب معلی القاب نواب صاحب بہادر والی بہوپال دام اقبالہم و حشمتہم کے پہونچاتا ہے بندہ نواز یہہ فقیر دست فلک کجرفتار کی بدولت لسان گردباد چکر مین ہے اور بادیہ گردی و صحرانوردی مقدر مین زمین پاؤن کے نیچے سے نکلی جاتی ہے اور کہین کوئی صورت قیام کی نظر نہین آتی اگرچہ ساکن اکبرآباد نہین لیکن اسیر بند علایق وہان کا ہون آزاد نہین تہوڑی دنون سے بیچدان ایک جا ناخن بند ہے گو نہ خورسند ہے لیکن کثرت عیال داری آمدنی قلیل کو سبق ناداری دیتی ہے اطمینان نہین روز کی فکر جان لیتی ہے حضور فیض گنجور کا شہرہ داد و دہش و آوازہ سخاوت و بخشش اظہر من الشمس عالم عالم جہان جہان ہے آگاہ ہر خورد و کلان ہر کیا عجب ہے کہ نظر کیمیا اثر سے یہہ ذرہ ناچیز بہی رشک خورشید ہو جائے اور کاسۂ سوال غیرت جام جمشید بدین نظر ایک قصیدہ منسلکہ عرضداشت ہذا کہ مصرعہ برگ سبز است تحفۂ درویش + ارسال حضور ہے زیادہ مبادرت گستاخی سمجہکر قلم نے لیے تسلیم سر جہکایا مطلب نے انجام پایا قصیدہ

سیر گلزار دکہائے روش نظم سخن	رشک سے مصرعہ موزون کے کٹے سرو چمن
پہول حرفون سے ہون منتشرہ میان گلشن	بند کلک دو زبان سے ہو زبان سوسن

بزم مین آج اگر تو سخن آرا ہو جائے
تخلیۂ ان معانی کو تماشا ہو جائے

خواہش طبع جو بہر سخن آرائی ہے — سب عروسان مضامین پہ شفق چھائی ہے
سپئے امداد یہان روح کلیم آئی ہے — میری جو بات ہے اعجاز مسیحائی ہے

بات اب کس سے کرے کون فلک ہے پر دماغ
کہ بجز فکر سخن چار طرف سے ہے فراغ

رنگ ہر فقرۂ رنگین مین گل تر کا ہے — لطف معنی سے کھلا عطر یہ عنبر کا ہے
رابطہ الفاظ مین عالم گل و شکر کا ہے — میری باتون مین مزا قند مکرر کا ہے

ابر نیسان ہے میری فکر سخن دُرِ یتیم
اگلی باتونکو مین اب جانتا ہون عظم رمیم

شاہد فکر لعلی یہہ سخن ہے میرا — کہ جو اقلیم سخن ہے وہ وطن ہے میرا
چمن گل سے بھی بہتر ہے سخن میرا — برگ سوسن ہے زبان پھول دہن ہے میرا

مدح ممدوح سے مین ہوگیا افلاک نشین
اور عدو میرے ندامت سے ہوئی خاک نشین

توسن طبع کو اب آگے نہ جولان کیجے — کام درپیش ہے جو پہلے اوسی بان کیجے
کیون خیالون مین طبیعت کو پریشان کیجے — ساتھ لیکر رفقا سیر گلستان کیجے

بحث بلبل سے کرین گل کو تماشا دکھلائین
بیٹھے کیا کرتے ہین چل پھر کے کوئی بات بنائین

تھا تردد مین کہ حال گل بلبل لکھون — یا کہ کیفیت وصفت گل لکھون
وصف رخسار لکھون قصہ کاکل لکھون — یا کہ افسانۂ نیرنگ چمن و گل لکھون

ملہم غیب پکارا کہ نہ دیوانہ بن

مدح ممدوح سے آراستہ کریہ گلشن

موزون اس بحر مین وہ مصرعۂ برجستہ ہو
اس خوش اسلوبی سے مضمون بنا شستہ ہو
چشم خوبان کو شکِ ابروی پیوستہ ہو
جو لکھون بند مسدس کا وہ گلدستہ ہو
آگے اس نظم کے گل برگ خزانی ہو جائے
وہ صفائی ہو کہ دیکھ آئینہ پانی ہو جائے

دایرہ حرف کے بنجاین بعینہ ایاغ
صفحۂ تختۂ قرطاس بنے تختہ باغ
نقطے ہون صاحب بینش کے لیے چشم و چراغ
وہ فصاحت ہو کہ سلمان کو بھی ہو حسد سے داغ
ہو سیاہی سے سویدائے دلِ حور خجل
اور ہو کلک سے شاخ شجرِ طور خجل

آگے ہر حرف کے شرمندہ گلِ تر ہو جائے
آبجو دیکھے روانی تو مکدر ہو جائے
جو سنے بوئے معانی سے معطر ہو جائے
سن کے بلبل بھی مرے گلبانگ کو ششدر ہو جائے
گلِ نرگس مجھے با دیدۂ حیران دیکھے
سنبل الطیب بھی ہو ہو کے پریشان دیکھے

فصلِ گل مین ہین جوانان چمن جوبن پر
ختم گو چرب زبانی ہے گلِ سوسن پر
عنبر افشان ہے نسیم سحری گلشن پر
طعنہ زن نغمہ سرا باغ کے ہین ارغن پر
چار ہی دن کی مگر ہے یہ بہار گلزار
بوم بلبل کی جگہہ ہونگے بجائے گل خار

سرو آزاد بنا بے سر و سامانی سے
چشم نرگس یرقانی ہوئی حیرانی سے
زلف سنبل ہے پریشان پریشانی سے
نالے سر ہوتے ہین مرغ چمنستانی سے

منزلون دور ہے وان فصل خزان کا لشکر
حال ابھی سے ہے جوانان چمن کا ابتر

راست ہے موسم گل ہی مین گل لائق دید
ورنہ گلگشت چمن فصل خزان مین ہے بعید
اور اس باغ سخن سے ہے مجھے یہ امید
دیکھنے والونکو ہر وقت میسر ہے عید

گل اشعار کہان اور گل باغ کہان
کلفت ماہ کہان لالۂ پر داغ کہان

یہہ وہ گل ہین کہ نہین خوف خزان انکو ذرا
ہے یہہ وہ نقش تجلی جس سے ہی صورتین پیدا
پردہ داری کبھی کرتا ہے کبھی پردہ دری
کوی اعجاز سمجھتا ہے کوئی جادوگری

مغز کو اس کے وہی پہونچے گا جو دانا ہے
ورنہ نادان کے لئے قصہ و افسانہ ہے

رہرو راہ طریقت کے لئے نکتا ہے
عشقبازونکا حقیقت مین یہہ اک لٹکا ہے
نور ہی نار ہے پنہان ہے کبھی پیدا
کیا بتاؤن تمہین یار کہ وہ شے کیا ہے

قطب کا فیض ہے یہہ اور نہ مرتاض کا فیض
ہے یہ مشتاق فقط امیدۂ فیاض کا فیض (ریاضت کش)

پوچھا گلچین نے یہ ہے نظر سبزی کسکی
دم بخود گل ہین لگی ٹکٹکی ہے نرگس کی
بولے مرغان چمن سنئے حقیقت اسکی
اوسکا مداح ہے رونق ہے چمن مین جسکی

یعنی کہ والئ بھوپال معلی القاب
نام لون منہ سے معمہ کی مین اب کیکے نقاب

مدح مین چہہ با لکھون اوسکی نہ کیون از بر [illegible]
ایک کم ثلث ہے جس شخص سے رتبہ مین [illegible]

قول باور ہو میرا تو زروے اعداد ‏ — ‏ غور سے دیکہیں سخن سنج اسی باد لشاد

جس قدر ہو سکے اس امر مین قدغن کیجے
نام کو دوسرے پیرایہ مین روشن کیجے

لقب نائب پیغمبر الکل وجبانی ‏ — ‏ صنم ہو جسوقت کہ باسم امام ثانی
نام نامی جو ہے ظل کرم سبحانی ‏ — ‏ اس طریقہ سے ہو روشن زر دآسانی

(یعنی حسن)

عرض مقبول یہہ خلاق ہماری ہوجائے
سکہ اس نام کا آفاق مین جاری ہوجائے

اللہ اللہ عجب حسن وعجب جاہ وجلال ‏ — ‏ حامی دین متین ماحی بدعات وضلال
دفع ظلمات شب کفر کو ہے بدر کمال ‏ — ‏ صبح اسلام کی تنویر کو خورشید مثال

ہین جو اولاد علی ہین تو ہین اعلی سبسے
شرف ذاتی عطا اونکو ہوا ہے ربسے

حسنی ہین تو ہین اخلاق بہی احسن سارے ‏ — ‏ جود وہ بخشش مین ہاتھ آئین جو اونکی پارے
عقل کل جنکی ہلاتا تھا صدا گہوارہ ‏ — ‏ اونکی اولاد مین ہین یہہ بہی خدا کی پیارے

(جبریل)

کہتے ہین ماہر اسرار طریق نبوی
ہے وہ بوٹے گل گلزار طریق نبوی

ہے وہ دریائے تقدم بشر کا اک جام ‏ — ‏ سبز وشاداب ہوا جس سے ریاض اسلام
کیون نہ ہم سمجہین اوسے مرجع ہر خاص وعام ‏ — ‏ جسکی دیدار سے بنجاتی ہین ناکام کی کام

صورت ابر کرم فیض ہے یکسان اوسکا
دور و نزدیک ہے ممنون ہر انسان اوسکا

حسن اخلاق مین اخلاقِ حسنؑ کے ہمسر
عدل و انصاف مین ہے متبعِ عدل عمرؓ

حسن مین ماہِ شبِ چاردہم سے بہتر
جود و بخشش کے لیے نخل سخاوت کا ثمر

اگر اوصاف شجاعت کے کرون اوسکے رقم
گور بہرام سے نبے گور مین کانپے رستم

غیر ممکن ہے کہ اوسکے مقابل اعدا
اوسکے شمشیر عدو سوز کا لکھے ہے نقشا

نظر قہر میں ہے دشمن کے لیے تیر قضا
اپنے ہمسر کو دکہاتی ہے عدم کا رستا

دشت مین چشم غضب سے جو اشارہ ہو جائے
شیر آہو بنے اور آہو چکارا ہو جائے

عہد مین اوسکے مقرر یہہ ہوا ہے انداز
شمع کی بہی جو سر بزم زبان ہووے دراز

شیر بکری کا نگہبان ہو کبوتر کا باز
کاٹے گلگیر اوسے ایسا کہ نہ نکلے آواز

دیکہا صیاد کا شاکی نہ کبہی بلبل کو
گلہ گلچین کا سنا ہمنے نکرتے گل کو

بادپا اسپ ہے جو اوسکا تو بادل ہے فیل
یہہ ہے صورت مین پریچہرہ وہ قامت مین جبل

یہ سبک سیر روانی مین وہ طاقت مین ثقیل
خوش ہے یہ وضع مین وہ اپنی طرح مین ہے جمیل

تابکی طول سخن کیجئے قصہ کوتاہ
برق رخشندہ اوسے کہئے اسے ابر سیاہ

مالک مسند و اورنگ و نگین صاحب صدر
فلک حشمت یہ ہے رشک قمر غیرت بدر

مرہم زخم سنان ستم و خنجر غدر
قدردان قدرشناس ہے اور خود عالی قدر

عالم باعمل و متبع شرع رسول صلی اللہ علیہ

عرض میری بہی یہہ پاوے شرف حسن قبول

میرا کیا منہ ہے کہ جس منہ سے کرون اوسکے صفت
اوسکے اکرام کی پہیلی ہے جو سب مین شہرت

اور مداح ہی ممدوح کی ہون ہم نسبت
کیا عجب اپنی بہی مٹ جائے یہہ ساری کلفت

برملا اپنا عیان راز نہان کیجیے
اور بہی ایک رقم مطلع ثانی کیجیے

رباعی

حسن آیا ہے یہان عشقِ جنون زا کے لئے
ماہ کو داغ ملا صورت زیبا کے لئے

دیکہا بازار کو یوسف نے زلیخا کے لئے
ہاتہہ موسے نے جلایا ید بیضا کے لئے

حصے جسوقت کے قسام ازل نے بانٹے
اوج واقبال دیا تمکو گلون کو کانٹے

انکو خورشید دیا مہ شب یلدا کو دیا
آب گوہر کو گوہر دامن دریا کو دیا

نور کعبہ کو دیا کفر کلیسا کو دیا
جود و انصاف تمہین زینت دنیا کو دیا

ہاتھ تحریر کو منہ مدح سرائی کے لئے
ہمکو قسام ازل نے دم تقسیم دیئے

تا کجا شرح کرون مین ترے اوصاف مگر
حاتم طائی کا سطے ہو گیا سارا دفتر

مثل خورشید جہان تاب مین روشن سب پے
اوڑہی کسرا نے تیرے آگے کفن کی چادر

عدل و انصاف مین اکرام و عطا مین اسدم
مثل نوشیروان تیرا ہے نہ ہمسر حاتم

مرجعِ عالم کل صاحب اوج و اقبال
منکشف ہو گیا جو کچھہ تہا اس احقر کا مآل

عرض سے نہ بہی کیا پیش حضور اپنا حال
کیا لکھون اور زیادہ میری صورت ہی سوال

دیدنی ہے میرا احوال کہ مین ہون مضطر
چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

عہد دولت مین ہوا بسکہ مین شاعر مشہور
سن ہجری کا وہ ہو مادہ موزون پر نور
سال تاریخی کا اظہار بھی ہے مجھکو ضرور
آکے جنت سے ہون گلچین ہی گلزار [illegible]

دی ندا ہاتف غیبی نے یہ با خاطر شاد
کہہ لب بلبل فکرت سے گل باغ مراد ۱۲۸۰

مختصر اب یہ مطول ہو دعا کر اوپر
اور ہے حکم خدا واسطہ پیغمبر
کیونکہ اب سدم ہے تو مشتاق نہایت مضطر
ایسی حالت مین دعا ہوتی ہے مقبول اکثر

کیا تعجب ہے جو ہو جائے یہہ مقبول کلام
ہاتھہ اوٹھا اور یہہ کر عرض بخلاق انام

جتنے اعداد ہین تضعیف بیوت شطرنج
لعل و یاقوت زر و سیم سے معمور ہو گنج
ہو نصیب اتنے برس مجکو خوشی دور ہو رنج
اور مشتاق رہے پیش نظر رحمت سنج

منزلت مین تیری درگاہ ہو افلاک کیطرح
اور پامال ہون بدخواہ تیرے خاک کیطرح

اعتذار مولف

الحمد للہ کہ سن ایکہزار تین سو تین ہجری ۱۴ شعبان المعظم یوم جمعہ کو ہنوز خمار جام بادہ بہار باغ سے سے پرستان بزم چمن تر دماغ تہے اور جوانان گلشن نسیم صبح کی بدولت باغ باغ کہ ترتیب کتاب حدیقۃ النشر سے فراغت پائی تمنائے دلی بر آئی یارب اس چمنستان سخن کے گلگشت مین رنگ و بوئے گلہائے الفاظ و معانی سے

احباب تو نہال ہون اور صحن چمن سے شپرہ چشم تیرہ درون زرد رو ہوکر بیگانہ سبزہ بیگانہ پائمال اہل سخن اور نخلبندان مضامین نو و کہن اس مجموعۂ بیچ پوچ کو جو اپنی عطر عز قبول سے معطر فرمائین تو تعجب کیا ہے گلون نے بزم چمن مین خار کو اپنے پہلو مین بٹھایا ہے اور جو ہنر پروران نازک خیال اہل و ہنر صاحب فضل و کمال اس اجزائے پریشان کو دیکھکر بنظر عیبانہ چین بجبین نہون تو کچھہ دور نہین کہ سہو تقاضائے بشریت ہے دانستہ کوئی قصور نہین اس خوشہ چین خرمن ارباب سخن نے مضامین نفیس کو عبارت سلیس مین قلمبند کیا ہے عروس طرز قدیم کے واسطے لباس رنگین ادا جدید پسند کیا ہے بشرطیکہ اہل زمانہ بہی مان لین اچھا نہین تو برا بہی نکہین اور جو کہ اس منشآت مین الفاظ عربی و فارسی کا استعمال اکثر ہے اسمین یہہ سر ہے کہ مبتدیکو وقت ترجمہ کے آسانی ہو اسکی مزاولت سے میسر کاروائی ہو اور منتہی رنگینی مضامین و فقرات دلنشین سے دل شاد کرین یہہ کہکر فقیر مولف کو دعائے خیر سے یاد کرین۔

قطعہ

الٰہی کی ہے جو مشتاق نے گل افشانی	بہار پر رہے فصل خزان سے دور رہے
طفیل سرور اہل زمین و چرخ برین	مدام دست جفائے جہان سے دور رہے

جو قطعۂ تاریخ اختتام مرے پیارے دوست سید ممتاز علی طالبعلم مدرسہ بہادر پور کاتب کتاب ہذا نے لکہا ہے ذیل مین ثبت ہے۔

قطعہ تاریخ

کس منہ سے کرون شکر خدا وند جہان کا	افضال سے جسکے ہوئی طے منزل مشتاق
ممتاز اگر سال مسیحی کوئی پوچھے	ہے ختم کی تاریخ ریاض دل مشتاق
	۱۸۸۹ء